﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 20

جمعۃ المبارک 20/ستمبر 2013ء

14/ذوالقعدہ 1434 ہجری قمری ❁ 20/تبوک 1392 ہجری شمسی

شمارہ 38

حمد و ثنا

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر قابل قدر اور سنجیدہ کام اگر خدا کی حمد و ثنا کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ بے برکت اور ناقص رہتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ۔ کتاب النکاح باب خطبہ النکاح حدیث نمبر 1884)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 47ویں جلسہ سالانہ کا (30/اگست تا یکم ستمبر 2013ء) حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد

89 ممالک سے 31 ہزار سے زائد عُشّاق اسلام احمدیت کی شرکت۔

خطبہ جمعہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شاملین جلسہ کو جلسہ کے مقاصد کے حصول اور اس سلسلہ میں ان کی ذمہ داریوں کی نشاندہی فرماتے ہوئے قیمتی نصائح

افتتاحی خطاب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے تقویٰ کی اہمیت، عظمت اور اس کے تقاضوں کا تذکرہ۔ نیز تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں کے حصول کے لئے تاکیدی ہدایات

’سیرت حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ‘ اور’ذکر الٰہی ...... اطمینان قلب کا ذریعہ‘ کے عنوانات پر بالترتیب مکرم عطاء المومن زاہد صاحب اور مکرم جمیل الرحمٰن رفیق صاحب کی اردو زبان میں اور مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب کی ’قرآن کریم پر اعتراضات اور ان کے جوابات‘ کے موضوع پر انگریزی زبان میں تقاریر۔

زنانہ جلسہ گاہ میں حضور انور ایدہ اللہ کی تشریف آوری۔ مختلف امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں تقسیم اسناد و میڈلز۔

(رپورٹ: نسیم احمد باجوہ۔ مبلغ سلسلہ لندن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ کی صداقت کے لاتعداد نشانوں میں سے ایک عظیم الشان نشان جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ہے کیونکہ 1891ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کے مطابق جب جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی تو آپؑ نے ساتھ ہی یہ پیشگوئی فرمائی کہ عنقریب دنیا کی بہت سی قومیں اس جلسہ میں شرکت کریں گی۔ چنانچہ پہلے جلسہ سالانہ میں صرف 75 افراد شریک ہوئے اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کے 204 ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہے اور ان میں سے اکثر ممالک میں سالانہ جلسے منعقد ہوتے ہیں جن میں مختلف اقوام کے لوگ شریک ہوتے ہیں۔ انہی بابرکت روحانی جلسوں میں سے ایک جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ ہے۔

امسال جماعت احمدیہ برطانیہ کا 47واں جلسہ سالانہ تھا جو حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے (UK) کے 208/ایکڑ کے خوبصورت رقبہ میں 30/اگست بروز جمعہ تا یکم ستمبر بروز اتوار عظیم الشان رحمتوں اور برکتوں کے ماحول میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے تینوں روز حاضرین سے خطاب فرمایا اور آپ کا فرمودہ خطبہ جمعہ اور چار خطابات مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا کی 11 سے زائد زبانوں میں براہ راست نشر کئے گئے۔ علاوہ ازیں 89 ممالک کے 31 ہزار سے زائد عشّاق اسلام واحمدیت نے پورے جوش وخروش کے ساتھ

اس میں شرکت کی اور قرآن کریم اور احادیث نبویہ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور امام وقت کے روح پرور ارشادات سے متمتّع ہو کر ایک نئی روح کے ساتھ واپس گئے۔

اس جلسہ کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ یہ جلسہ جماعت احمدیہ برطانیہ کی سوسالہ جوبلی کا بھی جلسہ تھا کیونکہ جماعت احمدیہ کا یوکے مشن حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے ارشاد پر حضرت چودھری فتح محمد صاحب سیال رضی اللہ عنہ نے قائم فرمایا اور اس غرض کے لئے آپؓ قادیان سے روانہ ہو کر 25 جولائی 1913ء کو انگلستان پہنچے۔ چنانچہ اس جلسہ میں اللہ تعالیٰ کے ان انعامات وافضال کا بھی بکثرت ذکر ہوا جو اُس نے گزشتہ ایک سو سال میں جماعت احمدیہ برطانیہ پر فرمائے۔ جلسہ کی کارروائی کی کسی قدر تفصیلی رپورٹ ہدیۂ قارئین ہے۔

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں مہمانوں، میزبانوں اور جلسہ کے جملہ شرکاء کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں جلسہ سالانہ پر ڈیوٹی دینے والے کارکنان اور میزبانوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی اچھے طریقے سے خدمت کرنے کے بارے میں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی تھی اور بعض اہم ہدایات سے نوازا تھا جبکہ موجودہ خطبہ جمعہ میں مہمانوں اور شاملین جلسہ کو جلسے کے تقدّس کا خیال رکھنے، انتظامیہ سے تعاون کرنے، جلسہ میں شامل ہونے کے مقصد کو حاصل کرنے یعنی روحانی، علمی اور تربیتی لحاظ سے اپنے آپ کو بہتر کرنے کے بارہ میں اور ان کی ذمہ داریوں کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔

حضور نے فرمایا کہ سب سے بڑی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری ہے۔ کارکنان جلسہ کے لئے دعائیں کریں جو دن رات انہیں آرام پہنچانے کے لئے محنت

کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ گزشتہ خطبہ جمعہ میں ایک حدیث کے حوالہ سے ایک دوسرے کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنے کی جو نصیحت کی تھی، یہ ہدایت ہر احمدی کے لئے ہے۔ جلسہ پر آنے والے مہمان بھی ایک دوسرے کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔ اگر کارکنوں سے کوئی غلطی ہو جائے تو صَرفِ نظر سے کام لیں اور عارضی انتظام کی مجبوری کو سمجھیں۔ ایک دوسرے کا احترام کریں اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ پیش کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ کی کارروائی کو سنجیدگی اور غور سے سنیں اور بے جا نعروں سے گریز کریں۔ حضور نے فرمایا کہ مہمان کارکنانِ جلسہ سے ہر موقع پر بھرپور تعاون کریں، خاص طور پر سیکیورٹی چیکنگ اور ٹریفک کے انتظام میں کارکنوں کی راہنمائی پر عمل کریں اور کسی کے لئے بھی مشکل کا باعث نہ بنیں۔ ہر مہمان ارد گرد اپنے ماحول پر نظر

یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا مگر نیکی کرنے والے کو اجر مدّنظر نہیں رکھنا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس مہمانوں کو بھی اور میزبانوں کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ان کے مقاصد کیا ہیں۔ اللہ کرے کہ میزبان بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے فرائض ادا کرنے والے ہوں اور مہمان بھی خالصتاً للہ اس جلسے میں شامل ہونے کے لئے آنے والے ہوں اور کوئی ذاتی اغراض ان کے شامل حال نہ ہو۔

(اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن اسی شمارہ میں شامل اشاعت ہے)۔

پرچم کشائی

نمازوں اور کھانے کے وقفہ کے بعد حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا۔ مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ UK نے یونین جیک بلند کیا۔ حضور انور نے

وارث بن سکیں۔ اس کے بعد حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کے بعض ارشادات پیش فرمائے۔

حضور انور نے حضور علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے فرمایا کہ سچی خوشحالی اور راحت تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے۔ جو تقویٰ اللہ اختیار کرتا ہے خدا اس کے لئے حقیقی خوشحالی کے دروازے کھول دیتا ہے۔ تقویٰ اختیار کرو تو جو چاہو گے ملے گا۔ تمام اولیاء نے جو عروج، شہرت، عزت اور مقام پایا، وہ تقویٰ کی وجہ سے ملا۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم تقویٰ کی تعلیم دیتا ہے اور یہی اس کی علّت غائی ہے۔ اگر تقویٰ ہو تو اعمال قبول ہوتے ہیں ورنہ نماز بھی فائدہ نہیں دیتی۔ جو اعمال دنیا کے لئے، مخلوق کے لئے، اپنی عزت و شہرت کے لئے کئے گئے ہوں وہ کام خدا کی رضا کا موجب نہیں بن سکتے۔ تقویٰ کے لئے خدا سے استعانت مانگنی چاہئے۔ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن

غلاموں کو آزاد کرو، بھوکوں کو کھانا کھلاؤ اور حقیقی سچی تعلیم کو سب انسانیت میں پھیلاؤ۔ دین یہی ہے کہ خدا تعالیٰ سے محبت کی جاوے اور انسانیت سے ہمدردی کی جاوے۔ اور جب تک دشمن کے لئے ہمدردی سے دعا نہ کی جاوے حقوق العباد ادا نہیں ہوتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا کوئی دشمن نہیں جس کے لئے مَیں نے دعا نہ کی ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ ایک جگہ وصل نہیں چاہتا اور دوسری جگہ فصل نہیں چاہتا۔ یعنی اپنے حق میں شریک کا وصل نہیں چاہتا۔ یعنی اس کو پسند نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور کسی بھی طرح کسی کو اس سے ملایا جائے اور اسی طرح حقوق العباد میں فصل یعنی علیحدگی پسند نہیں کرتا ہے کہ انسانوں کے درمیان تعلقات کو توڑا جائے۔

حضور انور نے خطاب کے آخر میں دعائیہ فقرات

جلسہ گاہ کے اندر کا ایک خوبصورت منظر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ خطاب فرما رہے ہیں۔

رکھے۔ نمازوں کی پابندی ہونی چاہئے۔ جلسے کے دنوں میں ماحول کی عمومی صفائی کا غیروں پر بڑا اثر پڑتا ہے اس لئے ہمیشہ ہر ایک کو اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ کارکنان کے علاوہ مہمان بھی اگر کوئی چھوٹا موٹا گند، چیز، گلاس، پلیٹ اور لفافے وغیرہ دیکھیں تو اٹھا کر ڈسٹ بِن میں ڈال دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک اہم بات جو مہمانوں کے لئے کم و بیش ہر سال کہی جاتی ہے کہ برطانیہ کی حکومت جلسے کے لئے جو ویزے دیتی ہے اس ویزے کو اسائلم کے لئے ہرگز استعمال نہ کریں، اس سے جماعتی ساکھ کو نقصان پہنچتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ پاکستان کے احمدیوں کے لئے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات دُور فرمائے اور ان کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جلسے پر آنے والوں کو بھی جلسے کی برکات اور ماحول سے فیضیاب فرمائے اور ان کی دعائیں بھی قبول فرمائے اور جن کو ویزے نہیں مل سکے ان کی نیک خواہشات کو پورا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں بھی ان کے حق میں قبول ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نیکی کو محض اس لئے کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ خوش ہو اور اُس کی رضا حاصل ہو اور اُس کے حکم کی تعمیل ہو قطع نظر اس کے کہ اس پر ثواب ہو یا نہ ہو، ایمان تب ہی کامل ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اگرچہ

دعا کروائی۔ بعد ازاں جلسہ گاہ میں تشریف لا کر جلسہ کے افتتاحی اجلاس کی صدارت فرمائی۔

افتتاحی اجلاس

4:28 بجے بعد دوپہر افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم ہانی طاہر صاحب نے سورۃ المومنون آیات ایک تا بارہ کی تلاوت کی اور مکرم نصیر احمد قمر صاحب نے ان آیات کا بامحاورہ اردو ترجمہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم محمد اسحاق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام ''ہمیں اُس یار سے تقویٰ عطا ہے'' سے چند اشعار پیش کئے۔ نظم کے بعد حضور انور نے افتتاحی خطاب فرمایا۔

افتتاحی خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہمارا یہ جلسہ خالص دینی جلسہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جلسوں کے انعقاد کا مقصد افراد جماعت کو تقویٰ، ایمان، نیکی اور حقوق العباد کی ادائیگی کے اعلیٰ معیاروں تک پہنچانا تھا اور حضرت مسیح موعودؑ نے بار بار ایسی نصائح فرمائیں کہ جن سے ہم اس مقام اور معیار کو حاصل کر سکیں جن تک آپ ہمیں پہنچانا چاہتے تھے۔ تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے انعامات اور حقیقی خوشخبریوں کے

میں اسی امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ جو تقویٰ دکھاتا ہے اس پر مشکلات آتی ہیں مگر جو صدق اور وفا دکھلاتا ہے اس پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور اس دنیا میں ہی جنت کی بشارت دیتے ہیں اور خدا خود ان کا متکفّل ہوتا ہے۔ تقویٰ بدیوں سے جنگ کا نام ہے۔ تقویٰ کا اصل مقصود طہارت پیدا کرنا ہے۔ ہر قسم کے اخلاق رذیلہ ریا، عجب اور بخل وغیرہ کو چھوڑنا اور سچی وفا اور صدق دکھلاتے ہوئے اخلاق فاضلہ کو اختیار کرنا انسان کو متقی بناتا ہے۔ ایک دو خلق ہونے سے نہیں بلکہ تمام اچھے اخلاق ہونے سے تقویٰ ملتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایمان کی مضبوطی دو طرح سے ہوتی ہے۔ پہلے زبان سے اقرار کرے اور پھر عمل سے اس پر قائم ہو جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دین کے دو حصے ہیں۔ ایک حقوق اللہ کا اور دوسرا حقوق العباد کا۔ فرمایا حقوق اللہ کی ادائیگی نسبتاً آسان ہے لیکن حقوق العباد میں مشکلات ہیں۔ کیونکہ اس سلسلہ میں نفس دھوکہ دے دیتا ہے اور انسان دوسرے انسان کا حق دبا لیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو حقوق العباد ادا نہیں کرتا وہ حقوق اللہ بھی چھوڑ دیتا ہے۔ ماں باپ کی اطاعت و فرمانبرداری اور دوسرے عامۃ الناس کا خیال رکھنا، نوع انسانی پر شفقت و ہمدردی کرنا یہ بہت بڑی عبادت ہے اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

کہتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ جلسہ ہمیں حقیقی تقویٰ عطا کرے۔ ہر نیکی بجا لانے کی توفیق دے، ہر بدی سے بچائے، خدا کی خشیت پیدا ہو، وہ ایمان نصیب ہو جو ہمارے قول و فعل کو خدا کی رضا سے ملا دے، حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے ہوں۔ ہم بدبختوں کے ساتھ نہ بیٹھیں اور جو ہمارے ساتھ بیٹھے وہ بدبخت نہ رہے۔ ان دنوں میں اپنے جائزے لیتے رہیں اور ان نصائح پر عمل کرنے والے ہوں۔ ایمان اور نیکی کے سلسلہ میں پیدا ہونے والی تبدیلیاں ہمیشہ رہیں، ہمیشہ اللہ کی پناہ میں رہنے والے ہوں، حق بیعت کو ادا کرنے والے ہوں، عہدوں کو پورا کرنے والے ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ برطانیہ میں احمدیت کے سو سال پورے ہونے کی خوشیاں منا رہے ہیں اس کا فائدہ تبھی ہے کہ وہ تبدیلیاں ہمارے اندر پیدا ہوں جو حضرت مسیح موعودؑ پیدا کرنا چاہتے تھے۔ ہر جگہ احمدی کو اللہ تعالیٰ ہر شر سے محفوظ رکھے۔

5:47 بجے حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور اس کے ساتھ یہ اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے افتتاحی خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کی کسی آئندہ اشاعت میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

....

باقی صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر264

مکرم قاسم حسین قاسم المصری صاحب(2)

پچھلی قسط میں ہم نے مکرم قاسم المصری صاحب کے جماعت سے تعارف اور اس کی صداقت کے قائل ہونے تک کے حالات کا تذکرہ کیا تھا۔اس قسط میں ان کی بیعت اوراس کے بعد کے کچھ مزید واقعات پیش کئے جائیں گے۔

تفسیر کبیر

مکرم قاسم حسین صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

رمضان کے مہینے میں احمدیت کے بارہ میں تحقیق کے دوران مجھے علم ہوا کہ جماعت کے دوسرے خلیفہ نے قرآن کریم کی ایک تفسیر بھی لکھی ہے۔ میں نے جماعت کی عربی ویب سائٹ سے وہ تفسیر تلاش کی اور پھر روزانہ تہجد کے بعد میں قرآن کریم کے کچھ حصے کی تلاوت کرکے جب اس کی تفسیر پڑھتا تو اس میں موجود حقائق ومعارف سے بہت زیادہ متاثر ہوتا۔ اکثر اوقات اس تفسیر میں مذکور آیات قرآنیہ کے معانی کی صحت کے بارہ میں تسلی کرنے کے لئے میں لغت کی کتب بھی دیکھتا اور ہر بار ہی لغت کے اعتبار سے بھی وہ تفسیر درست ثابت ہوتی تھی۔ پھر جب تفسیر کبیر میں جنّوں کے بارہ میں آیات قرآنیہ کی مفصل تشریح پڑھی تو میری دنیا ہی بدل گئی۔ شروع میں تو مجھے شک گزرا کہ ہوسکتا ہے کہ امام مہدی کی جماعت آپ کے بعد درست طریق پر قائم نہ رہی ہو اور عین ممکن ہے کہ یہ تفسیر درست نہ ہو۔لیکن جب اس تفسیر کے بارہ میں بھی میں نے مختلف کتبِ لغت کو دیکھا تو اس کی صداقت بھی میرے لئے ظاہر وباہر ہو گئی۔اس کے بعد جب اس موضوع پر مکرم حلمی الشافعی صاحب کی کتاب ''الجنّ بين الحقيقة والخُرافة'' پڑھی تو اس مسئلہ کا سمجھنا میرے لئے نہایت آسان ہوگیا۔

اسی طرح دجّال کے موضوع پر مکرم منیر ادلبی صاحب کی کتاب پڑھی تو یہ مسئلہ بھی واضح ہوگیا۔

اعجاز المسیح

مَیں نے ایم ٹی اے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض عربی شعر سنے تو ان کی بلاغت اور وسعت وعمق کے سامنے بے خود سا ہو کر رہ گیا۔ پھر ایم ٹی اے سے ہی مجھے پتہ چلا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ''اعجاز المسیح'' کے نام سے عربی زبان میں ایک غیر معمولی کتاب بھی تالیف فرمائی ہے جس کے بارہ میں چیلنج دیا ہے کہ اس جیسی کتاب لکھنے والا انعام کا حقدار قرار پائے گا۔ میں نے یہ کتاب عربی ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کی اور اپنے کمپیوٹر پر ہی عشاء کے بعد اسے پڑھنا شروع کیا۔ یہ رات میری زندگی کی یادگار ترین راتوں میں سے ایک ہے جو ساری کی ساری اس کتاب کے مطالعہ میں صرف ہوگئی۔ میں نے اس رات میں کسی انسان کے ہاتھ سے عربی زبان میں لکھی گئی سب سے عظیم کتاب پڑھی تھی۔ اس کا اعجاز اس کے کلمات سے پھوٹ پھوٹ کر نمایاں ہو رہا تھا۔ مختلف فصیح وبلیغ مفردات وکلمات کی ایک سبک رفتار نہر جاری تھی۔ ایسے حسین وجمیل کلمات پڑھنے کا موقع ملا جسے عرب سہل پسندی کی وجہ سے ترک کر چکے ہیں۔اس کتاب کے مطالعہ کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ادبی لحاظ سے قدر آور شخصیت کے سامنے وہ تمام عرب ادباء جن کی تحریرات مَیں پڑھ چکا تھا نہایت پستہ قد اور بچے دکھائی دیتے تھے۔ میں نے وہ ساری رات اس کتاب میں مذکور ادبی جواہر کے مختلف کتبِ لغت میں معانی تلاش کرنے اور اس کے مطالعہ سے لطف اندوز ہونے میں صَرف کردی۔ یہ کتاب اپنے نام کی طرح ایک معجزہ ہے اور اس کا اعجاز ظاہر وباہر ہے۔ کئی بار میں نے مطالعہ ختم کرنے اور سونے کی کوشش کی لیکن جب جب اٹھنے کی کوشش کرتا مجھے ایسے محسوس ہوتا جیسے میں کرسی کے ساتھ چپک کے رہ گیا ہوں اور میری آنکھیں کمپیوٹر کی سکرین کے علاوہ اور کچھ دیکھنے کو تیار ہی نہیں ہیں۔اس کتاب میں ایک مامور من اللہ کی طرف سے انذار کی بات پڑھتا تو بے اختیار رونے لگتا اور بشارات کا ذکر پڑھتا تو تبسم میرے ہونٹوں سے کھیلنے لگتی۔اس کتاب نے مجھے اپنے جمال کا اسیر وشیدا بنا لیا، اوراس کے مؤلف کی محبت میرے دل میں راسخ ہوگئی۔ میں اکثر سوچتا تھا کہ میں جدی پشتی عربی ہوں لیکن ایک عجمی شخص کی عربی تحریر سمجھنے کے لئے مجھے کئی ڈکشنریوں کی ضرورت ہے۔ یہ تمام جذبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے دعاؤں اور آپ پر سلام بھیجنے میں ڈھلتے رہے۔ فجر تک میں یہ کتاب پڑھتا رہا اور اس رات کی سحر میرے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان اور آپ کی بیعت و اتباع کے عزم کی نوید لے کر آئی۔

بیعت

2009ء کی عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے درمیانی عرصہ کی بات ہے کہ میں نے ایم ٹی اے پر مکرم شریف عودہ صاحب کی زبانی سنا کہ جو دلی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے قائل ہو چکے ہیں انہیں آپ کے خلیفۂ خامس کے ہاتھ پر بیعت کر کے باقاعدہ طور پر جماعت میں شامل ہوجانا چاہئے۔ لیکن مجھے اس عقدہ کا سامنا تھا کہ میں تو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو جانتا نہیں ہوں پھر میں آپ کی بیعت کیسے کرسکتا ہوں۔ یہ سوچتے سوچتے عیدالاضحیٰ کا دن آ گیا۔ اس روز میں نے جماعت احمدیہ کبابیر کا گزشتہ عید کے موقع پر ریکارڈ کیا ہوا پروگرام دیکھا جس میں بچے مسجد کے صحن میں دوڑ رہے تھے اور احمدی احباب ایک دوسرے سے گلے مل رہے تھے اور محبت وخوشی کے جذبات ہر ایک کے چہرہ پر عیاں تھے۔ میں نے کہا کہ یہی تو صحیح اسلامی معاشرہ کا تصور ہے جس کی ایک چھوٹی سی جھلک آج ایم ٹی اے پر نظر آ رہی ہے۔ پھر ایم ٹی اے پر ہی عیدالاضحیٰ کی مناسبت سے خطبہ الہامیہ سنایا گیا۔ اس فصیح وبلیغ اور اعجاز کا رنگ رکھنے والی عربی زبان کو سن کر میری حیرت میں مزید اضافہ ہوتا گیا۔ اس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی امامت میں نمازِ عید دکھائی گئی جسے دیکھ کر میرے سارے شکوک ختم ہوگئے اور تمام عقدے حل ہو گئے۔ اور میں نے ستمبر 2009ء میں بیعت ارسال کردی جس کا جواب مجھے 20 اکتوبر 2009ء کو موصول ہو گیا اور یہ دن میری نئی پیدائش کا دن تھا۔ فالحمدللّٰہ علی ذلک۔

ایک رؤیا کا پورا ہونا

میں نے کالج میں پڑھائی کے دوران ایک رؤیا دیکھا تھا۔ جس کی حقیقی تعبیر قبول احمدیت کے بعد واضح ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ جیسے مجھے موت کا خطرہ لاحق ہے اور میں اس سے بچنے کے لئے مَیں بہت تیز رفتاری کے ساتھ بھاگ رہا ہوں۔ جب پیچھے مڑ کر دیکھتا ہوں تو لوگوں کا حشدِ عظیم دکھائی دیتا ہے ایسے لگتا ہے جیسے سارا شہر ہی مجھے قتل کرنے کے لئے امڈ آیا ہے، ان کے ہاتھوں میں ڈنڈے، چاقو، چھریاں اور تلواریں ہیں۔ ایسے میں مجھے دُور سے ایک مسجد کا منارہ نظر آتا ہے، جب میں بھاگ کر اس میں پناہ لینے کی خاطر داخل ہوتا ہوں تو اپنے سامنے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو کھڑے ہوئے پاتا ہوں۔ میرے وہاں پہنچتے ہی آپ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا دیتے ہیں۔ آپ کے بال سیاہ اور لمبے ہیں اور آپ نے ایک رداء اوڑھی ہوئی ہے۔ آپ کے دائیں جانب حضرت مریم حیا سے نظریں جھکائے ہوئے بیٹھی تھیں۔ علاوہ ازیں میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے سامنے ایک ایسا نشان پڑا ہے جسے بعد میں مَیں نے منارۃ المسیح پر دیکھا تو پہچان لیا۔

{(مکرم قاسم المصری صاحب کے بیان کے مطابق یہ نشان منارۃ المسیح میں شاید روشنی اور ہوا کے لئے رکھے جانے والے چھوٹے چھوٹے روشن دانوں کی جگہ ہے جو تصویر میں سیاہ رنگ کا ایک نشان بناتی ہے۔ (ندیم)}

جب میں نے بیعت کی تو اس وقت مجھے اس رؤیا کی یہ تعبیر سمجھ میں آئی کہ دراصل اس سے مراد یہ تھا کہ نہایت خوف کی حالت کے بعد اللہ تعالیٰ مجھے صحیح اسلام کی طرف ہدایت دے گا جس کا احیاء آنے والے مسیح موعود سے وابستہ ہے۔ اور اسلام میں آنے والے مہدی کو مسیح اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کے مشابہ حالات میں مبعوث ہوکر اسلام کو حضرت مریم کی عفت اور آپ کے مقام صدیقیت کی طرف دوبارہ لے آئے گا۔ الحمد للہ کہ قبول احمدیت کے بعد میں نے اس رؤیا کی عملی تصویر اپنی آنکھوں سے دیکھ لی۔

محبت کے بالمقابل دشنام دہی کی مہم

قبولِ بیعت کا خط پا کر مجھے بہت خوشی ہوئی نیز بہت بڑی ذمہ داری کا احساس ہونے لگا۔ یہ ذمہ داری تبلیغ احمدیت کی تھی۔ لہٰذا میں پورے جوش کے ساتھ اپنے عزیز واقارب اور دوستوں کو تبلیغ کرنے لگا۔

میں نے سوچا کہ مجھے جماعت کے مخالفین کی بعض ویب سائٹس بھی دیکھنی چاہئیں تا حتی المقدور ان کی غلط فہمیوں کو بھی دُور کیا جاسکے۔ لیکن جب ان ویب سائٹس کو ایک نظر ہی دیکھا تو طبیعت سخت مکدر ہوگئی کیونکہ وہاں نہایت گندی زبان استعمال کی گئی تھی اور نہایت گھٹیا انداز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے خلاف الزامات اور اعتراضات کی بھرمار تھی۔ یہ حالت دیکھ کر میرا دل حزن وملال سے پگھلنے لگا۔ جماعت کے واضح عقائد، مضبوط دلائل اور روشن براہین کی وجہ سے قبول احمدیت کے وقت میرا خیال تھا کہ میرے شہر کے ہزاروں لوگ مجھ سے پہلے ہی ان دلائل کو قبول کر کے احمدیت میں داخل ہو چکے ہوں گے۔ لیکن جب میرا سامنا ایسی تکلیف دہ صورتحال سے ہوا تو اس کا طبیعت پر بہت گہرا اثر پڑا۔ تاہم اس بات نے مجھے حق پر مزید مضبوطی کے ساتھ قائم کردیا۔ کیونکہ میں نے دیکھا کہ جماعت نے صحیح اسلامی عقائد اور مضبوط دلائل کے ساتھ ساتھ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کا شعار اپنایا ہے لیکن ان مخالفین کے ہاتھ میں باطل اور کذب بیانی کے سوا کچھ بھی نہیں پھر بھی صبح و شام بدزبانی اور دشنام دہی ان کا وطیرہ بن چکا ہے۔

تبصرہ واپس!

اس زمانے کے بعض مولوی حضرات تکبر اور نفاق کی بدترین تصویر بن گئے ہیں۔ ٹی وی کی سکرین پر آ کر بعض مگر مچھ کے آنسو بھی بہاتے ہیں لیکن دل تقویٰ اور روحانیت سے خالی ہیں۔ ان میں سے ہی فتنے نکل کرامت کو زلزلوں کی طرح ہلا رہے ہیں اور پھر خدا کے حکم کے موافق انہی کی طرف دوبارہ لَوٹ کر جا رہے ہیں۔ ایسے ہی بعض مولویوں کے مجموعہ نے ہماری جماعت کی عداوت میں ایک ویب سائٹ کھول رکھی ہے۔ میں نے اس کے بحث ومباحثہ کے فورم میں خود کو رجسٹر کیا تو وہاں پر ہونے والی بات چیت اور پیش کئے جانے والے بعض مضامین پر ایک نظر کرنے سے ہی مجھے اندازہ ہوگیا کہ یہاں پر گالی گلوچ اور بدزبانی عام ہے۔ احمدیوں کے بارہ میں یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں اور عامۃ الناس کو کہتے ہیں کہ ہم نے احمدیوں کو زیر کرلیا ہے حالانکہ یہ احمدیوں کی رجسٹریشن کینسل کر کے انہیں اپنا موقف اس لئے پیش نہیں کرنے دیتے تا کہ ان مولویوں کے جھوٹ اور دجل کی قلعی نہ کھل جائے۔ یہ کوئی مبالغہ یا قیاس آرائی نہیں بلکہ میں یہ بات تجربہ کی بنا پر کہہ رہا ہوں۔ اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ میں نے ان کی ویب سائٹ پر رجسٹریشن کے بعد تفسیر کبیر سے سورۃ البقرۃ آیت نمبر 261 کی تفسیر پوسٹ کردی۔ اس آیت میں حضرت ابراہیم کا خدا تعالیٰ سے مردے زندہ کرنے کے بارہ میں سوال اور خدا تعالیٰ کا چار پرندے لے کر انہیں سدھانے کا ارشاد مذکور ہے۔ اس تفسیر کو بہت زیادہ پسند کیا گیا اور بہت بڑی تعداد میں تعریفی کلمات سے لبریز تبصروں میں اس تفسیر کی مدح سرائی کی گئی۔ ان میں سے ایک شخص نے تو مبالغہ کی حد تک پسندیدگی کا اظہار کیا اور میرے لئے نہایت عقیدت واحترام کے جذبات قلمبند کئے۔ میں ان تبصروں کو پڑھ رہا تھا کہ اچانک مجھے اس مذکورہ شخص کا دوسرا تبصرہ نظر آیا جس میں اس نے لکھا تھا کہ میں نے پہلے تبصرہ میں آپ کی تفسیر کو بہت پسند کیا تھا اور مجھے لگتا ہے کہ میں نے شاید بہت زیادہ مبالغہ سے کام لیا تھا۔ اب مجھے پتہ چلا ہے کہ اس ویب سائٹ کے بورڈ نے آپ کے قادیانی ہونے کا اعلان کیا ہے اس لئے میں اپنے پہلے تبصرہ سے دستبردار ہوتا ہوں۔ پھر نہایت برے اور گندے الفاظ میں اس نے مجھے اور جماعت احمدیہ کو گالیاں تحریر کردیں۔ میں نے فوراً اس بات کی وضاحت کردی کہ یہ تفسیر جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کی ہے۔ شاید اس تفسیر کو پڑھ کر ویب سائٹ کے بورڈ کو شک گزرا کہ میں احمدی ہوں لیکن میری طرف سے اس تفسیر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کرنے سے ان کا شک یقین میں بدل گیا۔ لہٰذا انہوں نے نہ صرف اس مضمون کو وہاں سے حذف کردیا بلکہ میری رجسٹریشن بھی کینسل کردی۔ یوں ایک تفسیر جسے سب نے پسند کیا تھا، جو صحیح اسلامی خیالات کی عکاس تھی، جو قرآنی معارف وحقائق کے موتی سمیٹے ہوئے تھی، یکا یک اس لئے ردّ کردی گئی کیونکہ اس کو پیش کرنے والے کے بارہ میں نام نہاد مولویوں نے فتویٰ دے دیا تھا کہ وہ ان کی نظر میں مسلمان نہیں ہے؟!

باقی صفحہ 4 پر ملاحظہ فرمائیں

صداقتِ احمدیت

(تقریر حضرت فضلِ عمر خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

فرمودہ 19 فروری 1920ء بمقام لاہور)

قسط نمبر 2

اخلاص مستورات مومنینؓ

یہ تو لڑنے والوں کا حال تھا جن کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ مرد بہادر ہوا ہی کرتے ہیں۔ مگر **یہ اخلاص مَردوں تک ہی محدود نہ تھا** بلکہ عورتوں میں بھی ایسا ہی پایا جاتا تھا۔ یہی لڑائی جس میں مشہور ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے جب ختم ہوئی اور لوگ مدینہ کو واپس لوٹے تو ادھر مدینہ کے بچّے اور عورتیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی خبر سن کر دیوانہ وار باہر نکلے۔ لڑائی سے واپس آنے والے لوگ آگے آگے جا رہے تھے ان میں سے ایک سے ایک عورت بے تحاشا آ کر پوچھتی ہے کہ رسولؐ اللہ کا کیا حال ہے؟ اس کے دل میں چونکہ رسول کریمؐ کے متعلق اطمینان اور تسلّی تھی اس نے اس بات کو معمولی سمجھ کر کہا تمہارا باپ مارا گیا۔ عورت نے کہا مَیں نے پوچھا ہے کہ رسولؐ اللہ کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا تمہارا بھائی مارا گیا ہے۔ عورت نے کہا مَیں یہ پوچھتی ہوں کہ رسولؐ اللہ کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا تیرا خاوند بھی مارا گیا ہے۔ عورت نے کہا میری بات کا تم کیوں جواب نہیں دیتے۔ مَیں پوچھتی ہوں کہ رسولؐ اللہ کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا رسولؐ اللہ زندہ ہیں۔ یہ سُن کر اس عورت نے کہا شکر ہے خُدا کا۔ اگر رسولؐ اللہ زندہ ہیں تو ہمیں اور کسی کی پروا نہیں۔

(سیرت ابن ہشام اردو حصہ دوم صفحہ 84 مطبوعہ لاہور 1975ء)

اس بات کو وہ شخص سمجھ سکتا ہے جس نے عورتوں کا جزع فزع دیکھا ہو کہ اگر کسی عورت کا ایک دن کا بچہ بھی مر جاتا ہے تو کس قدر روتی ہے۔ مگر اس عورت کا سارے کا سارا خاندان کہ جس پر اس کا آسرا تھا مارا جاتا ہے وہ کہتی ہے کہ اگر رسولؐ اللہ زندہ ہیں تو کوئی حرج نہیں۔ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ تھی جس نے مردوں اور عورتوں میں ایسا اخلاص بھر دیا اور یہ آپؐ کے سب سے افضل ہونے کا ثبوت ہے جو اور کوئی قوم اپنے نبی کے متعلق پیش نہیں کر سکتی۔ پس ثابت ہو گیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب انبیاءؑ سے افضل ہیں اور آپؐ کا درجہ ہر بات میں دوسروں سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ آپؐ نے جو جماعت تیار کی اس کے مَردوں عورتوں حتیٰ کہ بچوں میں ایسا اخلاص اور محبت پائی جاتی ہے جس کا نمونہ اور کہیں نہیں مل سکتا۔

بدر کی لڑائی میں دو پندرہ پندرہ برس کے لڑکوں نے بڑی کوشش سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑائی میں شامل ہونے کی اجازت حاصل کی۔ ایک صحابیؓ کہتے ہیں کہ لڑائی کے وقت یہ دونوں لڑکے میرے دائیں بائیں کھڑے تھے اور میں یہ خیال کر رہا تھا کہ آج میں کس طرح لڑوں گا۔ میرے ساتھ اگر بہادر سپاہی ہوتے تو مَیں لڑ سکتا۔ اب کیا کروں گا۔ مَیں ابھی اسی خیال میں تھا کہ ایک لڑکے نے مجھے کہنی ماری۔ اور جب مَیں اس کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے پوچھا ابوجہل کہاں ہے جو رسول کریم صلی اللہ وعلیہ وسلم کو بہت دکھ دیا کرتا ہے؟ مَیں ابھی اس کو جواب نہیں دینے پایا تھا کہ دوسرے نے آہستہ سے پوچھا تا کہ دوسرا نہ سن لے۔ چچا! ابوجہل کون سا ہے؟ میرا دل چاہتا ہے کہ مَیں اس کو ماروں۔ یہ صحابی عبدالرحمٰنؓ بن عوف تھے جو بڑے بہادر اور جری تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ خیال میرے دل میں بھی نہ تھا کہ مَیں ابوجہل کو ماروں۔ مگر مَیں نے ابھی ابوجہل کی طرف اشارہ ہی کیا تھا کہ دونوں لڑکے میرے دائیں اور بائیں سے چیل کی طرح جھپٹے اور دشمن کے لشکر میں گھس کر ابوجہل کو جا مارا۔

(بخاری کتاب المغازی باب فضل من شهد بدرًا)

دیکھو یہ پندرہ پندرہ برس کے لڑکے تھے۔ اس نُور کے بغیر جوان کو حاصل تھا اس عمر کے لڑکے کیا کرتے ہیں۔ یہی کہ شہر کے لڑکے انگریزی کھیلیں کھیلتے ہیں اور گاؤں کے لڑکے دیہاتی کھیلیں۔ مگر وہ اپنی جان کی کھیل کھیلتے ہیں اور ایسی بہادری سے کھیلتے ہیں کہ بڑے بڑے بہادر حیران ہو جاتے ہیں۔

یہ نظارہ ایک عقلمند اور سمجھدار انسان کو بہت بڑے نتیجہ پر پہنچاتا ہے اور وہ یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاءؑ سے افضل تھے اور کوئی آپؐ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پھر قرآن بھی یہی کہتا ہے اور خود رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی فرماتے ہیں کہ مَیں سب انسانوں کا سردار ہوں۔ جب ہم اس نتیجہ پر پہنچ گئے تو معلوم ہوا کہ جو نبی سب سے افضل ہے وہی سب سے خدا کا پیارا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ رسولؐ اللہ سے پیار اور محبت کے متعلق فرماتا ہے

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران:32)۔ محمدؐ تو ہمارا ایسا محبوب ہے کہ جو اس کی فرمانبرداری کرے وہ بھی ہمارا محبوب ہو جاتا ہے۔ اس نکتہ کو مدّنظر رکھ کر اسلام کی صداقت اور حقیقت کا سمجھنا بالکل آسان ہو جاتا ہے۔

اختلاف فرقہائے مسلم کا طریق فیصلہ

پھر عام طور پر مسلمانوں میں جو اختلاف پایا جاتا ہے اس کا فیصلہ بھی اسی کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ **جب تجربہ اور مشاہدہ سے یہ ثابت ہو گیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء سے اعلیٰ اور ہر طرح اور ہر رنگ میں افضل ہیں۔ تو اسلام کے ہر مسئلہ کے متعلق غور کرتے وقت یہ خیال رکھنا چاہئے کہ وہی عقیدہ درست اور صحیح ہو سکتا ہے جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت اور سب کمالات کا جامع ہونا ثابت ہو۔ اور جس عقیدہ سے یہ ثابت ہو کہ آپؐ کسی سے افضل نہیں رہتے یا اس کے اختیار کرنے سے آپؐ کے کسی کمال میں نقص پایا جاتا ہے تو وہ عقیدہ قطعاً اسلام کے خلاف، تجربہ اور مشاہدہ کے خلاف ہو گا۔ وہ اسلام کا پیش کردہ عقیدہ نہیں ہو سکتا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کم کرنے والا اور آپ کی عظمت کو بٹّہ لگانے والا ہو۔**

اس نقطہ کو مدّنظر رکھتے ہوئے جس میں کسی مسلمان کو خواہ وہ کسی فرقہ کا ہو۔ اہلحدیث ہو یا اہلسنّت، سہروردی ہو یا دیوبندی، شیعہ ہو یا سنّی غرض کسی فرقہ کا ہو اسے اس امر میں اختلاف نہ ہو گا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں اور کوئی ایسا عقیدہ درست نہیں ہو سکتا جس سے آپ کی شان اور عظمت کم ہو۔

مسیح موعود کے دعویٰ پر غور کرنا ضروری ہے

اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہمارے زمانہ میں جو ایک اختلاف پیدا ہوا ہے کہ ایک شخص نے دعویٰ کیا ہے کہ مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اس دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہے اور اس کا دعویٰ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتّباع میں اس بات کو مدّنظر رکھ کر کہ عیسائیت تمام مذاہب کو عموماً اور اسلام کو خصوصاً کھاتی جا رہی ہے خدا نے میرا نام مسیح رکھا ہے تا کہ مَیں عیسائیت کو پاش پاش کر کے اس پر اسلام کو غالب کروں اور اس لحاظ سے کہ مسلمان اسلام سے دُور ہو گئے، شریعت کے احکام کی پابندی نہیں کرتے، ان کا اکثر حصّہ نمازیں نہیں پڑھتا جو پڑھتا ہے وہ طوطے کی طرح پڑھتا ہے ان مفاسد کو دُور کرنے کے لئے میرا نام مہدی رکھا گیا ہے۔ اب اگر یہ دعویٰ کرنے والا جھوٹا ہو تو اس سے بڑھ کر کافر کون ہو سکتا ہے۔ خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ مجھے خدا نے الہام کیا حالانکہ خدا نے نہ کیا ہو اور اس کا دعویٰ جھوٹا ہو تو اس سے بڑھ کر مجرم کون ہو سکتا ہے؟ ہاں **ہر مسلمان پر یہ فرض ہے کہ وہ دیکھے اور غور کرے کہ دعویٰ سچّا ہے یا جھوٹا۔**

دیکھو اگر ایک چوہڑا چمار معمولی ڈھنڈورا دیتا پھرے تو لوگ اس کی طرف دوڑتے جاتے اور معلوم کرتے ہیں کہ کیا کہتا ہے۔ لیکن کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ایک شخص یہ دعویٰ کرے کہ مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا کی اصلاح کے لئے آیا ہوں اس کی طرف توجہ نہ کی جائے۔ اگر وہ جھوٹا بھی ہو تو خدا تعالیٰ ان لوگوں سے جنہوں نے اس کے دعویٰ پر غور نہیں کیا ہو گا پوچھے گا کہ تمہیں بغیر غور کئے کس طرح معلوم ہو گیا کہ یہ جھوٹا تھا۔ دراصل تمہاری نیت ہی ٹھیک نہ تھی۔ ورنہ تم اس کے دعویٰ پر ضرور غور کرتے اور غور کے بعد اس کے جھوٹے یا سچّے ہونے کا فیصلہ کرتے۔ تمہارے دل میں خدا کا ادب اور توقیر ہی نہ تھی۔ ورنہ وہ جس نے خدا کی طرف سے آنے کا دعویٰ کیا تھا اس کے دعویٰ کی طرف تم ضرور توجہ کرتے۔

خدا تعالیٰ کا ادب جس انسان کے دل میں ہوتا ہے اس کی عجیب حالت ہوتی ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آ کر کہا آپ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتائیں کہ آپؐ نبی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں خدا کا نبی ہوں۔ یہ سن کر اس نے کہا میں آپؐ کو قبول کرتا ہوں۔ یہ بھی ادب کی ایک حد ہے۔ لیکن یہ ادب بہت کم لوگوں میں ہوتا ہے۔ عام لوگوں کی یہ حالت ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کے دعویٰ کو چھوڑ کر باقی خوبیاں تو مانتے جاتے ہیں لیکن دعویٰ کی طرف توجہ نہیں کرتے۔

دعویٰ کی سچائی پر مخالف کی رائے

دیکھو حضرت مرزا صاحبؑ کے متعلق مخالف یہ تو مانتے ہیں کہ آپ سلطان القلم تھے۔ چنانچہ آپ کی وفات پر اخبار ’وکیل‘ میں لکھا گیا کہ:

’’وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار اُلجھے ہوئے تھے۔ اور جس کی دو مُٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھی۔ وہ شخص جو مذہبی دُنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا جو شورِ قیامت ہو کے خفتگانِ خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا خالی ہاتھ دنیا سے اُٹھ گیا۔‘‘ (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد نمبر 3 صفحہ 566،565 مطبوعہ 1962ء)

کیا جس شخص کی یہ تعریف ہو اس کو پاگل یا مجنون کہا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اب اس کے متعلق یا تو یہ کہا جائے گا کہ چالاک اور لسّان آدمی ہے لوگوں کو فریب میں لانا چاہتا ہے۔ یا یہ کہ سچّا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا ہے۔ بس یہی دو صورتیں ہو سکتی ہیں کہ یا تو جُھوٹا ہے اور خدا تعالیٰ پر افتراء کرتا ہے اس لحاظ سے اس سے بُرا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ یا سچّا ہے اور واقع میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اس لحاظ سے اس کے دعویٰ کو ماننا ہر شخص پر فرض ہے۔

پس ایک ایسا شخص جو پاگل نہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے کا دعویٰ کرتا ہے اس کی بات کو سننا نہایت ضروری اور اہم ہے۔ اگر وہ جھوٹی ہو تو بے شک اسے ردّ کر دیا جائے، لیکن اگر سچّی ہو تو پھر اس کا ردّ کرنا آسان نہیں۔ آگ سے کھیلنا آسان ہے، لیکن اس کی بات کا ردّ کرنا آسان نہیں کیونکہ آگ صرف جسم کو جلاتی ہے اور اس کا انکار رُوح کو جلاتا ہے۔ پھر آگ تو پچّاس ساٹھ یا سو سال کی زندگی کا خاتمہ کرتی ہے۔ لیکن اس کی وجہ سے کروڑوں کروڑ سال کی زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔ پھر آگ دنیا کی خوشی اور آرام سے علیحدہ کرتی ہے مگر اس سے عقبیٰ کا آرام اور اطمینان کھویا جاتا ہے۔ پھر آگ عارضی رشتوں اور تعلّقوں سے جُدا کرتی ہے مگر اس سے خالق اور مالک اور سب سے بڑھ کر محبوب خدا سے جُدائی ہو جاتی ہے۔ **پس اس نہایت ہی ضروری مسئلہ پر جس قدر بھی غور کیا جائے تھوڑا ہے اور ہر ایک انسان کا فرض ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کرنے والے کے دعویٰ کو سنے اور اس پر غور کرے۔**

(باقی آئندہ)

بقیہ: **مصالح العرب** از صفحہ 3

خدا اور اس کے رسول کی آواز کو سنو

{خاکسار محمد طاہر ندیم عرض کرتا ہے کہ یہ واقعہ مخالفینِ جماعت کی نام نہاد مولویوں کی اندھی تقلید کا ایک نمونہ ہے۔ باوجود اس کے کہ حقیقت ان کے سامنے روزِ روشن کی طرح عیاں تھی، بلکہ وہ جماعت احمدیہ کی تفسیر کی صداقت اور عظمت کی گواہی بھی دے چکے تھے، ایسی حالت میں انہیں مولویوں کی بجائے خدا اور اس کے رسولؐ کی آواز سننی چاہئے تھی، قرآن اور اسکے حقائق کو فوقیت دینی چاہئے تھی اور اپنی عقل و سمجھ کو استعمال کر کے فیصلہ کرنا چاہئے تھا کیونکہ روزِ محشر وہ خود اپنے ایسے تصرفات کے جوابدہ ہوں گے۔ لیکن اس کے باوجود نام نہاد مولویوں کے پیچھے لگ کے انہوں نے نہ صرف ایک احمدی مسلمان کو کافر قرار دیا بلکہ اس کی شدید مخالفت کے بھی درپے ہو گئے۔ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ یو کے 2013ء کے اختتامی خطاب کے آخر پر اسی مضمون کو دُہرا کر مخالفین کو ایک دفعہ پھر توجہ دلائی ہے۔ آپ نے فرمایا:

’’نہ یہ لوگ کبھی ہم سے حقیقی مسلمان ہونے کا اعزاز چھین سکے اور نہ چھین سکیں گے۔ ہم مسلمان تھے اور ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ رہیں گے۔ مَیں مخالفین احمدیت سے بھی کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی تقدیر سے نہ لڑو۔ بعض مخالفین ایسے ہیں جو مولویوں کے پیچھے لگ کے مخالفت کر رہے ہیں۔ پس نام نہاد علماء کی آواز کی بجائے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی آواز کو سنو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دے۔‘‘}

(باقی آئندہ)

خطبہ جمعہ

یہاں آنے والے کو اُس مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواہش کی ہے۔ ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بننے کے مقصد کو اپنے سامنے رکھیں۔ صرف اور صرف ربّانی باتوں کا سننا اپنا مقصد رکھیں۔ اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ان دنوں میں خاص طور پر سب کے پیشِ نظر ہو۔ پھر جلسہ کی کارروائی کو سنجیدگی سے اور غور سے سننا بھی ایک بہت بڑا مقصد ہے۔

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کو جلسہ کی کارروائی کو غور سے سننے، نمازوں کی پابندی، سیکیورٹی، صفائی اور انتظامیہ سے تعاون وغیرہ امور سے متعلق تاکیدی نصائح۔

اللہ تعالیٰ جلسے پر آنے والوں کو بھی جلسے کی برکات اور ماحول سے فیضیاب فرمائے۔ جو دُور دراز سے جلسے میں شمولیت کی نیت سے آئے ہیں اُن کی دعائیں بھی قبول فرمائے۔ جو آنے کے انتظار میں بیٹھے تھے لیکن اُن کو ویزے نہیں مل سکے، اللہ تعالیٰ اُن کی بھی نیک خواہشات کو پورا فرمائے اور اُن کی دعائیں قبول فرمائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں بھی اُن کے حق میں قبول ہوں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 30 اگست 2013ء بمطابق 30 ظہور 1392 ہجری شمسی بمقام حدیقۃ المہدی۔ (آلٹن) برطانیہ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ خطبہ جمعہ میں مَیں نے مہمان نوازی کے حوالے سے ایک میزبان کی ذمہ داریوں کے بارے میں کچھ کہا تھا کہ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی ایک جوش اور جذبے سے خدمت کریں۔ آج مختصراً مَیں مہمانوں کو، شاملینِ جلسہ کو بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں تاکہ جلسے کے ماحول کے تقدس کا اُنہیں بھی خیال رہے۔ اُنہیں بھی پتہ ہو کہ یہاں شامل ہو کر اُن کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ اور اسی طرح انتظامیہ سے تعاون کی طرف بھی اُن کی توجہ رہے۔ دو ذمہ داریاں ہیں۔ ایک یہ کہ جس مقصد کے لئے یہاں آئے ہیں اُس کو پورا کرنا۔ روحانی، علمی اور تربیتی لحاظ سے اپنے آپ کو بہتر کرنا۔ دوسرے جو انتظامیہ ہے اُس سے تعاون کرنا۔ ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں، ہمیں ہمیشہ اس بات کا خیال رہنا چاہئے کہ ہم نے صرف اپنے حقوق لینے کی ہی خواہش نہیں رکھنی بلکہ دوسرے کے حقوق بھی دینے ہیں اور اپنے ذمّہ جو فرائض ہیں اُنہیں بھی ادا کرنا ہے۔ اور مہمانوں کی جو ذمہ داریاں ہیں اُنہیں بھی ادا کرنا ہے۔

سب سے بڑی ذمہ داری تو اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری ہے جو اس بات پر کرنی ہے کہ اُس نے ہمارے لئے، جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے، اس جگہ اور ان حالات میں جہاں عام حالات میں کوئی سہولت بھی نہیں ہوتی سہولت مہیا فرمائی، اس کا انتظام فرمایا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کے شکر کے بعد اُن تمام کارکنان کے شکرگزار ہوں اور اُن کے لئے دعائیں کریں جو دن رات کام کر کے آپ کو سہولت مہیا کرنے کے لئے محنت کرتے رہے اور اپنی اَنتھک محنت اور کوشش سے آپ لوگوں کے لئے آرام پہنچانے کے یہاں سامان کئے۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے ایک حدیث کے حوالے سے کارکنان کو کہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک دوسرے سے خندہ پیشانی سے پیش آؤ اور اس کی بہت ہدایت فرمائی اور اسے بڑی نیکی قرار دیا ہے کہ ایک دوسرے سے خندہ پیشانی سے پیش آنا بہت بڑی نیکی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر و الصلة و الآداب باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء حدیث نمبر 6690)

پس یہ ہدایت ہر احمدی کے لئے ہے۔ ہر آنے والے مہمان اور جلسے میں شامل ہونے والے کا بھی فرض ہے کہ وہ اس بات کو اپنے پلّے باندھے، اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ آپ لوگوں کا بھی فرض ہے کہ اگر کارکنوں سے کوئی غلطی ہو جائے تو صَرفِ نظر سے کام لیں اور عارضی انتظام کی مجبوری کو سمجھیں۔ ماحول کو خوشگوار بنانے کی کوشش کریں کیونکہ آپ کا یہاں آنا نیکیوں کے حصول کے لئے ہے اور ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہے۔ اسی طرح آپس میں مہمان جو ہیں، جو یہاں آنے والے ہیں وہ بھی ایک دوسرے کا احترام کریں۔ بعض دفعہ ایسے مواقع پیدا ہو جاتے ہیں کہ آپس کی رنجشیں، جو پرانی رنجشیں ہوتی ہیں وہ ایک دوسرے کو یہاں آمنے سامنے دیکھ کر بھڑک جاتی ہیں۔ بعض دفعہ ایسے موقعے بھی پیدا ہوتے ہیں جو ایک احمدی ماحول میں نہیں ہونے چاہئیں کہ جلسوں پہ آپس میں دو گروہوں کی، دو لوگوں کی تُو تکار بھی ہو جاتی ہے، بعض دفعہ ہاتھا پائی ہو جاتی ہے، تو ایسے لوگوں کی یہ بدقسمتی ہے کہ وہ ایسے ماحول میں آ کر پھر ایسی حرکتیں کریں۔ ایسے لوگ اس پاکیزہ ماحول کو گندہ کرنے کا باعث بن رہے ہوتے ہیں۔ پس بہتر ہے کہ ایسے لوگ جن کے دل ایک دوسرے کے لئے کینوں اور بغضوں سے بھرے ہوئے ہیں جلسے پر نہ آئیں اور جو آئے ہوئے ہیں ان میں سے کسی کے دل میں اگر ایسی رنجش ہے تو آج یہ عہد کرے کہ اس کو دُور کر دے گا۔ اس ماحول میں جو نیکیاں پھیلانے کا ماحول ہے، جو اپنی حالتوں کو بدلنے کا ماحول ہے، اس میں اگر اپنے دلوں کو بغض اور کینوں سے بھر کر رکھنا ہے تو یہاں آنے کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ یہاں آنے کا مقصد تو نیکیاں کرنا ہے۔ یہاں آنے والے کو اُس مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواہش کی ہے۔ ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بننے کے مقصد کو اپنے سامنے رکھیں۔ صرف اور صرف ربّانی باتوں کا سننا اپنا مقصد رکھیں۔ اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ان دنوں میں خاص طور پر سب کے پیشِ نظر ہو۔ پھر جلسہ کی کارروائی کو سنجیدگی سے اور غور سے سننا بھی ایک بہت بڑا مقصد ہے۔ اس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

والسلام کے الفاظ میں ہی توجہ دلا دیتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہئے‘‘ یعنی یہ جلسے کی کارروائی ’’پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو۔ کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا معاملہ ہے۔ اس میں غفلت، سستی اور عدم توجہ بہت بُرے نتائج پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جائے تو غور سے اُس کو نہیں سنتے اُن کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجے کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں۔ اور دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں۔ پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اُسے توجہ اور بڑی غور سے سنو۔ کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا ہے وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اُسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 104۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس جلسے پر آنے والوں کو صرف اس طرف متوجہ رہنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے ان دنوں میں جلسے کے جو مقاصد ہیں اُن کو حاصل کرنا ہے۔ جلسے کی کارروائی کو غور سے سننا ہے۔ اپنی ذاتیات سے بالا تر ہو کر رہنا ہے اور اپنے ایمانوں کی ترقی کے لئے جلسے کے پروگرام سننے ہیں۔ انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کرنی ہے اور اپنے دلوں کو ہر قسم کی کدورتوں سے پاک کرنا ہے۔ آپ علیہ السلام نے بڑا واضح طور پر فرمایا ہے کہ مسلمانوں میں تنزل اور گراوٹ اور کمزوریاں اس لئے پیدا ہوئی ہیں کہ جہاں دینی مجلسیں لگتی ہیں وہاں جاتے تو ہیں مگر اخلاص لے کر نہیں جاتے، یعنی نہ تقریریں کرنے والوں میں اخلاص ہے، نہ سننے والوں میں۔ لیکن ہمارے جلسے ان باتوں سے پاک ہیں اور ہونے چاہئیں۔ ماشاء اللہ مقررین بڑے اخلاص سے تیاری کر کے آتے ہیں۔ بڑی اچھی تقریریں ہوتی ہیں اور سننے والوں کی اکثریت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاص سے پُر ہے اور جلسے کی برکات کے حصول کے لئے آتی ہے۔ لیکن بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا مقصد صرف اکٹھے ہونا اور باتیں کرنا اور مجلسیں لگانا ہوتا ہے۔ اگر کوئی ایسا حصہ ہے جس میں کمی ہے تو انہیں اس طرف توجہ دینی چاہئے تا کہ ہمارا یہ ماحول سو فیصد خالصۃً لِلّٰہ آنے والوں کا ماحول بن جائے۔

پھر جلسے کی کارروائی کے دوران ایک بات ضمناً مَیں یہ بھی کہہ دوں کہ بعض لوگوں کو تقریروں کے دوران نعرے لگانے کا بڑا شوق ہوتا ہے۔ تقریروں کو غور سے سنیں۔ بعض تقریریں ایسی سنجیدہ ہوتی ہیں، ایسا مضمون ہوتا ہے کہ اُس میں اُس وقت نعرے کی ضرورت نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ کہیں دلی جوش سے کوئی نعرہ نکل رہا ہو۔ لیکن یہاں بعض ایسے بھی لوگ ہیں جو ہر وقت، ہر بات پر جوش میں آنے والے ہیں اور نعرے لگا دیتے ہیں۔ اُن کو احتیاط کرنی چاہئے۔

مہمان یہ بھی یاد رکھیں کہ یہ تمام کارکنان، یہ تمام خدمت کرنے والے خوشی سے اپنے کاموں کا حرج کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے جذبے سے آئے ہیں اس لئے ان سے ہر موقع پر بھرپور تعاون کریں۔ خاص طور پر سکیورٹی چیکنگ کے وقت اس کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بار بار کی چیکنگ اور وقت زیادہ لگنے سے آپ کو تکلیف بھی ہو لیکن یہ انتظام بھی آپ لوگوں کی حفاظت کے لئے کیا گیا ہے۔ اس لئے اسے برداشت کریں اور کارکنوں سے بھرپور تعاون کریں۔ سکیننگ وغیرہ پر بھی بعض دفعہ وقت لگ جاتا ہے اُس پر بھی برداشت سے اپنا سامان چیک کروانا ہے یا اپنے آپ کو چیک کروانا ہے تو کروائیں۔ اسی طرح ٹریفک کا انتظام ہے۔ اس میں ہر سال گو بہتری لانے کی کوشش کی جاتی ہے اور مجھے امید ہے اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ مزید بہتری آئی ہو گی لیکن پھر بھی کمیاں رہ جاتی ہیں۔ بعض دفعہ آنے والوں کو اپنی پارکنگ کا، یا پارکنگ پاس کا صحیح پتہ نہ ہونے کی وجہ سے بعض دفعہ رَش کی وجہ سے وقت لگتا ہے، دقّت بھی پیش آتی ہے۔ بعض دفعہ گھنٹے بھی لگ جاتے ہیں۔ تو جس طرح حوصلے سے کارکنان آپ کی رہنمائی کر رہے ہیں اسی طرح حوصلے سے آنے والے مہمانوں کو بھی تعاون کرنا چاہئے۔ اگر ایک شخص کی بے حوصلگی بھی ہو تو اُس کی وجہ سے ہی لمبے کیو (Que) لگ جاتے ہیں۔ ایک کار والا بھی اگر مسئلہ پیدا کر دے تو پیچھے ایک لمبی لائن لگ جاتی ہے۔ اس لئے ہر ایک کو احساس ہونا چاہئے کہ کسی کے لئے بھی مشکل کا باعث نہ بنے۔

میں نے سکیورٹی کی بات کی تھی تو اس بارے میں بھی ہر شامل ہونے والے کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ اُس نے اپنے ماحول پر نظر رکھنی ہے۔ اس بات پر تسلی نہ پکڑ لیں کہ اتنی چیکنگ ہے، اتنا انتظام ہے، اب پہلے سے بہت بہتر انتظام ہو چکا ہے اس لئے کوئی فکر کی بات نہیں ہے، کوئی ضرورت نہیں ہے کہ اپنے ماحول پر نظر رکھی جائے۔ مومن کو ہمیشہ چوکس اور ہوشیار رہنا چاہئے۔ اس لئے ماحول پر نظر رکھنے کی ہر وقت ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ کی سکیورٹی کا انتظام اس لئے مؤثر ہے کہ ہر شخص اپنی ذمہ داری سمجھتا ہے اور سمجھنی چاہئے۔

پھر ایک اہم بات یہ ہے کہ ایک تو نمازوں کی پابندی ہونی چاہئے اور پھر نمازوں پر آنے کے لئے وقت سے پہلے آئیں یا کم از کم نماز سے ایک دو منٹ پہلے تو ضرور پہنچیں۔ جب نماز شروع ہو جائے تو اُس وقت آنے سے جو باقی نمازی ہیں اُن کی نماز ڈسٹرب ہوتی ہے، مستقل ایک شور ہو رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح گو یہاں میرا خیال ہے انتظامیہ نے اعلان کر دیا ہو گا لیکن مَیں بھی واضح کر دوں کہ جب لوائے احمدیت لہرایا جاتا ہے تو اُس وقت ایک بہت بڑی تعداد مارکی سے باہر جا کر اس تقریب کو دیکھتی ہے اور دعا میں شامل ہوتی ہے اور پھر یہ لوگ واپس مارکی میں آتے ہیں۔ تقریباً ایک تہائی مارکی تو خالی ہو جاتی ہے۔ اور اُن کے آنے میں اور بیٹھنے میں پھر وقت لگتا ہے جس سے اجلاس کی کارروائی شروع ہونے میں دس پندرہ منٹ ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اس مرتبہ یہ تجویز کیا گیا ہے کہ احباب مارکی کے اندر ہی بیٹھے رہیں، سوائے اُن کے جن کو انتظامیہ نے کہا ہوا ہے کہ وہ باہر آئیں، اور یہاں سکرین پر لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب کو دیکھ لیں اور دعا میں شامل ہو جائیں تا کہ وقت بچے اور اجلاس وقت پر شروع ہو سکے۔

جلسے کے دنوں میں ماحول کی عمومی صفائی کا غیروں پر بڑا اثر پڑتا ہے اور اس کا اکثر لوگ اظہار کرتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ ہر ایک کو اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ ضروری نہیں کہ صفائی صرف صفائی کے کارکنان جو ہیں اُنہوں نے ہی کرنی ہے۔ آپ میں سے ہر ایک کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ ہر ایک اگر اس طرف توجہ رکھے اور کوئی چھوٹا موٹا گند، چیز، گلاس، پلیٹ، لفافے وغیرہ پڑے دیکھیں تو اُٹھا کر ڈبے میں ڈال دیں تو اس طرح پھر جہاں آپ ماحول کو صاف رکھ رہے ہوں گے، وہاں آپ ثواب بھی کما رہے ہوں گے۔ ویسے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صفائی نصف ایمان ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب فضل الوضوء حدیث نمبر 534) اگر کوئی بڑا تھیلا یا کوئی ایسی چیز دیکھیں جو مشکوک ہو تو پھر اُس کو بجائے ہاتھ لگانے کے انتظامیہ کو بتا دیں، جو کارکن قریب ہوں اُن کو بتا دیں۔ پھر یہ اُن کا کام ہے کہ وہ اُس کو وہاں سے اُٹھوائیں۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے ذکر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لنگر جلسے کے انتظام کے لئے اب مستقل یہاں حدیقۃ المہدی میں بھی قائم ہو گیا ہے، روٹی پلانٹ بھی لگا دیا گیا ہے۔ ابھی تک روٹی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی پک رہی ہے۔ بعض دفعہ عارضی طور پر کچھ کوالٹی میں اونچ نیچ ہو بھی جاتی ہے اس لئے اگر ایسی کوئی صورتحال ہو تو پہلی بات تو یہ ہے کہ برداشت کرنی چاہئے اور اگر نہ کھا سکیں تو بدلا کے کھا سکتے ہیں اور انتظامیہ کو پھر اُس پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔ عموماً روٹی جو یہاں پک رہی ہے وہ پانچ چھ گھنٹے کے وقفے کے بعد مہمانوں تک پہنچتی ہے کیونکہ اتنے بڑے انتظام میں تازہ تازہ روٹی کھلانا تو بہت مشکل ہے۔

بہرحال اب تک جو رپورٹ ہے اُس کے مطابق تو مہمان نے بھی اور ہر کھانے والے نے اس روٹی کو پسند کیا ہے۔ خدا کرے کہ یہ پلانٹ بھی صحیح طور پر چلتا رہے اور مہمانوں کو تکلیف نہ ہو، نہ انتظامیہ کو کسی قسم کی پریشانی ہو۔ ضمناً یہاں ذکر کر دوں کہ گزشتہ جمعہ مَیں نے جرمنی کی روٹی کا ذکر کیا تھا اور مَیں نے کہا تھا کہ وہ لوگ فوری جواب بھی دے دیتے ہیں اور شام تک ہی اُن کا جواب تیار تھا کہ ہماری روٹی تازہ ہوتی ہے اور صرف پانچ چھ گھنٹے کا وقفہ ہوتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ایک خاتون کی فیکس بھی آئی ہوئی تھی کہ آپ نے بڑا صحیح کہا روٹی باسی تھی اور کھانے کے قابل نہیں تھی۔ لیکن بہرحال لگتا ہے دونوں طرف کچھ تھوڑا سا مبالغہ ہو گیا۔ روٹی اتنی باسی بھی نہیں ہوتی اور اللہ کے فضل سے کھانے کے قابل بھی ہوتی ہے۔ اس لئے مہمانوں کو بھی برداشت کرنا چاہئے۔

ویسے تو عام ہر احمدی کو پتہ ہی ہے لیکن یہ بات مَیں نے اس لئے کر دی ہے تا کہ انتظامیہ کو مزید علم ہو جائے کہ ہر چھوٹی سی جو بات ہے، کوئی بھی چھوٹی اونچ نیچ جو ہے وہ احمدی فوراً مجھے پہنچا دیتے ہیں۔

ایک اہم بات جو عموماً مہمانوں کے لئے کم و بیش ہر سال کہی جاتی ہے لیکن اب حالات کی وجہ سے ایسے مسائل سامنے آنے لگ گئے ہیں۔ اس لئے خاص طور پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ برطانوی حکومت جلسے کے لئے جو ویزے دیتی ہے، عموماً یہ ویزا چھ مہینے کے لئے لگتا ہے اور اس پر double entry یا multiple entry لگا دی جاتی ہے اور جلسے کا ویزا اس سوچ کے ساتھ یا اس شرط کے ساتھ دیا جاتا ہے کہ اس ویزے کو

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اسائلم کے لئے استعمال نہیں کرنا یا جماعتی طور پر جب ہم اپنے نمائندے کے لئے ویزا لیتے ہیں تو ہمارے سے یہی understanding ہوتی ہے کہ یہ لوگ دوسری مرتبہ ویزے کو استعمال نہیں کریں گے اور اسائلم کے لئے استعمال نہیں کریں گے۔ اس دفعہ بعض جماعتی نمائندوں کو ویزے دینے سے انکار کیا گیا اور جب ہم نے رابطہ کیا تو گو وہ ویزا دینے پر مان تو گئے لیکن انہوں نے شکوہ کیا کہ ایک دو ایسے تھے اور اس کے علاوہ بھی بہت سارے لوگ ایسے ہیں جو جلسے کا ویزا لے کر آتے ہیں اور پھر اس کو دوبارہ استعمال کر کے اسائلم لے لیتے ہیں۔ کیونکہ اُس پر double entry لگی ہوتی ہے۔ ایک دفعہ تو چلے جاتے ہیں لیکن دوبارہ آ جاتے ہیں۔ بہرحال ان سرکاری محکموں کی تو ہم نے تسلی کروائی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ویزے مل بھی گئے ہیں لیکن پریشانی کا سامنا بہرحال اُنہیں کرنا پڑا اور بہت سارے ایسے لوگوں کی وجہ سے کرنا پڑا جن کی نیت ہی یہ ہوتی ہے کہ جائیں گے تو اُس ویزے کو اسائلم کے لئے استعمال کر لیں گے۔ ایسے لوگوں کو گو جماعتی طور پر تعزیر بھی ہو جاتی ہے لیکن جماعت کی جو ساکھ ہے وہ تو بہرحال خراب ہوتی ہے۔ اس کا ہر احمدی کو خیال رکھنا چاہئے۔ اور پھر جو لوگ خالصۃً جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آنا چاہتے ہیں اور یہ اُن کی نیت ہوتی ہے تو اُن کے لئے بھی ایسے لوگوں کے عمل روک بن جاتے ہیں۔ بے شک پاکستان کے حالات ایسے ہیں کہ احمدی انتہائی مشکل کی زندگی وہاں گزار رہے ہیں۔ ملازمتوں میں تنگ کیا جاتا ہے۔ مالکان باوجود اس کے کہ احمدی ملازم کے کام پر اُنہیں تسلی بھی ہو تو دوسرے ورکر اور مُلّاں کے خوف سے اُنہیں ملازمتوں سے فارغ کر دیتے ہیں یا پھر مستقل ٹارچر اُن کو دیا جاتا ہے، ذہنی اذیتیں دی جاتی ہیں، ساتھ کام کرنے والے ساتھی دیتے رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کرتے رہتے ہیں اور برداشت کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے اور اسی وجہ سے پھر بعض لوگوں کو مجبوراً ملازمت چھوڑنی پڑتی ہے۔ کئی احمدی ایسے ہیں جن کے کاروبار ہیں، دوکانداری ہے تو انہیں ماحول میں بدنام کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو گرانے والے ہیں اور آپ کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ حالانکہ احمدی ہی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ ختم نبوت کا سب سے زیادہ اِدراک رکھنے والے ہیں اور ہر اُس شخص کو کافر سمجھتے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتا۔ اس کے بغیر تو احمدیت کی بنیاد ہی کوئی نہیں۔

پھر سکولوں میں احمدی بچوں کو ٹارچر دیا جاتا ہے۔ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اُنہیں ذہنی اذیت دی جاتی ہے۔ بہرحال ان سب مشکلات کے باوجود ہر احمدی کو جماعتی وقار کا خیال رکھنا ہر صورت میں ضروری ہے۔ اگر حالات کی وجہ سے اسائلم کرنا ہے تو اس کے اور بھی بہت سارے طریقے ہیں، بیشک آئیں۔ لیکن یہاں مَیں پھر اس بات کا دوبارہ اعادہ کروں گا اور پہلے بھی بہت مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ اسائلم کے وقت غلط اور لمبے چوڑے بیان دینے کے بجائے اگر مختصر اور سچائی پر مبنی بات ہو تو یہاں جو افسران کی اور ججوں کی بھی اکثریت ہے وہ ایسے ہیں جو انسانی ہمدردی کے لئے بہت نرم گوشہ رکھتے ہیں۔ اُن میں انسانی ہمدردی بہت زیادہ ہے اور اسائلم قبول کر لیتے ہیں۔ بعض ضدّی بھی ہیں اگر ایک دفعہ اَڑ جائیں تو اُن کو قائل کرنا مشکل ہوتا ہے۔ وہ لوگ پھر ایسے ہیں کہ چاہے جتنی مرضی کہانیاں بنالی جائیں اُن پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔ اور پھر ایک انسان ایک احمدی اس غلط بیانی کا گناہگار بھی بن رہا ہوتا ہے۔ بہرحال ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ سچی بات کہیں، مختصر بات کریں، اس سارے ٹارچر کا ذکر کریں۔ ضروری نہیں ہے کہ ڈائریکٹ Threat ہو تب ہی کوئی کیس پاس ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی کیس پاس ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اگر سچائی پر بنیاد رکھیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ کیس بھی پاس ہوتے چلے جائیں گے۔ بہرحال یہ ہماری ذمہ داری ہے، ہر احمدی کی ذمہ داری ہے، خاص طور پر باہر رہنے والوں کی کہ ہمیں ان لوگوں کے لئے جو مشکل میں گرفتار ہیں، ان احمدیوں کے لئے جو ہر لحاظ سے بڑی پریشانی اور تنگی کی زندگی گزار رہے ہیں، دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی مشکلات دور فرمائے اور اُن کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ جلسے پر آنے والوں کو بھی جلسے کی برکات اور ماحول سے فیضیاب فرمائے۔ جو دور دراز سے جلسے میں شمولیت کی نیت سے آئے ہیں اُن کی دعائیں بھی قبول فرمائے۔ جو آنے کے انتظار میں بیٹھے تھے مگر اُن کو ویزے نہیں مل سکے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی بھی نیک خواہشات کو پورا فرمائے اور اُن کی دعائیں قبول فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں بھی اُن کے حق میں قبول ہوں۔

آخر میں مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ارشاد پیش کرتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ: ''نیکی کو محض اس لئے کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ خوش ہو اور اُس کی رضا حاصل ہو اور اس کے حکم کی تعمیل ہو۔ قطع نظر اس کے کہ اُس پر ثواب ہو یا نہ ہو۔ ایمان تب ہی کامل ہوتا ہے جبکہ یہ وسوسہ اور وہم درمیان سے اُٹھ جاوے''۔ یہ کامل ایمان اُس وقت ہوگا جب خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا پیشِ نظر ہوگی اور یہ نہیں کہ ثواب ملتا ہے یا نہیں۔ پھر فرمایا کہ ''اگرچہ یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ۔ (التوبہ: 120)۔ مگر نیکی کرنے والے کو اجر مدّ نظر نہیں رکھنا چاہئے۔ دیکھو اگر کوئی مہمان یہاں محض اس لئے آتا ہے کہ وہاں آرام ملے گا، ٹھنڈے شربت ملیں گے...... تو گویا وہ ان اشیاء کے لئے آتا ہے۔ حالانکہ خود میزبان کا فرض ہوتا ہے کہ وہ حتی المقدور اُن کی مہمان نوازی میں کوئی کمی نہ کرے اور اُس کو آرام پہنچاوے اور وہ پہنچاتا ہے لیکن مہمان کا خود ایسا خیال کرنا اُس کے لئے نقصان کا موجب ہے''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 562-561۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس مہمانوں کو بھی اور میزبانوں کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ کیا اُن کے مقاصد ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ میزبان بھی اپنا فرض ادا کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے یہ فرض ادا کرنے والے ہوں۔ اور مہمان بھی خالصۃً لِلّٰہ اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آنے والے ہوں اور کوئی ذاتی اغراض اُن کے شاملِ حال نہ ہوں۔

بقیہ: **نمازجنازہ** از صفحہ 12

ہوئے تھے۔ آپ کو فرنچ، فلیمش اور انگلش تینوں زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی سے شامل ہوتے تھے۔ تبلیغ کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ قرآن کریم سے بہت محبت تھی اور روزانہ اس کا ترجمہ پڑھتے تھے۔ اسلام احمدیت سے گہری محبت تھی۔ اپنی وفات سے قبل حکومتی اداروں کو ایک وصیت نامہ لکھ کر دیا کہ میری تدفین اسلامی طریق پر ہو جو جماعت احمدیہ کرے نیز قبر پر میرے نام کے ساتھ ''احمدی مسلم'' لکھا جائے۔

(2) مکرم سردار عبدالسمیع صاحب (لاہور)

27 مئی 2013ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے دادا حضرت ڈاکٹر فیض علی صابر صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحوم نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار، دعوت الی اللہ اور نیکی کے سب کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے نافع الناس اور نیک و مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ آپ کو لمبا عرصہ لاہور میں جماعت کی مختلف حیثیتوں سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ مرحوم موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرمہ فرخ نعیم صاحبہ (اہلیہ مکرم نعیم اختر صاحب نائب امیر ضلع وسیکرٹری اصلاح وارشاد۔ راجن پور)

7 مارچ 2013ء کو 39 سال کی عمر میں ایک آپریشن کے دوران وفات پا گئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو راجن پور میں مقامی اور ضلعی صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ بہت خوش اخلاق، ملنسار، غریب پرور، مہمان نواز اور خلافت کی ہر تحریک پر لبیک کہنے والی اطاعت گزار خاتون تھیں۔ آپ کو 2010ء میں تقریباً ایک سو کے قریب سیلاب سے متاثرہ احمدیوں کو اپنے گھر ٹھہرانے اور ان کی خدمت کرنے کی سعادت بھی ملی۔ ہمیشہ مرکزی مہمانوں اور میڈیکل ٹیموں وغیرہ کا قیام بھی انہیں کے گھر ہوتا تھا۔ آپ ان کی خدمت کر کے بہت خوشی محسوس کیا کرتی تھیں۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتیں۔ لجنہ کے اجتماعات یا دیگر پروگراموں پر بھی کھانا تیار کر کے دیا کرتی تھیں۔ غریب بچیوں کے تعلیمی اخراجات پورے کرنے میں ان کی ہر طرح سے مدد کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور اپنی زندگی میں ہی اپنا حصہ جائداد ادا کر چکی تھیں۔

(4) مکرمہ امۃ المنعم صاحبہ (اہلیہ مکرم نعیم احمد صابر صاحب کارکن ایم ٹی اے۔ ربوہ)

(5) عزیزم روحان احمد صاحب (ابن مکرم نعیم احمد صابر صاحب کارکن ایم ٹی اے۔ ربوہ)

29 مئی 2013ء کو اسلام آباد سے ربوہ آتے ہوئے موٹروے پر دونوں ماں بیٹا ایک حادثہ میں وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ بہت دعا گو، ملنسار، رحمدل، اعلیٰ اخلاق کی مالک اور جماعت کی خدمت کرنے والی خاتون تھیں۔ ان کا دس سالہ بیٹا بھی بہت پیارا اور نیک سیرت واقف نو بچہ تھا۔ مرحومہ اپنے حلقہ دارالصدر شمالی (ہدیٰ) میں لجنہ کی سیکرٹری وقف جدید کی حیثیت سے خدمت بجالا رہی تھیں اور اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں والدین اور میاں کے علاوہ ایک پانچ سالہ بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) مکرم محمد ابراہیم صاحب (ابن مکرم فضل دین صاحب درویش قادیان۔ جرمنی)

18 اگست 2013ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ لمبا عرصہ سے جرمنی میں مقیم تھے اور جماعت کے ایک فعال رکن تھے۔ جماعت کے تمام مرکزی اور مقامی پروگراموں میں بڑے شوق سے شامل ہوتے تھے۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(7) مکرم عثمان حیدر صاحب (کینیڈا)

گزشتہ دنوں ٹورانٹو میں وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ (معالج حضرت مصلح موعودؓ) کے نواسے تھے۔ مرحوم اعلیٰ خوبیوں کے مالک، نہایت ملنسار اور صلہ رحمی کرنے والے نیک انسان تھے۔

(8) مکرم چوہدری خالد محمود کاہلوں صاحب (آف چھور مغلیاں نزد سانگلہ ہل)

4 اپریل 2013ء کو 64 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت مخلص، سچے اور شریف النفس انسان تھے۔ دل کے بہت صاف تھے اور کبھی کسی کے خلاف بات نہیں کرتے تھے۔ دوسروں کے کام مفت کر دیتے۔ غریبوں کے ہمدرد اور ہر کسی کا خیال رکھنے والے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(9) مکرم محمد صابر طاہر صاحب (ڈیرہ غازیخان۔ پاکستان)

آپ پاکستان آرمی میں سپاہی تھے۔ 5 مئی 2013ء کو وزیرستان کے علاقہ میں اپنی ڈیوٹی کے دوران دہشت گردوں کا مقابلہ کرتے ہوئے 30 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم ایک بہادر نڈر اور محنتی نوجوان تھے۔ ان کی تدفین فوجی اعزاز کے ساتھ ہوئی جس میں فوج کے افسران کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر از جماعت افراد نے بھی شرکت کی۔ مرحوم نے بوڑھے والدین اور اہلیہ کے علاوہ بھائی بہن یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

زبان کی ابتدا

(Speech Faculty in human)

(ریحانہ صدیقہ بھٹی۔اسلام آباد، پاکستان)

بچہ کی غوں غاں پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ زبان کس طرح وجود میں آئی۔ بچہ عام طور پر جو پہلا لفظ بولتا ہے وہ چار لفظوں کے اس پیٹرن سے بنتا ہے جو کہ تمام دنیا کے بچوں میں مشترک ہے۔وہ چار لفظ یہ ہیں، ما۔ما، با۔با، دا۔دا، ٹا۔ٹا

سائنسدان لمبے عرصہ سے اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ آخر انسان نے زبان کیسے سیکھی ۔ چند سال پہلے (2000-2001ء) میں سائنسدانوں نے ایک جین دریافت کیا جو کہ بولنے کی صلاحیت سے تعلق رکھتا ہے۔ اسے FOXP2 کا نام دیا گیا۔ان کے خیال میں یہ ان بہت سے جینز میں سے ایک ہے جو انسان میں بولنے کی صلاحیت کے ذمہ دار ہیں۔اس جینز میں تبدیلی ہونے کی صورت میں انسان کی بولنے کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ زبان انسانوں اور جانوروں میں ایک واضح تمیز ہے، ورنہ دوسری صورت میں وہ تمام معاشرتی تعلقات جو انسانوں کے درمیان قائم ہیں وہ غیر یقینی ہوجاتے۔

انسانوں کے جینز میں یہ تبدیلی قریباً دو لاکھ سال پہلے آنی شروع ہوئی جو کہ ارتقاء کے مراحل میں آگے کی طرف ایک چھلانگ تھی۔سائنسدانوں کا خیال ہے کہ دس سے ایک ہزار تک جین ہوں گے جو بولنے کی صلاحیت سے تعلق رکھتے ہیں۔لیکن بعض دوسرے سائنسدانوں کو اس سے اختلاف ہے ان کا خیال ہے کہ یہ جین بولنے کی صلاحیت کو بہتر بنانے سے تعلق رکھتا ہے۔کیونکہ جینز میں ہونے والی کوئی بھی تبدیلی انسان کے بولنے کی صلاحیت کو مکمل طور پر ختم نہیں کرتی۔

انسانوں اور بن مانسوں میں فرق:

ایک اہم سوال یہ ہے انسان اپنے کزن بن مانس سے کس طرح مختلف ہے؟ انسان اور بن مانس میں 96فیصد ڈی این اے (DNA) ایک جیسے ہیں۔ بولنے اور سوچنے کی خداداد صلاحیت جو انسانوں میں ہے وہ کسی اور جاندار میں نہیں۔ اور ارتقاء کے مراحل کے دوران یہ ایک واضح ترقی تھی جو انسانوں نے کی۔اگست 2006ء کی ایک رپورٹ کے مطابق سائنسدانوں نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ انہوں نے ڈی این اے (DNA) کا وہ حصہ دریافت کر لیا ہے جو ہمیں بن مانسوں سے جدا کرتا ہے۔موجودہ تحقیق سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ انسان اور بن مانس کے ارتقائی درخت ایک دوسرے سے سات ملین سال پہلے جدا ہوگئے۔

ڈی این اے کا ایک حصہ ایسا ہے جس پر تحقیق کرنے سے ہم اس راز کو پا سکتے ہیں کہ بولنے اور سوچنے کی صلاحیت اس عرصہ میں کس طرح وجود میں آئی۔لیکن کیوں وجود میں آئی؟ اس کا جواب بہر حال کسی کے پاس نہیں۔ ڈی این اے کے اس حصہ میں تبدیلی کی رفتار دوسرے حصوں کے مقابلے میں ستر گنا زیادہ تھی۔ کہتے ہیں کہ یہ ارتقاء انسان کے پیچیدہ ذہن کو وجود میں لانے کے لئے ضروری تھا۔ان جینز کی تلاش کرنا جو انسانی ذہن کو دوسرے جانداروں کے ذہن سے ممتاز بناتے ہیں حیاتیات میں ہونے والی جدید تحقیق کا ایک اہم موضوع ہے۔

سائنسدانوں کے خیال میں جینز کی تلاش ہی مسئلہ کا حل ہے کیونکہ جین کسی جاندار کا بلیو پرنٹ ہوتے ہیں۔ انہوں نے انسانوں، بن مانسوں اور چوہوں کے تین ملین جینز کا موازنہ کیا ہے۔اور اس کے لئے انہوں نے پچاس جگہوں کی نشاندہی کی ہے۔

زبان کا الہام ہونا:

اللہ تعالیٰ سورہ الرحمٰن آیت 5 میں فرماتا ہے: عَلَّمَهُ الْبَيَان ترجمہ: اس نے اسے بیان سکھایا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ’’بعض لوگ اس دھوکہ میں پڑے ہوئے ہیں کہ بولی انسان کی ایجاد ہے...... ماسوا اس کے یہ خیال بھی صحیح نہیں کہ ہر یک بولی انسان کی ہی ایجاد ہے۔ بلکہ بکمال تحقیق ثابت ہے کہ موجد اور خالق انسان کی بولیوں کا وہی خدائے قادر مطلق ہے جس نے اپنی قدرت کاملہ سے انسان کو پیدا کیا اور اس کو اسی غرض سے زبان عطا فرمائی کہ تا وہ کلام کرنے پر قادر ہو سکے۔اگر بولی انسان کی ایجاد ہوتی تو اس صورت میں کسی بچہ نوزاد کو تعلیم کی کچھ بھی حاجت نہ ہوتی بلکہ بالغ ہو کر آپ ہی کوئی بولی ایجاد کر لیتا۔لیکن بہ بداہت عقل ظاہر ہے کہ اگر کسی بچہ کو بولی نہ سکھائی جائے تو وہ کچھ بول نہیں سکتا اور خواہ تم اس بچہ کو یونان کے کسی جنگل میں پرورش کرو۔یا انگلینڈ کے جزیرہ میں چھوڑ دو۔خواہ تم اس کو خط استوا کے نیچے لے جاؤ تب بھی وہ بولی سیکھنے کا محتاج ہوگا۔اور بغیر سکھانے کے بے زبان رہے گا۔‘‘ (براہین احمدیہ جلد چہارم صفحہ 344)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ (سورۃ الرحمان کی آیات 4اور 5 خَلَقَهُ الْإِنْسَان۔ عَلَّمَهُ الْبَيَان یعنی اس نے انسان کو پیدا کیا۔اسے بیان سکھایا کے تحت فرماتے ہیں:

’’بولنے کی قوت کے بارے میں واضح طور پر دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہ خدا نے انسان پر نازل کی جس سے ایک ناگزیر نتیجہ نکلتا ہے کہ پہلی زبان جو انسان نے سیکھی وہ خدا نے خود سکھائی۔اس کی روشنی میں انسان کی قوت گویائی کا معمہ ناقابل فہم نہیں رہتا جیسا کہ دوسری صورت میں نظر آتا ہے۔قوت گویائی انسانوں اور دوسرے جانوروں کے درمیان اتنا واضح فرق ڈالتی ہے جو کہ صرف ارتقاء کے اصولوں سے واضح طور پر نہیں کیا جا سکتا۔تاہم ان میں (ارتقاء کے اصولوں) سے بہت سے مزید واضح کئے جا سکتے ہیں۔لہٰذا قوت گویائی خدائی الہام کے ذریعے اتارا گیا ایک تحفہ ہے۔‘‘

(Revelation, Rationality, Knowledge and Truth, Page 295-296)

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کرلیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔شکریہ

(مینجر)

اک اولوں ماری فاختہ

اک زخمی کونج وہ ڈار کی ہے منزل جس کی دُور
ہے راہ کٹھن اور پر ٹوٹے سو بیٹھی ہے مجبور
کچھ ہاتھ پڑے ہیں اوچھے سے کچھ وار ہوئے بھرپور
اک اولوں ماری فاختہ من زخمی پنڈا چُور

جس کے دل میں جھانکا اس میں پایا کوئی روگ
چِتا میں اپنے اپنے دکھ کی سلگے جائیں لوگ
جیون کا اور دکھ کا دیکھا ہے گہرا سنجوگ
یہ بھی ہے رنجور یہاں پہ وہ بھی ہے رنجور
اک اولوں ماری فاختہ من زخمی پنڈا چُور

چاروں اور سے لپٹیں اٹھیں بھڑک رہی ہے آگ
پیڑوں کی ہر شاخ پہ لٹکے جھوم رہے ہیں ناگ
کتنی کوکھیں چوسیں ان نے کتنے ڈسے سہاگ
ہر گبرو پہ نظریں گاڑے رہے ہیں اس کو گھور
اک اولوں ماری فاختہ من زخمی پنڈا چُور

’’ساجن گر میں جانتی کہ پیت کرے دکھ ہوئے
نگر ڈھنڈورا پیٹتی کہ پیت کرنے نہ کوئے‘‘
من متروں کے طور طریقے دیکھ کبیرا روئے
مورکھ کاہے روئے جگ کا ہے یہ ہی دستور
اک اولوں ماری فاختہ من زخمی پنڈا چُور

مالک تیرے بندوں نے یہ کیسے ظلماں ڈھائے
ایک بنائے مسجد مندر دوجا آن گرائے
کون کھرا ہے کون ہے کھوٹا کوئی جان نہ پائے
اپنی ذات کے نشے میں سب بیٹھے ہیں مخمور
اک اولوں ماری فاختہ من زخمی پنڈا چُور

(امتہ القدوس بیگم مرزا غلام احمد)

عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی

وہ احباب جماعت جو عیدالاضحیٰ پر قربانی مرکزی انتظام کے تحت کروانا چاہتے ہیں، وہ حسب ذیل تفصیل کے مطابق رقم اپنی مقامی جماعت میں بروقت جمع کرادیں تا کہ افریقہ اور دیگر پسماندہ ممالک میں ان کی طرف سے قربانی کا انتظام کرادیا جائے۔

قربانی فی بکرا=90پاؤنڈ

قربانی گائے=300پاؤنڈ (ایک گائے میں 7حصے ہوسکتے ہیں301=7X43)

(ایڈیشنل وکیل المال لندن)

جماعت احمدیہ فرانس کے بائیسویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

(رپورٹ مرتبہ: منصور احمد مبشر۔ناظم پروگرام جلسہ سالانہ فرانس)

جماعت احمدیہ فرانس کا بائیسواں جلسہ سالانہ اپنی دینی روایات کے ساتھ 18,17,16 اگست 2013ء کو جماعت احمدیہ فرانس کے مرکزی مشن ہاؤس Saint Prix کے احاطہ میں منعقد ہوا۔

❁...... جلسہ سالانہ پر آنے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان جمعرات کو ہی آنے شروع ہو گئے تھے۔16 اگست کو مقامی طور پر مربی سلسلہ فرانس مکرم نصیر احمد شاہد صاحب نے خطبہ جمعہ دیا اور نماز پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں جلسہ سالانہ کے حوالے سے مہمانوں، میزبانوں اور کارکنان جلسہ کو نصائح کیں، کارکنان سے تعاون کرنے اور جلسہ کی کامیابی کے لئے دعائیں کرنے کی تلقین کی۔لوکل جمعہ کے بعد MTA پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ براہ راست سنا گیا۔

افتتاحی اجلاس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم اشفاق احمد ربّانی صاحب امیر جماعت احمدیہ فرانس نے ''ایک مثالی احمدی: حضرت مسیح موعودؑ کی نظر میں'' کے موضوع پر افتتاحی تقریر کی۔دوسری تقریر خاکسار منصور احمد مبشر کی تھی جس کا موضوع تھا: ''مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ کی اہمیت''۔

گزشتہ کئی سالوں سے جماعت احمدیہ فرانس کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام بنانے کی توفیق مل رہی ہے کہ جلسہ سالانہ کے ہر سیشن میں دوران سال احمدیت قبول کرنے والے نو مبائعین مختصر سا خطاب کرتے ہیں۔اور ''میں نے احمدیت کیسے قبول کی اور اسے کیسا پایا'' کے موضوع پر اپنے تجربات بیان کرتے ہیں۔نو مبائعین کے یہ خطابات ایک طرف تو پرانے احمدیوں سے نئے بھائیوں کے تعارف کا باعث ہو جاتے ہیں اور دوسری طرف پرانے احمدیوں کے لئے ایمان افروز ثابت ہوتے ہیں۔

امسال بھی پہلے سیشن کے آخر پر مکرم Azzedine Mohim صاحب نے خطاب کیا۔ہمارے یہ نو مبایع بھائی مرکزی مشن سے 343 کلومیٹر دور DIJON شہر سے اپنی فیملی سمیت آئے تھے۔اسی طرح مکرم Marzouk Mehdi صاحب نے خطاب کیا۔ یہ نومبایع بھائی مرکزی مشن سے 736 کلو میٹر دور Cavaillon شہر سے اپنی فیملی سمیت تشریف لائے تھے۔اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور یوں ہمارے جلسہ کا افتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

نماز مغرب اور عشاء سے ایک گھنٹہ قبل حسب روایت احباب جماعت کیلئے سوال و جواب کا ایک دلچسپ پروگرام منعقد کیا گیا۔

❁...... دوسرے دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔اس کے بعد نماز فجر و درس حدیث ہوا۔

بروز ہفتہ 11 بجے جلسہ کا دوسرا سیشن مکرم ابدال ربانی صاحب صدر انصار اللہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔

تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر ''تلاوت قرآن کریم کی اہمیت و برکات'' کے موضوع پر مکرم حافظ عاصم منظور صاحب نے کی۔ دوسری تقریر مکرم مقصود الرحمٰن صاحب نے ''سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم: قیام صلوٰۃ'' اور تیسری تقریر ''لین دین کے متعلق اسلامی تعلیمات'' کے موضوع پر مکرم محمد ادریس صاحب مربی سلسلہ پاکستان نے کی۔اس سیشن کے آخر پر دو نو مبایعین مکرم Abdul Kader Hamzert اور مکرم Abdullah Aziz صاحب نے مختصر تقاریر کیں۔اول الذکر پیرس ریجن سے تھے جبکہ موخرالذکر عراقی نژاد کرد ہیں اور 741 کلومیٹر دور سے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائے تھے۔

پروگرام جلسہ مستورات

(مرتبہ: نزہت عارف نائبہ جلسہ گاہ لجنہ اماء اللہ فرانس)

جماعت احمدیہ فرانس کے بائیسویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جلسہ مستورات کی کارروائی کا آغاز ہفتہ 17 اگست صبح 11:30 پر ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد اجلاس کی پہلی تقریر مکرمہ مسز خالدہ قادر صاحبہ نیشنل سکریٹری تعلیم نے بعنوان ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عفوودرگذر'' کی۔اس تقریر کا فرنچ ترجمہ عزیزہ مہرین حفیظ صاحبہ نے پیش کیا۔ایک نعت کے بعد اجلاس کی دوسری تقریر مکرمہ مسز نزہت عارف صاحبہ نیشنل سیکرٹری تربیت نے ''تربیت اور احمدی عورت کی ذمہ داریاں'' کے موضوع پر کی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات کی روشنی میں اس نکتہ کو سمجھنے کی کوشش کی گئی کہ تربیتی ذمہ داریاں ادا کرنے کے لئے احمدی عورت کا اپنا نمونہ بحیثیت ماں، بیٹی، بہن، ساس، بہووغیرہ کس قدر ضروری اور اہم ہے۔ نیز یہ کہ تربیت کی ذمہ داری ادا ہو ہی نہیں سکتی جب تک ہم خود متقی نہ بنیں۔ متقیوں کا امام بننا ہے تو ضروری ہے کہ پہلے اپنی تربیت کی طرف توجہ ہو۔اس تقریر کا رواں فرنچ ترجمہ مکرمہ مسز انیقہ عبیدالرحمان نے پیش کیا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرمہ مسز قدسیہ وسیم صاحبہ صدر لجنہ فرانس کی تھی جس میں انہوں نے جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد کو حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی روشنی میں بیان کیا۔اس تقریر کا فرنچ ترجمہ مکرمہ مسز نسیم دلانوا صاحبہ نے پیش کیا۔ پروگرام کے اختتام پر تین نو مبایع احمدی بہنوں نے اپنی خوابوں کے ذریعے قبولیت احمدیت کا حال سنایا تو ہر دل گداز ہو گیا۔اور جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔دعا پر اس پروگرام کا اختتام ہوا۔

بروز اتوار جلسے کے اختتام پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں تیار کیا ہوا ترانہ عرب، افریقن اور اردو بولنے والی خواتین کے ایک گروپ کی طرف سے پیش کیا گیا۔ جس میں عربی، اردو اور فرنچ کلام نے سامعین کو مسحور کر دیا اور ہر ایک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مل کر درود بھیجا۔ اس طرح یہ کامیاب اجلاس ختم ہوا۔

الحمدللہ اس جلسہ میں مستورات کی کل حاضری 360 رہی۔جس میں 258 احمدی خواتین، 18 غیر از جماعت مہمان خواتین، 34 ناصرات اور 50 بچے تھے۔اس موقع پر 2 سے 6 سال تک کی عمر کے بچوں کی الگ نگہداشت کا انتظام بھی نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا گیا۔

اس موقع پر مستورات کی طرف سے جماعتی کتب کا اسٹال بھی لگایا گیا جس میں فروخت ہونے والی کتابوں کی تعداد 60 رہی۔ نیز اشیائے خورونوش سے 1150 یورو آمد ہوئی جو مسجد فنڈ کی مدّ میں جمع کروائی گئی۔علاوہ ازیں 300 یورو ہیومینٹی فرسٹ کی مد میں جمع کروایا گیا۔اس موقع پر تمام شعبہ جات نے اپنی اپنی ذمہ داریاں جماعتی روایات کے مطابق احسن طور پر انجام دیں۔الحمدللہ

❁...... جلسہ کا تیسرا اجلاس ہفتہ کے روز بعد نماز ظہر وعصر شروع ہوا۔حسب روایت اس اجلاس میں تمام تقاریر فرنچ زبان میں ہوتی ہیں۔15:00 نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔

تلاوت ونظم کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر ہمارے کومورین نژاد احمدی بھائی مکرم عمر احمد صاحب نے کی۔ان کی تقریر کا عنوان تھا: ''حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم''۔ اس اجلاس کی دوسری تقریر ہمارے الجیرین نژاد مکرم الاسلام ازوآ وصاحب کی تھی جس کا عنوان تھا: ''حضرت خلیفۃ المسیح الخامس: امن عالم کے پیغامبر''۔اس اجلاس کے اختتام پر بھی تین نومبایعین نے مختصر خطاب کیا۔Abdullah Aziz Zairi مراکشی نژاد ہیں اور 738 کلومیٹر دور شہر Nimes سے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائے تھے۔ دیگر دونوں نومبایع بھائی Amadou Dia سینیگالی نژاد اور Goncalves Jihad پرتگالی نژاد پیرس ریجن سے ہی تشریف لائے تھے

❁...... فرنچ سیشن کے بعد شعبہ تبلیغ کے تحت زیر تبلیغ مہمانوں کے لئے مجلس سوال و جواب ہوئی۔اسلام احمدیت سے متعلق سوالات پوچھے گئے۔مکرم مربی سلسلہ فرانس نے جوابات دیئے۔ یہ دلچسپ مجلس ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

❁...... تیسرے دن کا آغاز بھی باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔نماز فجر کے بعد درس حدیث ہوا۔

❁...... 11 بجے جلسہ کا اختتامی اجلاس مکرم امیر صاحب فرانس کی زیر صدارت شروع ہوا۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد تقسیم اسناد ہوئی۔ دو طالبات اور ایک طالب علم کو اسناد پیش کی گئیں۔اس کے بعد تین نومبایعین Nabil nessas الجیرین نژاد، Soma sulyman آئیوورین نژاد اور ایک چیچن نژاد Abu Sultanov نے مختصر تقاریر کیں۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر فرنچ زبان میں مکرم نصر مراد صاحب نے ''زکوٰۃ کی اہمیت و برکات'' کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر مکرم ابدال ربانی صاحب صدر مجلس انصار اللہ فرانس نے ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلی زندگی'' پر کی۔عربی قصیدہ کے بعد اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مربی سلسلہ فرانس نے کی۔آپ کی تقریر کا عنوان ''سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم: تربیت کے اسلوب'' تھا۔اس تقریر میں آپ نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف واقعات کی روشنی میں اس بات کو اجاگر کیا کہ تربیت کس طرح ہوسکتی ہے۔جن امور پر تفصیلی روشنی ڈالی ان میں نماز کی ادائیگی، مسجد کے آداب، نوجوانوں کی تربیت، ہمسایوں سے حسن سلوک، لین دین کے معاملات میں عمدہ اخلاق کا مظاہرہ اور قیام عدل شامل ہیں۔

آخر پر مکرم امیر صاحب نے اختتامی کلمات کہے اور دعا کروائی۔ اس جلسہ کی حاضری 819 رہی۔ ان میں 25 غیر احمدی دوست شامل ہوئے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ امسال کی حاضری تمام جلسہ ہائے سالانہ میں سب سے زیادہ رہی۔سوائے 2004ء کے جلسہ کے جسے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی شمولیت سے برکت بخشی تھی۔

حسب روایت امسال بھی تمام اردو تقاریر کا رواں فرنچ ترجمہ اور تمام فرنچ تقاریر کا رواں اردو ترجمہ کا انتظام کیا گیا تھا تاکہ سب شاملین جلسہ ہر تقریر سے استفادہ کر سکیں۔

امسال بھی شاملین جلسہ کی سہولت کیلئے سٹالز لگائے۔ جماعت کی طرف سے بک سٹال اور فوڈ کے علاوہ ایک سٹال پرائیویٹ طور پر ایک خادم نے لگایا۔

آخر پر تمام قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جلسہ سالانہ کے تمام کارکنان کی خدمات کو شرف قبولیت عطا کرتے ہوئے اپنی جناب سے اجر عطا فرمائے۔اور تمام شاملین جلسہ کو ان سب دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ میں شاملین کے حق میں کی تھیں۔آمین

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے 2013ء

از صفحہ 20

اس کے بعد محترمہ رمشا حسن صاحبہ نے حضرت مسیح موعودؑ کے منظوم کلام میں سے چند اشعار پیش کیے:

نہیں ممکن کہ میں زندہ رہوں تم سے جدا ہو کر
رہوں گا تیرے قدموں میں ہمیشہ خاکِ پا ہو کر

تقسیم اسناد و میڈلز

بعد ازاں حضور انور نے تعلیمی میدان میں نمایاں اعزاز حاصل کرنے والی طالبات میں اسناد تقسیم کیں جبکہ حضرت بیگم صاحبہ نے ان طالبات کو میڈلز پہنائے۔ جن طالبات کو یہ اعزازات حاصل ہوئے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

GCSE میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات: مشل ملیحہ چوہدری، عدیلہ امبر احمد، مائدہ رحمٰن، سدرہ جینی، نتاشہ رحمان بَٹ، ناجیہ احمد، کمال ہادی، شریھان احمد، کنول قریشی، مریم ناہید چوہدری، نادیا بیگ، ماہ رُخ احمد، بریّہ رحمان، مریم ساقی، سائرہ دین، مریم صدیقہ ملک، عظمیٰ نواز، مناہل ندیم، ماریا میر، سدرۃ المنتہیٰ۔

A-Levels یا اس کے برابر کی کلاسز میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات: نایاب احمد، عدیلہ محمود احمد، رمشا طاہر، افشان نصیر، دانیہ قریشی، نائلہ صنوبر منان، لاریب گُل نواز، الیسیا ظفر مرزا، عائشہ احمد۔

مختلف ڈگریز میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کے اسماء: سائمہ کنول افضل، فرزانہ بشیر، سارہ وسیم خان، سوبیا سرور، نوید الفتح ڈوگر، ڈاکٹر مریم سیّدہ ناصر، ہیرا ندیم، سمرۃ الحیّ، ملیحہ ارم، کنزہ بشریٰ، امۃ الشافی، صبح الظفر آمنہ، عائشہ اکرم، سروت مبشر، وجیہہ ملک، فریدہ بانو، عائشہ باسمہ۔

Ph.D. اور دیگر Higher Degrees میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کے نام یہ ہیں: صبا سلام مہر خان، ریحانہ کوثر، نسمہ محمد حافظ ابراہیم۔

12:52 بجے بعد دو پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زنانہ جلسہ گاہ میں مستورات سے براہ راست خطاب فرمایا۔

(اس ایمان افروز خطاب کی تفاصیل اگلے شمارہ میں شائع کی جائیں گی۔انشاءاللہ)

(باقی آئندہ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2013ء

❁......انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ ❁......تقریب آمین۔

❁......مسجد بیت الرحمٰن کے افتتاح اور دورہ کیلگری کی میڈیا میں کوریج، ساڑھے چھ ملین سے زائد افراد تک اسلام احمدیت کے پیغام کی تشہیر۔

کیلگری سے براستہ شکاگو، لندن کے لئے روانگی۔ مسجد فضل لندن میں ورود مسعود۔

(کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

26 مئی بروز اتوار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے ''مسجد بیت النور'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور مختلف ممالک سے موصول ہونے والی فیکسز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

پروگرام کے مطابق دس بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔

دفتری ملاقاتیں

مکرم امیر صاحب کینیڈا اور مکرم نیشنل سیکرٹری جائداد جماعت کینیڈا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کی سعادت حاصل کی اور وینکوور کے مرکزی کمپلیکس کے حوالہ سے بعض امور پیش کر کے رہنمائی حاصل کی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 47 فیملیز کے 198 افراد اور پندرہ احباب نے انفرادی طور پر یعنی کل 213 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کیلگری کے مختلف حلقوں کے علاوہ ایڈمنٹن، سسکاٹون، لائڈمنسٹر اور ٹورانٹو سے آئی تھیں۔ اس کے علاوہ شارجہ سے آنے والے احباب نے بھی شرف ملاقات پایا۔

تقریب آمین

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد بیت النور'' تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 38 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ درج ذیل خوش نصیب بچے اور بچیاں اس تقریب آمین میں شامل ہوئے۔

عزیزم فارس رائے، بجیل محمد رائے، تسلیم احمد، شہزاد محمود، Akif دانیال چوہدری، حنان احمد باسل، ہاشم چوہدری، فاران لبیب حق، Hasan چوہدری، حاذق احمد، عیون احمد، طلحہ احمد عبداللہ، شاہ زور طاہر باجوہ، ہاشم عزیز، عامر حلیم، مبارز احمد انور، تنزیل قادر ناصر، Robeen احمد، فیضان مسرور حق، مرزا فاران احمد، مرزا نعمان احمد۔

عزیزہ Sabeeka جاوید، ایشا رفاقت، ثمرہ منان، سمیرہ شجر، Painda ناصر احمد، سائرہ کنول مبشر، عروسہ احمد، حمدی سعد، سرینہ انس، امۃ الرقیب، Sana Kittur، Maheen تہمیدہ منگلا، عفت رحمان ملک، ادیبہ رحمان ملک، Sameela احمد بھٹی، رداء چوہدری، سارہ گوندل۔

دو بچے جو بھائی تھے ان سے قرآن کریم سنتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لگتا ہے تم دونوں بھائی مربی بن جاؤ گے تمہاری دونوں کی آواز بڑی اچھی ہے۔

بعد ازاں دو بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

❁......❁......❁

❁......پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد بیت النور'' میں تشریف لائے۔ جہاں کینیڈا میں خدمات بجالانے والے مبلغین کرام نے ایک گروپ کی صورت میں اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے از راہ شفقت سب کو شرف مصافحہ بخشا اور گفتگو فرمائی۔

❁......اس کے بعد ڈیوٹی دینے والے خدام نے گروپ کی صورت میں اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا اور بعد ازاں ہر ایک نے مصافحہ کی سعادت بھی حاصل کی۔

❁......MTA کینیڈا کے کارکنان اور والنٹیئرز نے بھی اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوائی اور مصافحہ کا شرف پایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

❁......امیر صاحب کینیڈا، نیشنل سیکرٹری جائداد اور صدر جماعت سسکاٹون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دفتری ملاقات کی سعادت حاصل کی اور سسکاٹون میں نئی تعمیر ہونے والی مسجد کے نقشہ جات پیش کر کے رہنمائی اور ہدایات حاصل کیں۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ 32 فیملیز کے 152 افراد اور گیارہ احباب نے انفرادی طور پر یعنی مجموعی طور پر 163 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

حضور انور نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ آج شام کے اس سیشن میں کینیڈا کی جماعتوں لائڈمنسٹر، سسکاٹون، کیلگری، مانٹریال اور ٹورانٹو کی جماعتوں کے علاوہ امریکہ سے آنے والے احباب نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے نو بجے تک جاری رہا۔

❁......اس کے بعد صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا نے دفتری ملاقات کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مختلف امور پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔

❁......بعد ازاں ایڈیشنل وکیل التبشیر (لندن) نے دفتری ملاقات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مختلف معاملات پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔

❁......سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر سے باہر تشریف لائے اور جماعت کے مرکزی کچن کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ شام کے لئے جو کھانا پکا ہوا تھا اس کا جائزہ لیا۔ کارکنان سے گفتگو فرمائی اور شرف مصافحہ سے نوازا۔

ایک خادم نے عرض کیا کہ میں نے پیاز کاٹے ہیں، میرے ہاتھوں کو پیاز لگے ہوئے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت اس خادم کی گردن پر ہاتھ رکھ کر اسے پیار سے نوازا۔

بعد ازاں حضور انور مسجد کے بیرونی احاطہ میں تشریف لے آئے جہاں کھانا کھانے کے لئے مرد احباب کی اور خواتین کی علیحدہ علیحدہ مارکی لگی ہوئی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت ان مارکیز کا بھی معائنہ فرمایا۔ اس موقع پر کارکنان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد مسجد کے اس بیرونی احاطہ میں جمع تھی۔ ایک طرف مرد احباب تھے اور دوسری طرف خواتین تھیں۔ مرد احباب بڑے پُر جوش طریق سے نعرے بلند کر رہے تھے۔ سبھی کے ہاتھ بلند تھے اور السلام علیکم حضور! کی آوازیں ہر طرف سے آرہی تھیں۔ خواتین اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ آج کیلگری میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قیام کا آخری دن تھا۔ اس لئے ہر کوئی ان مبارک اور بابرکت لمحات سے فیضیاب ہو رہا تھا اور اپنے پیارے آقا کے چہرہ مبارک کا دیدار کر رہا تھا۔ بعض احباب نے شرف مصافحہ بھی حاصل کیا۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے احباب کے درمیان رونق افروز رہے اور از راہ شفقت بعض احباب سے گفتگو بھی فرمائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''مسجد بیت النور'' میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

☆......☆......☆

مسجد بیت الرحمٰن کے افتتاح اور دورہ کیلگری کی میڈیا کوریج

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امریکہ کی طرح یہاں کینیڈا کے سفر میں بھی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ کئی ملینز لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ وینکوور میں مسجد بیت الرحمٰن کے افتتاح کے موقع پر بڑے وسیع پیمانہ پر میڈیا اور پریس نے کوریج دی۔ اسی طرح یہاں کیلگری میں کینیڈا کے نیشنل TV چینل CBC اور بعض دوسرے TV چینلز اور ریڈیوز اور اخبارات کے نمائندوں نے مشن ہاؤس آکر حضور انور کے انٹرویوز لئے اور پھر ان کی بڑے وسیع پیمانہ پر کوریج دی۔

ٹیلی وژن:

☆ **وینکوور:**

نیٹ ورک	کوریج (تعداد افراد)
CBC - BC News	1.5 ملین افراد
CTV-National News	2.2 ملین افراد
Global-Provincial News	6 لاکھ افراد
Joy TV - Local News	30 ہزار افراد
Radio-Canada(CBC French) National News	4 لاکھ افراد

☆ **کیلگری:**

نیٹ ورک	کوریج (تعداد افراد)
CBC Calgary - Interview	4 لاکھ 50 ہزار افراد
CTV Calgary	3 لاکھ 10 ہزار افراد
Omni TV - National	9 لاکھ افراد

☆ **اس طرح مجموعی طور پر ٹیلی وژن کے ذریعہ مسجد بیت الرحمٰن کے افتتاح اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے انٹرویوز کی خبریں 6.39 ملین افراد تک پہنچیں۔**

ریڈیو:

☆ 5 ریڈیو سٹیشنز نے افتتاحی تقریب کو کوریج دی، ان ریڈیو سٹیشنز کے سننے والے 11 لاکھ افراد ہیں۔

☆ ایک ریڈیو نے کیلگری پریس کانفرنس کو کوریج دی، اس ریڈیو سٹیشن کے ذریعے 60 ہزار افراد تک پیغام پہنچا۔

☆ **اس طرح ریڈیو کے ذریعے کل 11 لاکھ 60 ہزار افراد تک پیغام پہنچا ہے۔**

اخبارات:

☆ 11اخبارات نے افتتاحی تقریب پر مبنی آرٹیکل شائع کئے۔ ان اخبارات کو پڑھنے والوں کی تعداد 7لاکھ 53ہزار ہے۔

☆ ایک اخبار نے کیلگری وزٹ پر دو آرٹیکل شائع کئے۔ اس اخبار کو پڑھنے والوں کی تعداد 3لاکھ ہے۔

☆ **اس طرح ان اخبارات کے ذریعے ایک ملین افراد تک پیغام پہنچا۔**

☆ **مجموعی طور پر الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ مسجد بیت الرحمن وینکوور کے افتتاح اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کیلگری میں انٹرویوز کی کوریج کل 8.55ملین افراد تک پہنچی۔**

کیلگری ہیرالڈ (Calgary Herald) نے 26مئی 2013ء کو درج ذیل خبر شائع کی:

"کیلگری کے دورہ کے دوران عالمی مسلم رہنما کا حالیہ ہونے والی دہشتگردی کے حملوں پر سخت مذمت کا اظہار

ہفتہ کے روز عالمی مسلمان رہنما نے حال ہی میں اسلام کے نام پر ہونے والے دہشتگردی کے واقعات کی سخت مذمت کی ہے۔ وہ اپنے ساتھ کیلگری کیلئے امن کا پیغام لائے ہیں۔

احمدیہ مسلم جماعت کے روحانی رہنما مرزا مسرور احمد نے کہا کہ برطانوی فوجی کا قتل، میراتھن دوڑ میں ہونے والے دھماکے اور Via ریل میں دھماکوں کی سازش اسلام کی اصل تعلیمات کے برعکس غلط پیغام دیتے ہیں۔

مسجد بیت النور میں انہوں نے ہمارے رپورٹرز کو بتایا کہ ہم اسلام کا حقیقی پیغام پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں جو کہ امن، محبت اور ہم آہنگی پر مشتمل ہے۔

جماعت احمدیہ دیگر مسلمانوں کی نسبت ایک اقلیتی فرقہ ہے جس پر ان کے عقائد کی بنیاد پر مظالم کئے جا رہے ہیں۔ ان کے بعض عقائد عام مسلمانوں کے عقائد سے مطابقت نہیں رکھتے۔

بعض رپورٹوں کے مطابق 25ہزار سے 50ہزار تک کی تعداد میں احمدی کینیڈا میں آباد ہیں جن میں سے بیشتر کیلگری، وینکوور اور ٹورانٹو کے شہری علاقوں میں ہیں۔

ہفتہ کے روز مرزا مسرور احمد صاحب نے شدت پسند مسلمانوں کی طرف سے کئے جانے والے حملوں کو امن کی راہ میں رکاوٹ کہا ہے۔

مرزا مسرور احمد صاحب نے کہا ہے کہ ہم ہمیشہ سے شدت پسندی کی مذمت کرتے آئے ہیں اور اسی طرح ہمیشہ سے امن کا پیغام دیتے آئے ہیں۔

جنوبی امریکہ کے ایک بڑے شہر کیلگری کی میئر ناہید Nenshi صاحب نے بھی اس روحانی رہنما سے ملاقات کی۔ خلیفۃ المسیح جو لندن میں رہائش پذیر ہیں قبل ازیں دو مرتبہ کیلگری آچکے ہیں۔ 2008ء میں انہوں نے اعلیٰ سطح کے سیاستدانوں اور مذہبی رہنماؤں کی موجودگی میں کیلگری کے شمال مشرقی کنارہ پر ایک بہت بڑی مسجد بیت النور کا افتتاح کیا تھا۔

48ہزار فٹ کی بلندی پر واقع یہ مسجد کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد کہلاتی ہے اور دنیا کی بہترین مساجد میں اس کا شمار ہوتا ہے۔"

27مئی بروز سوموار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے مسجد بیت النور میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

کیلگری سے روانگی

آج پروگرام کے مطابق کیلگری (Calgary) سے براستہ شکاگو، لندن (برطانیہ) کے لئے روانگی تھی۔

اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی احباب جماعت مرد و خواتین، بچے، بچیاں اور بوڑھے، جوان مسجد کے بیرونی احاطہ میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ ایک بہت بڑی تعداد اپنے آقا کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھی۔ بڑے رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آرہے تھے۔ بڑے بھی اور چھوٹے بھی، مرد بھی اور خواتین بھی سبھی کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی تھیں۔ اداس چہرے ان کے جذبات کی عکاسی کر رہے تھے۔ اب وہ گھڑی آ پہنچی تھی اور وہ لمحات ان کے سامنے تھے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان کے درمیان سے رخصت ہونے والے تھے۔

سوا نو بجے صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور مسجد کے بیرونی احاطہ میں پہنچے تو ہزاروں ہاتھ فضا میں بلند ہو گئے۔ نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوئے اور السلام علیکم حضور! کی آوازیں ہر طرف سے آنے لگیں۔ حضور انور اپنے ان عشاق کے قریب چلے گئے اور ہر ایک کے پاس سے گزرے، ہر ایک شرف دیدار سے فیضیاب ہوتا رہا۔ ہر کوئی اپنے کیمرہ سے تصاویر بنا رہا تھا۔

نو بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی اور قافلہ کیلگری کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوا۔ جب حضور انور کی گاڑی مسجد کے بیرونی گیٹ سے باہر نکل رہی تھی تو سبھی کے ہاتھ بلند تھے، احباب نے دعاؤں اور محبت و فراق کے جذبات اور آنسوؤں سے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔ ہر طرف سے السلام علیکم حضور! فی امان اللہ اور خدا حافظ کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔

پولیس کی گاڑیاں اور موٹر سائیکل قافلہ کو Escort کر رہے تھے۔ پولیس کی ایک گاڑی آگے تھی اور اس سے آگے تین سے چار پولیس کے موٹر سائیکل تھے۔ پھر دس سے پندرہ موٹر سائیکل دائیں بائیں Lane میں اس طرح چل رہے تھے کہ جہاں ضرورت پڑتی راستہ بلاک کر دیتے۔ موٹروے سے Join کرنے والی تمام سڑکوں پر پولیس نے راستہ بلاک کیا۔ یہ سارا انتہائی اعلیٰ لیول کا پروٹوکول جو صرف سربراہان مملکت کو دیا جاتا ہے کینیڈا حکومت کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مہیا کیا گیا۔

نو بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی جس جگہ آکر رکی وہ خصوصی طور پر پولیس کے کنٹرول میں تھی۔ پولیس پہلے سے ہی وہاں ڈیوٹی پر متعین تھی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے ایئرپورٹ سٹاف اور یونائیٹڈ ایئرلائن کے آفیسرز نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور اپنے ساتھ ایئرلائن کے سپیشل لاؤنج میں لے گئے۔ لاؤنج میں جانے سے قبل حضور انور نے امیر صاحب کینیڈا اور دیگر جماعتی عہدیداران کو جو ایئرپورٹ تک ساتھ آئے تھے۔ شرف مصافحہ سے نوازا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔

دس بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔ یونائیٹڈ ایئرلائن کی پرواز UA6253 اپنے وقت پر گیارہ بجکر بیس منٹ پر کیلگری سے شکاگو (امریکہ) کے لئے روانہ ہوئی۔ مکرم منعم نعیم صاحب نائب امیر یوایس اے جو یونائیٹڈ ایئرلائن کے وائس چیئرمین بھی ہیں ایک روز قبل امریکہ سے اس سفر کے انتظامات کے لئے کیلگری پہنچے تھے اور آج اس سفر میں قافلہ کے ساتھ تھے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر تنویر احمد صاحب جو پہلے دن سے ہی قافلہ کے ساتھ ڈیوٹی پر ہیں اور اعجاز احمد خان صاحب فوٹوگرافر بھی اس سفر میں ساتھ تھے۔

کیلگری سے شکاگو تک قریباً سوا تین گھنٹے کی فلائٹ تھی۔ چھوٹا روٹ ہونے کی وجہ سے جہاز بھی بڑا نہیں تھا۔ سبھی احباب قریب ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ دوران سفر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت قافلہ کے ممبران کے پاس دو تین مرتبہ تشریف لائے اور گفتگو بھی فرمائی اور اپنے کیمرہ سے ویڈیو بھی بنائی۔ مکرم منعم نعیم صاحب (وائس چیئرمین یونائیٹڈ ایئرلائن) سے بھی ایئرلائن اور اگلے سفر کے حوالہ سے گفتگو فرمائی۔

ایئرلائن کے کیپٹن Crew سے یہ اعلان بھی کیا گیا کہ آج ہماری اس فلائٹ میں احمدیہ کمیونٹی کے ہیڈ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب سفر کر رہے ہیں۔ ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

دوران سفر Crew کی ایک ممبر خاتون حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس آئی اور اس کے ہاتھ میں اخبار Calgary Herald کا شمارہ تھا۔ جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور میئر کیلگری کی ملاقات کی تصویر شائع ہوئی تھی اور ساتھ آرٹیکل بھی شائع ہوا تھا۔

Crew کی اس ممبر نے بتایا کہ میں سوچ رہی تھی کہ آج ہمارے جہاز میں ایک بڑی شخصیت سفر کرنے والی ہے۔ میں تعارف حاصل کرنا چاہتی تھی کہ میں نے یہ اخبار دیکھا اور اس میں حضور انور کی تصویر بھی دیکھی اور یہ آرٹیکل بھی پڑھا ہے۔ جس میں حضور انور نے برٹش سولجر پر حملہ، بوسٹن میراتھن اٹیک اور Rail Bomb Plot کی مذمت کی ہے۔

چنانچہ اس نے یہ اخبار حضور انور کو دکھایا اور اس اخبار پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستخط بھی کروائے۔

شکاگو ایئرپورٹ پر ورود مسعود

تین گھنٹے بیس منٹ کے سفر کے بعد شکاگو (امریکہ) کے مقامی وقت کے مطابق تین بجکر چالیس منٹ پر حضور انور کا جہاز شکاگو کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا۔ (شکاگو کا وقت کیلگری کے وقت سے ایک گھنٹہ آگے ہے)

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز سے باہر تشریف لائے تو ایئرلائن کے سٹاف افسران نے ایک خصوصی انتظام کے تحت حضور انور کا استقبال کیا۔ مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب نائب امیر یوایس اے نے بھی حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ مکرم منعم نعیم صاحب کی اہلیہ اور بچے بھی موجود تھے۔ ان کی اہلیہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرلائن کے خصوصی لاؤنج میں تشریف لے آئے جہاں دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔

پونے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ مکرم خرم فواد صاحب صدر جماعت Oshkosh، مکرم انعام الحق کوثر صاحب مبلغ سلسلہ شکاگو، مکرم ڈاکٹر مسعود قاضی صاحب صدر جماعت شکاگو ویسٹ، مکرم عبدالکریم صاحب (افریقن امریکن) صدر جماعت شکاگو ایسٹ اور مکرم ڈاکٹر انوار احمد صاحب شکاگو بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہنے کے لئے ایئرپورٹ پر پہنچے تھے۔ ان احباب نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے لاؤنج میں ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان جماعتی عہدیداران سے مختلف جماعتی امور کے حوالہ سے گفتگو فرمائی۔ شکاگو ایسٹ کی جماعت اپنے مشن ہاؤس اور مسجد صادق کی توسیع کے لئے ساتھ والے قطعہ زمین اور اس میں تعمیر شدہ عمارت کے حصول کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ حضور انور نے اس بارہ میں صدر صاحب شکاگو ایسٹ عبدالکریم صاحب کو ہدایات دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مبلغ سلسلہ شکاگو مکرم انعام الحق کوثر صاحب کو دوبارہ ہدایت دی کہ ابتدائی احمدی دوست Charles Francis Sievwright جن کی قبر کے بارہ میں آپ نے بتایا تھا لاس اینجلیز کے قبرستان میں موجود ہے، ان کی نسل کو تلاش کریں۔ اس کا کھوج لگائیں۔ حضور انور نے فرمایا اس بارہ میں پوری کوشش ہونی چاہئے۔

حضور انور نے صدر جماعت شکاگو ایسٹ عبدالکریم صاحب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے امریکہ میں بیعت کرنے والے پرانے ابتدائی افریقن امریکن احمدیوں کی اولادوں کے بارہ میں پتہ کرنا تھا۔ اس بارہ میں کوشش کریں اور ان کا کھوج لگائیں اور اپنے رابطے بحال کریں۔

شکاگو سے لندن روانگی کا وقت قریب آرہا تھا۔ ان سبھی احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ کیلگری سے شکاگو تک ساتھ آنے والے احباب مکرم ڈاکٹر تنویر احمد صاحب اور اعجاز احمد خان صاحب نے بھی شرف مصافحہ پایا۔

پانچ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک خصوصی پروٹوکول انتظام کے تحت سب سے پہلے جہاز پر سوار ہوئے۔

شکاگو سے لندن کے لئے روانگی اور مسجد فضل لندن آمد

یونائیٹڈ ایئرلائن کی فلائٹ UA928 اپنے وقت کے مطابق چھ بجکر پچیس منٹ پر شکاگو (Chicago) کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے لندن (برطانیہ) کے ہیتھرو ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئی۔

سوا آٹھ گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد برطانیہ کے مقامی وقت کے مطابق بروز منگل 28 مئی کی صبح آٹھ بج کر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جہاز ہیتھرو ایئرپورٹ لندن پر اترا۔

ایک خصوصی انتظام کے تحت ایئرپورٹ کے ایک پروٹوکول آفیسر نے جہاز کے دروازہ پر حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے اور اسی لاؤنج میں امیگریشن آفیسر نے آکر پاسپورٹ دیکھے۔

اسی لاؤنج میں جماعتی عہدیداران مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج یوکے، مکرم ناصر احمد خان صاحب نائب امیر یوکے، مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مبلغ انچارج غانا، مکرم اخلاق انجم صاحب (وکالت تبشیر)، مکرم ظہور احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم وسیم احمد چوہدری صدر مجلس انصاراللہ یوکے، مکرم مرزا وقاص احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے، مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص) نے اپنے سیکیورٹی سٹاف کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

قریباً نصف گھنٹہ یہاں قیام کے بعد نو بجے مسجد فضل لندن کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً پونے دس بجے صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد فضل لندن تشریف آوری ہوئی۔ جہاں احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں نے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ مسجد فضل کے بیرونی احاطہ کو جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

☆......☆......☆

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے امریکہ اور کینیڈا کے اس سفر کے دوران حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا العالی کے علاوہ جن افراد کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے قافلہ میں شمولیت کی سعادت عطا ہوئی ان کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (ایڈیشنل وکیل المال لندن)، مکرم عابد وحید خان صاحب (انچارج پریس ڈیسک لندن)، مکرم بشیر احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم محمد احمد ناصر صاحب (نائب افسر حفاظت خاص)، مکرم ناصر سعید صاحب (عملہ حفاظت خاص)، مکرم سخاوت علی باجوہ صاحب (عملہ حفاظت خاص)، مکرم خالد محمود اکرم صاحب (عملہ حفاظت خاص)، خاکسار عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)۔

علاوہ ازیں مکرم عمیر علیم صاحب انچارج شعبہ مخزن تصاویر (لندن) کینیڈا سے قافلہ کے ساتھ شامل ہوئے۔

MTA انٹرنیشنل لندن کی درج ذیل ٹیم بھی امریکہ اور کینیڈا میں سفر کے دوران قافلہ کا حصہ رہی۔

مکرم منیر عودہ صاحب (ڈائریکٹر پروڈکشن)، سید عمر سفیر صاحب، توقیر مرزا صاحب، غالب خان صاحب، سلمان پٹیل صاحب اور آصف ہادی صاحب۔

مکرم ڈاکٹر تنویر احمد صاحب امریکہ اور کینیڈا کے سفر کے دوران ہمہ وقت صبح سے شام تک قافلہ کے ساتھ ڈیوٹی پر رہے۔

''الاسلام ویب سائٹ'' ٹیم کے ایک ممبر اعجاز احمد خان صاحب بھی امریکہ اور کینیڈا کے سفر کے دوران ہمہ وقت بطور فوٹوگرافر اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

لندن سے لاس اینجلیز، لاس اینجلز سے وینکوور اور پھر کیلگری سے شکاگو اور شکاگو سے لندن تک کا سفر بذریعہ یونائٹڈ ایئر لائن ہوا۔ اس سفر کے انتظامات کرنے کی سعادت مکرم منعم نعیم صاحب (وائس چیئرمین یونائیٹڈ ایئرلائن) نائب امیر جماعت یو ایس اے کے حصہ میں آئی۔ آپ اس تمام سفر کے دوران قافلہ کے ساتھ رہے اور واپس لندن تک قافلہ کے ساتھ آئے اور جملہ انتظامات اپنی نگرانی میں کروائے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

☆......☆......☆......☆......☆

نماز جنازہ

مؤرخہ 5 جون 2013ء بروز بدھ بمقام مسجد فضل لندن قبل نماز ظہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل دو مرحومین کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

(1) مکرم محمد ناظم خان غوری صاحب MBE (ابن مکرم عبدالحمید خان غوری صاحب۔ لندن)

4 جون کو 83 سال کی عُمر میں وفات پا گئے ہیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ 17 سال کی عُمر میں ایبٹ آباد سے نیروبی (مشرقی افریقہ) گئے جہاں ان کی شناسائی مکرم و محترم شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ سلسلہ کے ساتھ ہوئی اور اگلے ہی سال 18 سال کی عمر میں بیعت کی سعادت پائی۔ کینیا میں قیام کے دوران خُدام الاحمدیہ کے سرگرم رُکن رہے اور احمدیہ ہاکی ٹیم نیروبی کے کیپٹن بھی رہے۔ 1968ء میں کینیا سے یوکے شِفٹ ہو گئے، اور یہاں آکر بھی آپ نے جماعت کے ساتھ گہری وابستگی جاری رکھی اور جماعتی سطح پر مختلف حیثیتوں میں اعلیٰ خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے آپ کو مُسلم ٹائیگر احمدیہ ہاکی کلب (MTA) کا مینیجر مقرر فرمایا۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی مجالس سوال و جواب کی میزبانی کا شرف بھی حاصل رہا۔ اس کے علاوہ خُدام الاحمدیہ، انصاراللہ اور یوکے جماعت کی نیشنل عاملہ میں بھی خدمات بجالانے کی توفیق ملتی رہی۔ آپ کو سلسلہ کی خدمات کے ساتھ ساتھ مُلکی سطح پر بھی کارہائے نمایاں بجا لانے کی توفیق مِلی۔ آپ کو متعدد ایوارڈز سے نوازا گیا جن میں MBE کا اعزاز سب سے نمایاں ہے جو 1998 میں ملکہ برطانیہ نے عطا کیا۔ آپ بہت اعلیٰ ظرف کے انسان تھے۔ انتہائی مُخلص، غریبوں کا خیال رکھنے والے ہمدرد اور بہترین سوشل ورکر تھے جس کا اعتراف بعض کونسلوں نے کیا اور ان کو ایوارڈز دیئے۔ آپ انتہائی نیک، نماز و روزہ کے پابند، خلافت کے شیدائی اور فرمانبردار خادم سلسلہ تھے۔

(2) مکرم اعجاز احمد صاحب (ابن مکرم چوہدری نیاز احمد صاحب آف اچھرہ لاہور۔ حال شرلے، یوکے)

30 رمئی کو لمبی علالت کے بعد 51 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ 1987ء سے یوکے میں مقیم تھے۔ بہت نیک اور خوش اخلاق تھے۔ صحت کی حالت میں جماعتی کاموں خصوصاً وقارعمل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کا جنازہ تدفین کے لئے ربوہ لے جایا جائے گا۔

نماز جنازہ حاضر کے علاوہ حضور انور نے درج ذیل سات مرحومین کی **نماز جنازہ غائب** بھی پڑھائی۔

(1) مکرمہ امتہ القیوم ناصرہ صاحبہ (اہلیہ مکرم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری مرحوم۔ جرمنی)

22 مئی 2013ء کو قریباً 80 سال کی عمر میں جرمنی میں وفات پا گئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت میاں عبدالعزیز صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ آپ کو نوجوانی میں ہی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین مبارکہ کی صحبت سے فیضیاب ہونے کی توفیق ملی۔ 1950ء میں شادی کے بعد اپنے شوہر کے ہمراہ سیرالیون جا کر وہاں بو (Bo) شہر کی جماعت میں لجنہ اور ناصرات الاحمدیہ کے قیام کے سلسلہ میں خدمت کی سعادت ملی۔ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا بھی خاص خیال رکھتیں۔ 15 سال نصرت گرلز سکول میں تدریس کے فرائض بھی سرانجام دیتی رہیں۔ آپ بہت نیک، عبادت گزار، کثرت سے صدقہ و خیرات کرنے والی اور مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی شفیق اور ملنسار خاتون تھیں۔ قرآن کریم سے گہرا شغف اور محبت تھی۔ دوسروں کو بھی قرآن کریم اور اس کا ترجمہ سکھانے کے لئے کوشاں رہتیں۔ خلافت سے گہری وابستگی، اخلاص اور عشق کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں 6 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرمہ امتہ الحئی احمد صاحبہ نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی کی والدہ تھیں۔

(2) مکرم راجہ سلیم احمد صاحب (ابن مکرم ماسٹر ضیاء الدین ارشد صاحب شہید۔ مانچسٹر)

23 دسمبر 2012ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو فرقان فورس میں خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کو دعوت الی اللہ۔ چندوں میں بھی حسب توفیق حصہ لیتے۔ آپ ایک نیک، مخلص اور امانت دار انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 7 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرمہ شگفتہ نسرین صاحبہ (اہلیہ مکرم مقبول احمد امینی صاحب۔ دارالنصر غربی ربوہ)

15 جنوری 2013ء کو 59 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ بہت نیک، پاکباز، نفیس، ملنسار، مالی قربانی کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔ جماعتی اجلاسات میں ہمیشہ بڑی باقاعدگی سے شمولیت اختیار کرتیں اور جماعتی کاموں کو بڑی ذمہ داری سے سرانجام دیا کرتی تھیں۔ جماعت اور خلیفۂ وقت سے بڑی محبت اور عقیدت رکھتی تھیں۔ آپ کی آواز بہت اچھی تھی اور اکثر درثمین کے اشعار خوش الحانی سے پڑھا کرتی تھیں۔

(4) مکرم سید دلبر حسین شاہ صاحب (ابن مکرم سید طالب حسین شاہ صاحب۔ تبہ بوٹے شاہ گجرات)

19 فروری 2013ء کو 89 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے میٹرک پاس کر کے پولیس میں ملازمت اختیار کی اور 1980ء میں پولیس انسپکٹر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ 1946ء میں آپ کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ پنج وقتہ نمازوں کے پابند اور چندوں میں باقاعدہ تھے۔ ہمیشہ دوسروں کو نماز کی تلقین کیا کرتے تھے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں کسی قسم کی گستاخی برداشت نہیں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ان کی شان میں گستاخی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی ہے۔ اپنے گاؤں میں غیر از جماعت احباب کی مساجد کے لئے بھی باقاعدگی سے کچھ نہ کچھ رقم دیا کرتے تھے۔

(5) مکرمہ ناصرہ بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم سلطان احمد صاحب مرحوم۔ دارالعلوم جنوبی ربوہ)

15 مارچ 2013ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، مالی قربانی کرنے والی بہت سادہ، پُروقار طبیعت کی مالک، نیک اور باوفا خاتون تھیں۔ آپ ایک مثالی بیوی، بہو، ماں اور ساس تھیں۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا جنون کی حد تک شوق تھا اور خلافت سے گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ آپ کینسر اور فالج کی مریضہ تھیں۔ بڑی بہادری کے ساتھ لمبا عرصہ بیماری کا مقابلہ کرتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(6) مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب۔ احمد نگر، ربوہ)

16 فروری 2013ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت شادی خان صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ آپ کے شوہر مکرم عبدالقدیر صاحب کو خلافت ثانیہ اور خلافت ثالثہ کے دور میں بحیثیت باڈی گارڈ خدمت کا موقع ملا۔ مرحومہ پنجگانہ نمازوں کا باقاعدہ التزام کرنے والی اور نمایاں مالی خدمت کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

(7) مکرم چوہدری محمود احمد باجوہ صاحب (ربوہ)

9 جنوری 2013 کو 77 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو خلافت ثانیہ کے دور میں بیعت کی سعادت حاصل ہوئی۔ پاکستان ایئرفورس میں لمبا عرصہ وارنٹ آفیسر کے طور پر کام کیا۔ 1972ء اس ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد کویت منتقل ہو گئے اور وہاں اپنا گھر نماز سنٹر کے لئے پیش کیا۔ 1984ء میں پاکستان واپسی پر محلّہ دارالعلوم غربی میں بطور سیکرٹری تحریک جدید، نائب صدر محلّہ، سیکرٹری امور عامہ اور زعیم انصاراللہ محلّہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ 1992ء سے وکالت وقف نو میں بطور رضاکار خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر سے نوازے۔ آمین

....

......بتاریخ 6 جون 2013 بروز جمعرات بمقام مسجد فضل لندن بوقت 11:30 بجے صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے **مکرم حکیم محمد اسحاق ظفر صاحب (ربوہ۔ حال مقیم لندن) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔** آپ 23 مئی 2013ء کو 62 سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ طبیہ کالج ربوہ کے فارغ التحصیل تھے۔ پشاور اور ربوہ میں حکمت کی پریکٹس کرتے رہے۔ 2012ء میں یوکے آ گئے تھے۔ مرحوم غریب پرور، محنتی، نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ حاضر کے علاوہ حضور انور نے درج ذیل مرحومین کی **نماز جنازہ غائب** بھی پڑھائی۔

(1) مکرم فاس قیصر سفیر صاحب (FAES CASER SAFIR) (بیلجیئم)

آپ گزشتہ دنوں وفات پا گئے اور 5 مئی 2013ء کو بیلجیئم میں تدفین ہوئی۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بیلجئین تھے اور 2001ء میں خود تحقیق کر کے جماعت میں شامل

باقی صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
15 London Rd, Morden SM4 5HT
0044 20 3609 4712

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2013ء

- جرمن مہمانوں کے ساتھ منعقدہ خصوصی پروگرام میں حضور ایدہ اللہ کا 'اسلام میں خدا تعالیٰ کے تصوّر' کے موضوع پر سورۃ فاتحہ میں مذکور صفات الٰہیہ کی روشنی میں بصیرت افروز خطاب۔
- میسیڈونیا کے ممبر پارلیمنٹ کی حضور انور سے ملاقات اور جماعت کے لئے نیک جذبات کا اظہار۔
- جرمنی کے مختلف کالجز اور یونیورسٹیز کی طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ نشست اور مجلس سوال و جواب۔

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

29 جون بروز ہفتہ 2013ء (حصہ دوم)

بعد ازاں دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

جرمن مہمانوں کے ساتھ خصوصی پروگرام میں حضور انور کی تشریف آوری

پروگرام کے مطابق چار بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمن مہمانوں کے ساتھ ایک پروگرام میں شرکت کے لئے مردانہ جلسہ گاہ تشریف لائے۔ جرمنی کے مختلف شہروں اور علاقوں سے آنے والے جرمن مہمانوں کے ساتھ یہ پروگرام کچھ وقت پہلے سے جاری تھا۔

اس پروگرام میں شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد 1290 تھی۔ جرمنی کے علاوہ دیگر مختلف چالیس ممالک اور اقوام سے تعلق رکھنے والے لوگ اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ ممالک کے نام درج ذیل ہیں۔

میسیڈونیا، مراکش، نائیجر، عرب، ترکی، رشیا، بلغاریہ، البانیا، بوزنیا، مالٹا، اسٹونیا، ہنگری، آئس لینڈ، سپین، بیلجئم، فرانس، امریکہ، یوکے، ہالینڈ، نیپال، Bahama، صومالیہ، ایتھوپیا، انڈیا، سری لنکا، پاکستان، بنگلہ دیش، آسٹریا، سوئٹزرلینڈ، ایران، عراق، سیریا وغیرہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد پر اس پروگرام کا آخری سیشن تلاوت قرآن کریم اور اس کے جرمن ترجمہ کے ساتھ شروع ہوا۔

بعد ازاں چار بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

'اسلام میں خدا تعالیٰ کے تصوّر' کے موضوع پر حضور انور کا خطاب

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سب سے پہلے میں اپنے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جو جلسہ سالانہ کے موقع پر یہاں تشریف لائے۔ یہ تقریب جس میں آج مجھے اپنے غیر احمدی دوستوں کو ایڈریس کرنے کا موقع مل رہا ہے جلسہ سالانہ جرمنی کا باقاعدہ حصہ بن چکی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: چونکہ آپ میں سے اکثر لوگ مسلمان نہیں ہیں اس لئے میں نے اپنے ایڈریس کیلئے جو عنوان چنا ہے وہ 'اسلام میں خدا تعالیٰ کا تصوّر' ہے۔ اس موضوع پر سیر حاصل بحث کرنے کیلئے اتنا وقت تو نہیں لیکن پھر بھی میں اسلام کے حقیقی عقائد کی روشنی میں خدا تعالیٰ کی بنیادی صفات کو بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔ اس موضوع کے انتخاب کی وجہ یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ کے متعلق اسلام کی تعلیمات واضح ہو جائیں گی تو اسلام اور مسلمانوں کے متعلق پیدا ہونے والے بہت سے شکوک و شبہات خودبخود ہی دور ہو جائیں گے۔ آج کے دور میں ایک عمومی تاثر ہے کہ اسلام میں جو خدا کا تصور پیش کیا گیا ہے اس کے مطابق اللہ تعالیٰ انتہائی ظالم اور جابر ہے۔ یہ سمجھا جاتا ہے کہ خدا مجبور کرتا ہے اور لوگوں کو سزا دینا اور ان کو واصلِ جہنم کرنا ہی صرف اس کا کام ہے۔ عام خیال یہی ہے کہ اسلام کا خدا ہر گناہ اور غلطی کی سزا ضرور دیتا ہے خواہ وہ غلطی کتنی ہی چھوٹی اور کتنی ہی معمولی ہو۔ لیکن سچ تو یہ ہے کہ یہ عقیدہ انتہائی غلط اور سچائی کے برخلاف ہے۔ وہ خدا جس کی ہم عبادت کرتے ہیں اور جس کے متعلق ہمارا یقین ہے کہ وہ تمام طاقتوں کا مالک ہے وہ ہر لحاظ سے مقتدرِ اعلیٰ ہے۔ اس ذات کے پاس سب کچھ کر سکنے کی طاقت ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ رحیم بھی ہے۔ اس لئے قرآنِ کریم میں خدا تعالیٰ نے لوگوں کو خوش خبری دی ہے کہ اس کا رحم اور پیار ہر چیز پر محیط ہے۔ (الاعراف:157)

اسی طرح قرآن کریم کی ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یقیناً اللہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے۔ یقیناً وہی بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔'' (الزمر:54)

پھر ایک اور جگہ پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اور اگر دنیا اور آخرت میں تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتے تو اس (فتنہ) کے نتیجہ میں جس میں تم پڑ گئے تھے ضرور تمہیں ایک بہت بڑا عذاب آلیتا۔'' (النور:15)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خدا تعالیٰ کے لامحدود پیار کی ایک اور مثال یہ ہے کہ اچھے کاموں کا اجر دس گنا ہو گا لیکن غلط کام کی سزا اس کام کے برابر ہی ملے گی۔

یہ چند مثالیں اسلام میں موجود خدا کی حقیقت کو بیان کرتی ہیں۔ کیا یہ مثالیں ظالم اور جابر خدا کا تصور پیش کرتی ہیں یا پھر رعایا پرور اور پیار اور محبت کرنے والے خدا کو پیش کرتی ہیں؟

درحقیقت قرآن کریم میں بے شمار آیات ہیں جن سے ہمیں خدا تعالیٰ کی رحیمیت اور کریمیت اور ربوبیت کا پتہ چلتا ہے۔ میں نے تو چند ایک مثالیں دی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یقیناً یہ بات بھی درست ہے کہ اسلام کہتا ہے کہ جو کوئی بھی نیکی کرتا ہے یا اس کے برعکس کوئی گناہ کرتا ہے تو اسے اس کے مطابق اس کا اجر یا اس کی سزا دی جائے گی۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک آدمی کوئی کام کرے اور اس کی سزا کسی دوسرے شخص کو دے دی جائے۔ جب دنیاوی قوانین میں بھی ہم ایسے قانون کو جس کے مطابق ایک شخص کا بوجھ دوسرے پر ڈال دیا جائے اور ایک کے گناہ کی سزا دوسرے کو دی جائے قبول نہیں کر سکتے تو پھر خدا تعالیٰ کے قوانین میں یہ بات کس طرح ہوسکتی ہے کہ ایک شخص کے جرم کی سزا دوسرے شخص کو مل جائے۔ خدا تعالیٰ کا انصاف اور حکمت بے نظیر ہے اور انسانی عقل اور انسانی سوچ خدا تعالیٰ کے انصاف کا احاطہ نہیں کر سکتی۔

پس ہم یہ کیسے گمان کر لیں کہ خدا تعالیٰ انصاف اور حکمت سے عاری فیصلے کرتا ہے یا پھر انسانی فیصلوں سے کم تر فیصلے کرتا ہے؟ یقیناً اگر کوئی ایسا فیصلہ خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کیا جائے جس کے مطابق گناہ کسی نے کیا ہو اور سزا کسی اور کو ملے تو پھر ہمارے پاس یہ سوچنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں رہتا کہ خدا تعالیٰ (نعوذ باللہ) ظالم اور ناانصافی کرنے والا ہے۔ مثال کے طور پر غلطی بیٹا کرے اور سزا باپ کو مل جائے۔ ایسا خدا جو اس قسم کی بے انصافی کرے وہ یقیناً ایک غیر منصف اور انتقام لینے والا خدا سمجھا جائے گا۔ تاہم اسلام کا خدا ہر قسم کی بے انصافی اور ظلم سے کلیۃً مبرّا ہے بلکہ وہ کہتا ہے کہ اس کا رحم اور پیار انتہائی وسیع اور دُور دُور تک پہنچنے والا ہے اور اپنی صفات کی وجہ سے وہ ایک بخشنے والا خدا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مزید برآں میں یہ بھی بتا دوں کہ اسلام کا خدا وہ خدا ہے جو سب کا آقا ہے۔ اور ایک آقا کے پاس اپنے نوکروں کو معاف کرنے کا اختیار موجود ہوتا ہے۔ جب اس نقطہ کو سمجھ لیا جائے تو پھر خدا تعالیٰ پر یا اسلام پر یہ اعتراض نہیں کیا جاسکتا کہ اللہ تعالیٰ معاف کیوں کرتا ہے اور مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو رحمت اور مغفرت کی چادر میں کیوں چھپا لیتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآن کریم کی مثالیں جو مَیں نے بیان کیں ان سے میں ثابت کر چکا ہوں کہ چند لوگوں کی طرف سے 'اسلام میں موجود خدا کے تصور' پر کی جانے والی تنقید صرف ناسمجھی اور غلط نظریات کی بنا پر ہے۔ اور ایسے نظریات یا تو کم علمی کی وجہ سے قائم ہوتے ہیں یا پھر اسلام کو غیر ضروری طور پر بدنام کرنے اور اس کی بے حرمتی کرنے کی خواہش رکھنے کی وجہ سے قائم ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے کہ مَیں خدا کی ان صفات کے متعلق کچھ کہوں گا جو قرآن کریم کی پہلی سورۃ میں بیان ہوئی ہیں اور یہ سورۃ ایک مسلمان اپنی ہر فرض نماز میں پڑھتا ہے اور ان دعاؤں میں بھی اس سورۃ کی تلاوت کرتا ہے جو وہ نمازوں کے علاوہ کرتا ہے۔ اس وقت اس کو تفصیل کے ساتھ تو بیان نہیں کر پاؤں گا مگر ان بنیادی صفات کا خاکہ آپ کے سامنے رکھوں گا۔

قرآن کریم کی سب سے پہلی سورۃ میں ذکر ہے کہ 'آپ کا ربّ اللہ ہے۔' اور لفظ 'اللہ' کا مطلب ایسی ہستی ہے جو ہر قسم کی کامل صفات کی مالک ہے اور ہر قسم کے نقائص اور عیوب سے مبرّا ہے۔ وہ ان تمام صفات اور صلاحیتوں کا واحد مالک ہے جن کا انسانی سوچ احاطہ کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار صفات ایسی ہیں جن کو انسان اپنی محدود عقل کی وجہ سے سمجھنے سے قاصر ہے۔ لفظ 'اللہ' ایک امتیازی نام ہے جو صرف ایک ایسی کامل ہستی کو بیان کرنے کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے جو نہ صرف ہر قسم کے ظاہری و باطنی نقائص سے مبرّا ہے بلکہ جو ہر قسم کی کامل صفات اور حسنات کی مالک ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک کامل ہستی ہے تو اس دعویٰ کی بنیاد حقیقت پر قائم ہوتی ہے۔ کیونکہ 'کمال' کی تعریف دو بنیادی خصوصیتوں پر مبنی ہے۔ سب سے پہلے تو کسی بھی چیز کے کامل ہونے کے لئے اس کی خوبصورتی اور اس کی ظاہری شان کا بے داغ اور بے عیب ہونا ضروری ہے۔ دوسرا جب کوئی چیز یا کوئی ہستی کامل ہونے کا دعویٰ کرتی ہے تو اس کا دوسروں پر فضل و رحم اور احسانات بے مثل ہونے چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہم دیکھتے ہیں کہ زمین و آسمان میں موجود ہر چیز کی خوبصورتی اور شان و شوکت میں دراصل خدا تعالیٰ کے حسن اور خدا تعالیٰ کے اپنی مخلوق پر احسان کا عکس ہی ہے جو اس کی کاملیت کا ایک واضح ثبوت ہے۔ جب ہم ان افضال اور انعامات کا مشاہدہ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انسانیت پر کئے ہیں تو قدرتی طور پر یہ بات ہمیں اس کے ان احسانات اور افضال کی طرف لے جاتی ہے جو اس نے ہم پر کئے ہیں۔ قرآن کریم نے اس کو مزید بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت، فضل اور احسان کی کوئی نظیر نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خدا تعالیٰ کی بنیادی اور اہم صفات میں سے ایک صفت یہ ہے کہ وہ تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہی ہے جو تمام لوگوں کو پالتا ہے اور ان کو زندگی کے سامان فراہم کرتا ہے۔ وہ ہر قسم کی ضروریات پوری کرتا ہے اور بلاکسی امتیاز کے تمام لوگوں کو زندہ رہنے کے سامان مہیا فرماتا ہے۔ اسلام کے مطابق خدا عالَم کُل کا خدا ہے۔ وہ مسلمانوں کا خدا ہے تو ان کے جینے اور زندگی گزارنے کے سامان مہیا فرماتا ہے۔ وہ عیسائیوں اور یہودیوں کا بھی خدا ہے اور ان کو وہ سب کچھ مہیا فرماتا ہے جس کی ان کو اس دنیا میں ضرورت ہے۔ ہندوؤں کا بھی وہی خدا ہے۔ سکھوں کا بھی وہی خدا ہے۔ غرضیکہ تمام مذاہب اور مکاتب فکر رکھنے

والے لوگوں کا وہی خدا ہے جو سب کی پرورش کرتا ہے اور انہیں زندگی کے تمام سامان فراہم کرتا ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ خداتعالیٰ ان تمام لوگوں کو بھی زندگی کے سامان مہیا فرماتا ہے جو اس پر یقین نہیں رکھتے اور سمجھتے ہیں کہ جو کچھ بھی ان کے پاس ہے وہ ان کی اپنی کوششوں کا نتیجہ ہے یا پھر اس کی وجہ سائنسی ترقی ہے۔ جبکہ ایک حقیقی مسلمان سمجھتا ہے کہ سائنسی ترقی بھی بلاواسطہ اس خدا کے فضل و احسان کا نتیجہ ہے جس نے قوانینِ قدرت کے مطابق محنت اور تلاش کا اجر مقرر کردیا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت کی وجہ سے جو کوئی بھی کوشش کرتا ہے اس کو اس کی کوششوں کا اجر دیا جاتا ہے۔ یہ وہی خدا ہے جس نے انسان کو بہت سی صلاحیتیوں اور قابلیتوں سے نوازا ہے تا وہ خداتعالیٰ کے انعامات اور افضال میں سے حصہ لے سکے اور ان سے فائدہ حاصل کرسکے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اسلام کے خدا نے کہا ہے کہ جس طرح وہ انسان کی پرورش کے لئے خوراک اور پانی مہیا کرتا ہے اسی طرح وہ ان کی حفاظت کے لئے علاج اور شفا بھی فراہم کرتا ہے۔ اس نے ہمارے فائدے کے لئے بعض مخصوص چیزوں میں بیماریوں کا علاج بھی بتایا ہے۔ ایسے مواقع بھی آتے ہیں جب اللہ تعالیٰ ازخود انسان کو یہ علاج بتلاتا ہے۔ ایسے مواقع پر کوشش اور محنت کا قانون کام نہیں آتا بلکہ ان حالات میں خداتعالیٰ خود انسان کی رہنمائی کردیتا ہے۔

مَیں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں کہ کچھ عرصہ پہلے ایک احمدی خاتون کو رحِم کا کینسر ہوگیا۔ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا اور کہا کہ اس بیماری کا کوئی علاج نہیں ہے۔ بلکہ انہوں نے کہا کہ اس خاتون کے پاس بہت تھوڑا وقت بچا ہے اس لئے اس کو واپس گھر چلے جانا چاہئے اور آخری انتظامات کرلینے چاہئیں۔ جب وہ خاتون گھر لوٹی تو ڈاکٹرز کی پیشگوئی کے باوجود اللہ تعالیٰ نے جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کو زندگی بخشی حیران کن طور پر اس خاتون کا ازخود علاج کیا۔ ایک رات خواب میں اس نے ایک جڑی بوٹی دیکھی جو پاکستان کے اس علاقہ میں اُگتی ہے جہاں وہ پہلے رہتی تھیں۔ اس خاتون نے خواب میں دیکھا کہ وہ جڑی بوٹی خاتون کے سامنے ظاہر ہوئی اور اس بوٹی میں سے آواز آئی کہ 'میں تمہارا علاج ہوں ۔ مجھے استعمال کرو' اس خواب کے نتیجہ میں اس عورت نے اس بوٹی کو بطور علاج کے استعمال کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا کینسر بالکل ختم ہوگیا۔ اس کے ڈاکٹرز جو تمام امیدیں ترک کرچکے تھے حیران وششدر ہوکر رہ گئے اور کہنے لگے کہ یہ واقعی ایک معجزہ ہے۔ اس خاتون نے جس کو اللہ تعالیٰ نے ازخود شفا عطا فرمائی تھی ہمارے ایک احمدی ڈاکٹر کو اپنے اس واقعہ کے متعلق بتایا اور تب سے احمدی ڈاکٹروں نے اپنے مریضوں کو چھاتی اور رحِم کے کینسر کے علاج کے لئے یہ بوٹی بطور نسخہ دینی شروع کردی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے انتہائی مثبت نتائج نکلے اور بے شمار خواتین نے اس خوفناک بیماری سے چھٹکارا حاصل کیا۔ یوکے میں مقیم ہماری ایک احمدی خاتون ڈاکٹر اب اس بوٹی کے اوپر تحقیق کررہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک نہایت امید افزا نتائج سامنے آرہے ہیں۔ پس یہ خداتعالیٰ کے انسانیت کو پالنے کے طریقے ہیں اور اس طرح سے وہ اپنی مخلوق کی حفاظت فرماتا ہے۔ اسی طرح اَن گنت دوسری چیزیں ہیں جن سے تمام انسانیت فائدہ حاصل کررہی ہے خواہ وہ ہوا ہے جس میں ہم سانس لے رہے ہیں، خواہ وہ پانی ہے جو ہم پیتے ہیں یا روشنی ہے یا دن ہے یا رات ۔ یہ تمام چیزیں اور اس کے علاوہ بھی بے شمار چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عطا فرمائی ہیں۔ درحقیقت یہ چیزیں صرف بنی نوع انسان کو مہیا نہیں کیں بلکہ خدا کی تمام مخلوقات کے لئے ہیں۔

پس یہ خداتعالیٰ کی پہلی صفت ہے جو قرآنِ کریم کی پہلی سورۃ میں بیان ہوئی ہے۔ جب ایک حقیقی مسلمان اس صفت کے متعلق آگاہی حاصل کرتا ہے تو ایک طرف تو وہ قدرتی طور پر ان احسانات و انعامات کا تذکرہ کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو بطور لازمۂ حیات عطا فرمائے ہیں اور دوسری طرف وہ اس نتیجہ پر بھی پہنچتا ہے کہ اسلام کا خدا ہر شخص کا خدا ہے اور وہ خدا مذہب سے بالا ہوکر تمام لوگوں کے لئے زندگی کے سامان مہیا فرماتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک حقیقی مسلمان کو اس بات کا اندازہ ہے کہ بنی نوع انسان اور تمام جاندار خداتعالیٰ کی مخلوق کا حصہ ہیں۔ اس لئے ہر ایک مسلمان پر فرض ہوجاتا ہے کہ وہ تمام بنی نوع انسان کا خیال رکھے، ان کے ساتھ نرمی کا سلوک روا رکھے اور ہمیشہ ان کو فائدہ پہنچانے کا سوچے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس آپ خود دیکھ سکتے ہیں کہ خداتعالیٰ کی صفت 'ربّ العالمین' کا صحیح ادراک کس رنگ میں ایک حقیقی مسلمان کو اِس اصول کے مطابق زندگی گزارنے کی ترغیب دیتا ہے کہ خدا تمام لوگوں کا خدا ہے۔ اس صفت کو سمجھ لینے کے بعد ایک مسلمان صرف یہی سیکھتا ہے کہ بنی نوع انسان کی خدمت کرنا اور ہر ایک کو بلکہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کو فائدہ پہنچانا اس کا فرض ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' کا نعرہ بلند کرتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اب میں مختصراً خداتعالیٰ کی دوسری صفت کا جس کے متعلق خداتعالیٰ نے ہمیں بتلایا ہے ذکر کروں گا۔

'ربّ العالمین' ہونے کے علاوہ اللہ تعالیٰ 'رحمان' بھی ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو خداتعالیٰ کی ہستی پر یقین نہیں رکھتے وہ مسلمانوں سے سوال کرتے ہیں کہ وہ خدا جس کو تم رحمان کہتے ہو کون ہے؟ اس کے جواب میں قرآنِ کریم فرماتا ہے کہ ان کو بتانا چاہئے کہ رحمان خدا وہ خدا ہے جو تمام رحمتوں کا منبع ہے اور جو تمام اچھائیوں کا سرچشمہ ہے۔ یہ رحمان خدا ہی ہے جس نے اس کائنات کو پیدا کیا ہے اور اس میں سورج، چاند، ستارے اور سیارے تخلیق کئے ہیں۔ یہ سب صرف مسلمانوں کے فائدے کے لئے پیدا نہیں کئے گئے بلکہ بغیر کسی تعصب اور فرق کے تمام مخلوقات کے لئے پیدا کئے ہیں۔ وہ تمام لوگ جو اس بات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں اور جو حقیقت میں رحمان خدا پر یقین رکھتے ہیں اور اس کے فضل و کرم کی وسعت کا احساس رکھتے ہیں وہ اس کے لئے شکر کے جذبات میں گھرے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ انتہائی عاجزی کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں اور رحم دلی اور احسن طور پر رہتے ہیں۔ وہ کسی کو کوئی دکھ یا تکلیف نہیں پہنچاتے۔ اور اگر کوئی ان سے غصہ یا سختی سے پیش آتا ہے تو وہ پُروقار طریق سے محبت اور سلامتی کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ وہ گالیوں اور ملامتوں کا جواب صرف دعاؤں سے دیتے ہیں۔ پس وہ اپنے اندر ایسی صفات پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ رحمان اور محبت کرنے والے خدا کا مظہر ہوتی ہیں۔ بالفاظِ دیگر وہ ہمیشہ دوسروں کے ساتھ نیکی کرنے اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش میں لگے ہوتے ہیں۔ میں نے پہلے بھی بیان کیا ہے کہ خداتعالیٰ کا رحم اور فضل بہت وسیع ہے۔ پس اسی طرح وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں وہ بھی رحمدلی اور محبت کے اعلیٰ نمونوں کا اظہار کرتے ہیں۔ اور یقیناً ایسے ہی ہونا چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی جو تیسری بنیادی صفت قرآنِ کریم میں بیان ہوئی ہے وہ اس کا رحم ہے۔ جہاں خداتعالیٰ کی صفت رحمانیت کا مطلب ہے کہ اس کا فضل و کرم ساروں کے لئے برابر ہے وہاں اس کی صفتِ رحیمیت انسان کو انفرادی طور پر اس کے اعمال کی بنیاد پر جزا دیتی ہے۔ رحیم ہونے کے باعث وہ ان لوگوں کو بہترین جزا عطا فرماتا ہے جو اس کے احکامات کی پابندی کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہر اس شخص کو اجر سے نوازتا ہے جو اچھائی کے رستہ پر چلنے کی کوشش کرتا ہے۔

رحیم و کریم خدا ہونے کے ناطے وہ انسانی کوششوں میں ہونے والی غلطیوں سے درگزر فرماتا ہے اور ان کی پردہ پوشی بھی فرماتا ہے اور کسی بھی انسان کی کوشش کو رائیگاں نہیں جانے دیتا بلکہ وہ اس کوشش کی قدر کرتا ہے اور اسے اس کا اجر دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص خداتعالیٰ کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرے تو وہ اسے حقیقی طور پر معجزانہ رنگ میں جزا عطا فرماتا ہے اور اس شخص کی دعاؤں کو سنتے ہوئے معجزات ظاہر کرتا ہے۔ ہم احمدی مسلمان بلاشک و شبہ مسلسل خداتعالیٰ کی طرف سے معجزات کا مشاہدہ کررہے ہیں۔ مثال کے طور پر بے شمار واقعات ایسے ہیں جب ڈاکٹروں نے تمام امیدیں چھوڑ دیں اور کہا کہ مریض کی موت یقینی ہوچکی ہے۔ لیکن اس کے باجود جب احمدی اپنے ربّ کے آگے جھکے اور اس کے رحم کے طلبگار ہوئے تو بیمار شفایاب ہوکر صحتمند ہوگئے۔ میں ایک احمدی خاتون جس کو کینسر تھا کی مثال پہلے بھی دے چکا ہوں۔ پس جب اس قسم کے واقعات ہوتے ہیں تو وہ بلاتخصیص تمام ڈاکٹروں کو ششدر کردیتے ہیں اور وہ تسلیم کرتے ہیں کہ اس قسم کی شفا یقیناً ایک خالص معجزہ ہے۔ پس اس لحاظ سے ہمارا خداتعالیٰ کے معجزات پر کامل یقین ہے اور یہی زندہ خدا ہے جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ یہ اس کی صفتِ رحیمیت کا نتیجہ ہی ہے کہ خداتعالیٰ کی ہستی کے متعلق ہمارے ایمان ہر قسم کے شک وشبہ سے محفوظ ہیں۔ وہ ہماری دعاؤں کو قبولیت بخشتے ہوئے اپنی ہستی پر ہمارے ایمان وایقان کو مضبوط کرتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اسلام کے مطابق خداتعالیٰ کی چوتھی بنیادی صفت مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْن ہے۔ وہ جزاء اور سزا کا مالک ہے۔ خداتعالیٰ کی اس صفت کا تعلق صرف آخرت کے ساتھ نہیں ہے بلکہ اس دنیا میں بھی خداتعالیٰ کی طرف سے جزا اور سزا ہے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ آخرت میں لوگوں کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔ ان کے اچھے اعمال کی ان کو جزا ملے گی اور غلطیوں کی سزا ملے گی۔ دنیاوی نظام میں جزا اور سزا کے فیصلہ کی بنیاد مساوات پر رکھی جاتی ہے جبکہ اسلام نے سکھایا ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا مالک ہے اس لئے وہ دنیاوی قانون کا پابند نہیں ہے کہ وہ ضرور ہر برے فعل کی سزا دے۔ درحقیقت جب خداتعالیٰ کی عظمت، رحمانیت اور رحیمیت جیسی صفات حرکت میں آتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی ایک نیکی کے بدلہ میں بھی کلیۃً بخش سکتا ہے۔ خداتعالیٰ کی رحیمیت کی مثال رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں بھی ملتی ہے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے سو قتل کردیئے اور ایسا کرنے کے بعد بالآخر وہ اپنے گناہوں پر تائب ہوگیا۔ وہ واقعتاً اپنے کئے پر شرمندہ تھا اس لئے سچی توبہ کی تلاش میں نکل پڑا۔ مگر وہ راستہ میں ہی وفات پاگیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کے آخری فیصلہ پر خوش ہوگیا اور اس کے تمام گناہ بخش دیئے اور اسے جنت میں داخل کردیا۔ اس واقعہ میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور مالکیت کی صفت نے کام دکھایا۔ پس اسی طرح اللہ تعالیٰ انسان کے بہت سے عیوب اور غلطیوں کو نظرانداز کردیتا ہے اور ان کے ساتھ جڑے نقصانات اور منفی نتائج سے محفوظ رکھتا ہے۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم کی بدولت انہی غلطیوں کے مثبت اور مفید نتائج پیدا فرمادیتا ہے۔ پس یہی اللہ تعالیٰ کے بنائے اور انسان کے بنائے ہوئے قوانین میں فرق ہے کیونکہ انسان کے بنائے ہوئے قانون میں جرم اور غلطیاں سزا پر ہی منتج ہوتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے خلاصۃً قرآنِ کریم میں اپنی ہستی کے ثبوت کے طور پر اپنی ان چار بنیادی صفات کا ذکر فرمادیا۔

پس ہمیں اس خدا کی پرستش کا حکم دیا گیا ہے جو ان صفات کا مالک ہے۔ جب کامل صفات کے مالک خدا کی خالص عبادت کی جائے تو تب ایک نئی طرز سے خداتعالیٰ کے روحانی معجزات دیکھنے کا تجربہ حاصل ہوتا ہے۔ میں یہ بھی بتادوں کہ اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کو یہ صفات اپنانے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ جہاں ایک طرف ایک حقیقی مسلمان اللہ تعالیٰ کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرتا ہے وہاں وہ دنیا میں امن اور مفاہمت پیدا کرنے کا ذریعہ بن کر بھی دکھاتا ہے۔

ان چند الفاظ کے ساتھ میں امید کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ آپ کو اسلام میں موجود خدا کے حقیقی تصور کی کسی حد تک سمجھ آگئی ہوگی۔

آخر میں میں آپ سب کا جو یہاں تشریف لائے شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل نازل فرمائے۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چار بجکر 45 منٹ تک جاری رہا۔

میسڈونیا کے ممبر پارلیمنٹ کی حضورانور سے ملاقات اور نیک جذبات کا اظہار

ملک Macedonia سے آنے والے ممبر پارلیمنٹ Dr. Mile Pachemski اپنی اہلیہ اور ایک بیٹے کے ساتھ آج کے اس پروگرام میں شامل تھے اور انہوں نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جرمن و دیگر مہمانوں سے یہ خطاب سٹیج پر بیٹھ کر سنا۔

خطاب کے بعد جب حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس تشریف لے جانے لگے تو موصوف نے حضور انور کی خدمت میں میسڈونیا کا قومی پرچم، سکندر اعظم کی تصویر اور میسڈونیا کے بارہ میں کتب کا تحفہ پیش کیا۔ اور حضورانور کی خدمت میں عرض کیا کہ میں اپنی طرف سے اور اپنی قوم کی طرف سے حضور کی خدمت میں سلام اور نیک تمناؤں کا پیغام پیش کرتا ہوں۔ حضور انور سے ملاقات میرے لئے ایک اعزاز ہے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کے جلسہ پر آنے کا شکریہ ادا کیا اور "Life of Mohammad" (صلی اللہ علیہ وسلم) اور بعض دیگر کتب ان کو عطا فرمائیں۔

موصوف نے کہا کہ انہوں نے احمدی اور دیگر مسلمانوں میں فرق کو دیکھا ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ہر ملک میں اسی طرح Active ہو اور میں چاہتا ہوں کہ جماعت کی میسڈونیا میں ہر ممکن مدد کروں تاکہ آپ کی مشکلات دور ہوں۔ انہوں نے جلسہ کے تمام انتظامات پر خوشی کا اظہار کیا اور جلسہ کے ماحول کو بہت پسند کیا۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

جرمنی کی مختلف یونیورسٹیز اور کالجز کی احمدی طالبات کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نشست

آج پروگرام کے مطابق جرمنی کی مختلف یونیورسٹیز اور کالجز میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات کا حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک پروگرام رکھا گیا تھا۔

آٹھ بج کر 35 منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس پروگرام میں شرکت کیلئے تشریف لائے۔

پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا جو عزیزہ تنزیلہ خان نے کی اور عزیزہ امتہ المصور نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزہ صادقہ Reksin نے اس کا جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

❁......بعد ازاں پروگرام کے مطابق عزیزہ ناصرہ رانا نے Culture of Dominance کے متعلق اپنی تحقیق پیش کی۔

موصوفہ نے بتایا کہ انہوں نے اپنا تحقیقی مواد برگٹ رولس باخر کی کتاب سے لیا ہے جس نے اپنی کتاب میں Culture of Dominance کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ مصنف نے لکھا ہے کہ کلچر آف ڈومینانس سے مراد ترقی کی آخری منزلیں طے کرنے کے بعد خود کو سب سے بہتر اور دوسروں کو حقیر جان کر اپنی سوچ و افکار کا غلبہ قائم کرنا ہے۔ اس عمل میں انسان کی قدر و قیمت صرف معاشی ترازو میں تولی جاتی ہے اور باقی انسانی تعلقات کی اہمیت ختم ہوجاتی ہے۔

اسی موضوع میں ایک جز 'لاسمتی' (disorientation) کا آجاتا ہے۔ یعنی انسانوں کا مقصدِ حیات صرف دنیاوی و مادی خواہشات رہ جاتا ہے۔ آزادی و خوشحالی کی قیمت معاشرہ لوگوں کی 'لاسمتی' (disorientation) کی صورت میں ادا کرتا ہے۔

پھر کلچر آف ڈومینانس مرد وزن کے قدرتی توازن کو بھی خراب کردیتا ہے۔ تحریکِ نسواں جیسی تحریک کو چند عورتوں کا گروہ پوری دنیا پر لاگو کرنا چاہتا ہے حالانکہ ساری عورتیں اس کے حق میں نہیں ہیں بلکہ وہ اپنی فطرت کے مطابق رہنا چاہتی ہیں۔

❁......حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوفہ کو ہدایت فرمائی کہ جس جرمن مصنفہ کی کتاب میں سے مواد لیا ہے اس کو 'اسلامی اصول کی فلاسفی' دیں۔

❁......اس کے بعد عزیزہ عدیلہ اسلم محمود نے احمدیہ مسلم جماعت جرمنی کے پریس کے روابط کے طریق پر اپنی presentation دی۔

موصوفہ نے بتایا کہ آج کل کے دور میں روابط بڑھانے کے جدید طریقے آگئے ہیں۔ خاص طور پر انٹرنیٹ کے ذریعہ کافی ترقی اس میدان میں آچکی ہے۔ جرمن قوم کے نظریہ کے مطابق اسلام میں کافی ایسی باتیں ہیں جن سے یہ قوم فرق کرتی ہے۔ لیکن ایک سروے کے مطابق جن جرمنوں کا مسلمان کے ساتھ تعلق ہے وہ اسلام کی بہتر تصویر رکھتے ہیں۔ اس لحاظ سے بہت ضروری ہے کہ ہم اپنے تعلقات بہتر کریں۔ قوم کے ساتھ بھی اور یہاں کے میڈیا کے ساتھ بھی۔

یوں تو جرمن جماعت تبلیغی دوڑ میں کافی آگے ہے اور ہمارے روابط بھی کافی بہتر ہیں لیکن پھر بھی نیشنل سطح پر اس چیز کی خاص ضرورت ہے کہ روابط مزید بہتر کئے جائیں کیونکہ جب یہ بہتر ہوجائیں تو ہم میڈیا کیلئے اسلام کی بہترین آواز بن جائیں گے۔

موصوفہ نے بتایا کہ روابط بہتر کرنے کیلئے جماعت کے پاس بہت سے مواقع ہیں کیونکہ ہمارے لوکل سطح پر پریس کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں۔ ذیلی تنظیمیں کافی active ہیں اور جرمنی میں جماعت کو پُرامن سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس حوالہ سے ابھی بہت سا کام ہونا باقی ہے۔

موصوفہ نے بتایا کہ وہ ابھی اس پر کام کررہی ہیں۔ نیز موصوفہ نے حضورانور سے دعا کی درخواست کی کہ جماعت جرمنی اس فیلڈ میں بھی ترقی کرے تاکہ ہمارا پیغام جرمن لوگوں تک بہتر رنگ میں پہنچ سکے۔

طالبات کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مجلس سوال و جواب

ان presentations کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا جس میں مختلف طالبات نے مذہب کے علاوہ مختلف شعبہ ہائے زندگی اور علوم کے متعلق حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوالات پوچھے۔

❁......**میڈیسن پڑھنے والی ایک طالبہ نے سوال کیا کہ اگر کسی مریض کی صحت اتنی بگڑ جائے کہ وہ صرف مشینوں پر ہی زندہ ہو اور اس کی ذہنی activity بھی زیرو ہو۔ تو اس صورت میں کیا کرنا چاہئے؟**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر برین (brain) dead ہو جائے اور آپ اس کو آرٹیفیشل breathing کروا رہے ہیں اور اس کو ventilator پر رکھا ہوا ہے تو اس سے آپ بلاوجہ زندگی تو لمبی کرسکتی ہیں مگر زندگی کی quality نہیں بڑھا سکتیں۔ اس لئے اس کا فائدہ کوئی نہیں ہے۔ مجھ سے جب بھی کوئی مشورہ کرتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ چوبیس گھنٹے تک مشین لگاؤ اور پھر اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہو جاؤ اور چھوڑ دو کہ اس کا وقت آگیا ہے۔ چوبیس گھنٹے سے زیادہ استعمال نہیں کرنی چاہئیں۔ یہ بھی تکلیف دینے والی بات ہے۔ اگر بالفرض وہ مشین اتارنے کے بعد کچھ دیر زندہ بھی جاتا ہے تو مریض کا برین تو damage ہوا ہوا ہے۔ سامنے نعش پڑی ہے جو سانس لے رہی ہے۔

اگر کوئی قومہ میں چلا جاتا ہے تو اس کا کیس different ہے۔ قومہ کی situation بالکل اور ہے۔

لیکن جب برین dead ہوجائے تو مشینوں پر نہیں رکھنا چاہئے۔ زیادہ سے زیادہ چوبیس گھنٹے وہ بھی اپنی تسلی کیلئے کہ کاش ہم یہ کرلیتے تو یہ ہوجاتا۔

❁......**اسی طالبہ نے سوال کیا کہ حضورانور نے خطاب میں فرمایا تھا کہ ہاتھ اور پاؤں سجے ہوئے ہوں تو وہ بھی زینت ظاہر کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ تو پھر جب ہم باہر جاتے ہیں تو نیل پالش وغیرہ بھی نہ لگایا کریں۔**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: زیادہ سجا کر نہ جایا کرو۔ سٹوڈنٹس کو تو ویسے بھی سادہ ہونا چاہئے۔ یہاں کے سٹوڈنٹس تو زیادہ casual رہتے ہیں۔ جتنے ہمارے ایشین یا پاکستانی سٹوڈنٹس فیشن کرتے ہیں، جرمن سٹوڈنٹس تو اتنا فیشن نہیں کرتے۔ اس لئے آپ بھی نہ کریں۔ ضروری تو نہیں ہے کہ رنگا رنگ کی سونے کی انگوٹھیاں پہن لیں اور اس کے اوپر مہندی لگا کر بن سنور کر پھرنا ہے۔ عید اور شادیوں کے موقع ہوتے ہیں اس وقت اور بات ہے۔ اس وقت کرلینا چاہئے۔ لیکن مستقل فیشن پر اتنا زیادہ جانا درست نہیں۔ اس ماحول میں جو اچھی چیز ہے وہ لے لو اور جوان کا ننگ ہے اس کو چھوڑ دو۔

❁......**پھر ایک طالبہ نے سوال کیا کہ اس سال پوپ بینیڈکٹ اپنی کرسی چھوڑ گیا ہے۔ اپنے اس اقدام پر اس نے جو argument دیا اس کے بارے میں حضور کی کیا رائے ہے؟**

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں جرمنی میں بہت سارے کیتھولک اس کے followers ہیں ان میں سے ایک عورت کا بیان آیا تھا کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اگر پوپ نے پہلے کہا تھا کہ مجھے خدا نے بنایا ہے تو پھر اس نے خدا کی مرضی کے خلاف کیوں بات کی ہے؟ خدا نے تو اسے lifelong بنایا تھا۔ اور وہ اس کی وجہ سے بڑے shock میں چلی گئی تھی۔ اسی طرح کئی کیتھولک (Catholics) ہیں جو شاک میں چلے گئے تھے۔ یہ دوسرا کیتھولک پوپ ہے جس نے پچھلے پانچ سات سو سال میں چھوڑا ہے۔ بہرحال جب ان کا نظام کہتا ہے کہ چھوڑ دو تو چھوڑ دو لیکن پھر یہ نہ کہو کہ خدا نے بنایا ہے بلکہ کہو کہ میں بیمار ہوگیا ہوں اور یہ کام نہیں کرسکتا۔

❁......**پھر اس بچی نے سوال کیا کہ اس کی جگہ جو نیا پوپ بنا ہے وہ کہتا ہے کہ میں غریبوں کا پوپ ہوں۔ اس کے بارہ میں حضورانور کا کیا خیال ہے؟**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: اگر وہ غریبوں کا پوپ ہے تو بے شک خدمت کرے۔ ہم نے اس کو منع تو نہیں کرنا۔ اچھی بات ہے کہ غریبوں کا حق ادا کرے۔ لیکن اس طرح نہیں کہ جو عیسائی غریب ہیں ان کا حق ادا کردیا اور باقیوں کا نہیں کیا۔ غریبوں کا پوپ ہے تو پھر ویسٹرن پاورز اور امیر ملکوں سے کہے کہ تم جو بے تحاشا grain ضائع کرتے ہو اور تم سمندر میں پھینک دیتے ہو۔ اور جو بے تحاشا دودھ اور مکھن اور پنیر ضائع کردیتے ہیں وہ کھانے پینے کیلئے غریبوں کو دے دیں جہاں starvation ہے۔

❁......**ایک طالبہ نے سوال کیا کہ کیا جسم اور روح دونوں different مادے ہیں یا ایک ہی چیز کے دو حصے ہیں۔**

اس سوال کے جواب میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جسم میں روح ہوتی ہے اور روح کے لئے جسم کا ہونا ضروری نہیں۔ جب آپ کی وفات ہو جاتی ہے تو روح اپنی جگہ پر اللہ تعالیٰ کے پاس چلی جاتی ہے جہاں جزا سزا اور سوال و جواب ہوتے ہیں۔ لیکن بہرحال جسم کے اندر روح ہوتی ہے۔ جب uterus میں بچہ بن رہا ہوتا ہے اور ایک وقت کے بعد جب اس میں جان پیدا ہونی شروع ہوتی ہے تو اس وقت اس میں روح پیدا ہونی شروع ہوجاتی ہے۔ پہلے دن سے ہی اس میں روح آجاتی ہے اور آہستہ آہستہ develope ہوتی ہے۔ جب بھی اس میں زندگی کے آثار آجائیں تو وہ دراصل روح ہی ہوتی ہے۔ جسم تو ایک مادی چیز ہے اور جو چیز زندگی ہے وہ روح ہے۔ تو یہ دونوں چیزیں اس طرح سے الگ الگ ہیں کہ جسم کے اندر روح ہے مگر روح کے اندر جسم کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ جب مادی جسم سے روح نکلتی ہے تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اگلے جہان میں جاؤ گے تو مختلف قسم کا جسم مل جائے گا اور وہ ایک روحانی جسم ہوگا جس کا تصور نہیں ہوسکتا۔

❁......**پھر ایک طالبہ نے سوال کیا کہ ان سے ایک غیر از جماعت نے سوال کیا تھا جو بچوں پر ظلم ہوتا ہے تو اسلام اس کے بارہ میں کیا کہتا ہے؟ یہ ظلم کیوں ہوتا ہے؟**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام نے اس کے متعلق کیا کہنا ہے؟ جو ماں اپنے بچے کو مارتی ہے وہ ظلم کرتی ہے اور اس کو اس کی سزا ملے گی۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ بچوں سے شفقت کا سلوک کرو۔ اس میں بچہ کا تو کوئی قصور نہیں ہوتا بلکہ بڑوں کا پاگل پن ہوتا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں اس کو شرک سمجھتا ہوں کہ بچوں کو بلاوجہ مارا جائے۔ ان کی تربیت کرنی ہے تو اصلاح کے لئے ان کو آرام سے، پیار سے سمجھاؤ اور پھر ان کے لئے دعا کرو۔ اگر تم لوگ سمجھتے ہو کہ تم مار کر بچے کی اصلاح کرلو گے تو اس کا مطلب ہے کہ تم خدا بننے کا دعویٰ کرنا چاہتے ہو۔ اور اسلام یہی کہتا ہے کہ خدا نہ بنو۔

❁......**ایک طالبہ نے سوال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب جنگیں ہوا کرتی تھیں تو قیدی خواتین کو بانٹ دیا جاتا تھا تو کیا ان سے تعلق قائم کرنا جائز تھا؟ اور اگر خدانخواستہ آجکل کچھ ایسا ہوتا ہے تو کیا یہ اب بھی جائز ہوگا؟**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بات یہ ہے کہ پہلے عربوں کا ایک رواج تھا کہ جنگیں ہوتی تھیں۔ جب ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ پر حملہ کرتا تھا یا آپس میں جنگیں اور لڑائیاں ہوتی تھیں تو دونوں قبیلے جس طرح ایک دوسرے کا مالِ غنیمت لوٹ لیتے تھے اسی طرح وہ لوگوں کو قیدی بھی بنا لیتے تھے۔ مرد غلام بن جاتے تھے اور عورتیں لونڈیاں بن جاتی تھیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر کہا کہ اب سے غلامی کا دور ختم۔ آخری خطبہ جو حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا اس میں فرمایا کہ کوئی غلام نہیں ہوگا اور کوئی لونڈی نہیں ہوگی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پہلے بھی غلام نہیں رکھا۔

جب کوئی قوم حملہ کرتی تھی تو اس وقت کے رواج کے مطابق کہ مردوں کو غلام بنا لیتے تھے اور عورتوں کو قیدی بنا لیتے تھے۔ اور پھر قیدی بنانے کے بعد ان کے متعلق قرآنِ شریف میں آتا ہے کہ تم ان سے شادیاں کرسکتے ہو۔ لونڈیوں سے حق مہر مقرر کرنے کا لکھا ہوا ہے کہ ان سے نکاح کرو۔ وہ نکاح کرلیتے تھے۔ لیکن پھر حد لگ گئی کہ تم اس سے زیادہ شادیاں نہیں کرسکتے۔ یہ نہیں کہ چار شادیاں آزاد عورتوں سے کرلیں اور چار شادیاں لونڈیوں سے۔ تو غلامی کے متلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ میں منع فرمادیا۔

❁......**ایک طالبہ نے سوال کیا کہ خلفاء خاندان میں ہی کیوں ہیں؟**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ میرے جرمنی کے ہی خطبات اور ایڈریسز غور سے پڑھ لیں اور سن لیں تو آپ کو جواب مل جائے گا۔ میں نے پچھلے سال آرمی کے ہیڈ کوارٹر میں loyalty پر لیکچر دیا تھا۔ تو اس کے بعد وہاں مختلف لوگوں نے سوال کئے تھے اور ان میں ایک ایئر فورس کے کوئی کمانڈر بھی تھے جنہوں نے سوال کیا تھا کہ کیا کوئی یورپین بھی خلیفہ ہوسکتا ہے؟ تو میں نے ان کو جواب دیا تھا کہ یورپین کی کیا بات کرتے ہیں افریقن بھی خلیفہ ہوسکتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک سسٹم ہے۔ ایک الیکٹورل کالج ہے۔ اس میں کوئی پابندی نہیں ہے کہ فلاں شخص ہی خلیفہ بن سکتا ہے۔ اس الیکٹورل کالج (electoral college) میں مرکزی ناظران شامل ہوتے ہیں، وکلاء شامل ہوتے ہیں، مختلف ملکوں کے امراء شامل ہوتے ہیں۔ اس مرتبہ جو خلافتِ خامسہ کا انتخاب ہوا ہے اس میں غیر ملکی بھی شامل تھے۔ اس میں سینئر

مشنریز کی بھی ایک پرسنٹیج شامل ہوتی ہے۔اس کے باقاعدہ rules and regulations ہیں۔ باقاعدہ قاعدہ بنا ہوا ہے کہ مشنریز کی کتنی پرسنٹیج آئے گی۔ بڑے ملکوں کے امراء، پاکستان کے بعض بڑے ضلعوں کے امراء آئیں گے۔اسی طرح مرکزی ناظران اور وکلاء میں سے آئیں گے۔ اب وہ الیکٹورل کالج ہی elect کرتا ہے۔اس الیکٹورل کالج میں سارے پاکستانی تو نہیں تھے۔ وہاں کوئی کسی کو نہیں کہتا کہ کس کو ووٹ دینا ہے۔ پانچ یا سات نام پیش ہوتے ہیں۔ جب خلافتِ خامسہ کا انتخاب ہوا تو اس وقت بھی میرا خیال ہے سات نام پیش ہوئے تھے۔ یہ میرا خیال ہے کیونکہ جب میں نے اپنا نام سنا تو میرا سر جُھک گیا تھا۔ مجھے نہیں پتہ چلا کہ بعد میں کیا ہو رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمارے ایک عرب امیر جماعت ہیں انہوں نے کہا کہ میں یہ سوچ کر گیا ہوا تھا کہ میں نے فلاں شخص کے متعلق رائے دینی ہے اور اس کو ووٹ دینا ہے۔لیکن وہاں جب نام پیش ہوئے اور میں نے دیکھا تو وہ میرے دل سے اُتر گئے اور زبردستی لگتا تھا کہ کوئی فورس ہے جو آپ کے نام پر ہاتھ کھڑا کرا رہی ہے۔اسی طرح ایک قاعدہ یہ بھی ہے کہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں ان کی جو پہلی اولاد تھی یعنی ان کے ڈائریکٹ بچے ان میں سے اس الیکٹورل کالج میں شامل ہوتے ہیں۔تو ان میں سے بھی ایک نے کہا کہ میں فلاں آدمی کے حق میں ووٹ دینے کے لئے گیا تھا لیکن جب میں نے اس کا چہرہ دیکھا تو میں نے کہا کہ نہیں یہ نہیں ہوسکتا۔ اور پھر انہوں نے اپنی رائے دی۔تو اللہ تعالیٰ دلوں میں ڈالتا ہے اور ہمارا یہی یقین ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور بندوں کو ایک ذریعہ بناتا ہے اور ان کے دلوں میں ڈالتا ہے۔ بہت سارے لوگوں نے اپنے واقعات لکھے ہوئے ہیں۔الفضل میں بھی اور اور جگہوں پر بھی چھپے ہوئے ہیں۔ تو ان کے دلوں میں تحریک ہی ہوتی ہے کہ فلاں کو دینا ہے۔ انتخاب سے پہلے کوئی تحریک نہیں ہوتی۔ کوئی نام پیش نہیں ہوتے۔ وہیں پیش ہوتے ہیں۔ بند کمرہ ہوتا ہے۔ مجھ سے بعض عیسائی بھی پوچھتے ہیں کہ کس طرح انتخاب ہوتا ہے۔تو میں کہہ دیتا ہوں کہ پوپ کی طرح کا ہی بند کمرے میں انتخاب ہوتا ہے لیکن بغیر smoke کے ہوتا ہے۔اور جو بھی ہوتا ہے تین چار گھنٹے میں فیصلہ ہوجاتا ہے۔اس لئے خلیفہ کوئی بھی ہوسکتا ہے۔ بندھا ہوا تو نہیں ہے کہ ضرور خاندان سے ہی ہونا ہے یا پاکستان میں سے ہونا ہے۔ افریقن بھی ہوسکتا ہے۔ اور خلیفۃ المسیح الاول تو خاندان میں سے نہیں تھے۔باقی ہمارا یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی لوگوں کے دلوں میں ڈالتا ہے۔

❁......**پھر ایک طالبہ نے سوال کیا کہ partition سے پہلے جب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے بہت زیادہ مدد کی تھی کہ پاکستان بن جائے ۔لیکن اگر آج دیکھا جائے کہ پاکستان کے کیا حالات ہیں تو اس وقت پاکستان بنانے میں کیا حکمت تھی؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وقت بھی کہا تھا کہ مجھے پتہ ہے کہ بعض مسلمان گروپ اور بعض ایسے طبقے ہیں جنہوں نے پاکستان میں ہماری شدید مخالفت کرنی ہے اور ہوسکتا ہے کہ احمدیوں پر بعض زیادتیاں بھی ہوں۔لیکن وہاں چونکہ مسلمانوں کا سوال تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا سوال تھا اس لئے ہم بہرحال مسلمان ہیں اور ہم نے ہرحال میں مسلمانوں کا ساتھ دینا ہے۔ باقی یہ لوگ اگر احمدیوں کو صحیح نہیں رکھیں گے تو ختم ہوجائیں گے۔ہمیں تو کچھ نہیں ہوگا۔ وہ خود ہی ختم ہو رہے ہیں۔

❁......**ایک طالبہ نے کہا کہ وہ اسلامیات پڑھ رہی ہیں۔ الحمدللہ جرمنی میں لوگ ہماری جماعت سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔لیکن ان کے دلوں میں ہم بیعت کا جذبہ کس طرح پیدا کرسکتے ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں کہہ دیا ہے کہ بیعت کے جذبے تم نے نہیں بھرنے۔ تمہارا کام تبلیغ کرنا ہے۔تم کئے جاؤ۔جس کو ہدایت دینی ہوگی میں خود دوں گا۔

حضور انور نے فرمایا: دوسری بات یہ کہ جماعت تو ان کو اچھی لگتی ہے لیکن کیا ان کو خدا پر بھی یقین ہے؟ جن کو خدا پر یقین نہیں ہے وہ ایک انسانیت کے ناطے تمہاری جماعت کو ایک گروپ کی حیثیت سے، ایک کمیونٹی کی حیثیت سے اچھا سمجھتے ہیں لیکن ان کو مذہب سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔تو پہلے ان کی مذہب کے ساتھ دلچسپی پیدا کرواؤ۔ خدا کی ہستی کا یقین پیدا کرواؤ۔ اس لئے آج میں نے دوپہر کو جو ایڈریس کیا تھا اس میں یہی تھا کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ اس کی کیا کیا صفات ہیں اور وہ کیسے کیسے معجزے دکھاتا ہے۔ وہ جب یہ بات مان جائیں گے تو خود ہی آجائیں گے۔ بہرحال آپ کا کام تبلیغ کرنا ہے۔ یہاں بھی ستر فیصد آبادی خدا پر یقین چھوڑتی جارہی ہے۔ وہ جب بھی مذہب کی طرف دوبارہ آئیں گے تو اس gap کو انشاء اللہ تعالیٰ احمدی پُر کریں گے۔

❁......**ایک طالبہ نے سوال کیا کہ میں جب بھی یونیورسٹی میں نماز پڑھنا چاہتی ہوں تو ادھر بہت سے سنی اور ترکی ہیں وہ مختلف طریق سے نماز پڑھتے ہیں۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مختلف لوگ ہیں ۔ افریقہ میں چلے جاؤ تو وہاں مالکی ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اوپر بھی باندھے۔ درمیان میں بھی باندھے اور نیچے بھی باندھے۔لیکن کسی سے ڈر کر کوئی طریقہ نہیں اپنانا۔ اپنی مرضی سے جس طرح آسانی ہے اس طرح ہاتھ باندھ لیں۔

❁......**ایک طالبہ نے سوال کیا کہ اسلام میں بزنس کے منافع کی کوئی شرح مقرر ہے؟**

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام کہتا ہے کہ آپ بزنس کریں اور اس پر جو منافع ہے وہ لیں ۔ پہلے ہی سے منافع فکس کرنا جائز نہیں۔ وہ سود ہے اور سود حرام ہے۔ اگر ساٹھ فیصد منافع ہوتا ہے تو ساٹھ فیصد لے لیں۔ اگر بیس فیصد ہوتا ہے تو بیس فیصد لے لیں اور اگر نقصان ہوتا ہے تو نقصان برداشت کریں۔

❁......**ایک بچی نے سوال کیا کہ میں وکالت پڑھ رہی ہوں۔ کیا پڑھائی کرنے کے بعد جج بن سکتی ہوں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وکالت پڑھ کر گھر بیٹھ کر عورتوں کے حقوق کیلئے کام کریں۔ جج نہ بنیں۔ رہنے دیں۔

❁......**ایک طالبہ نے سوال کیا کہ پاکستان میں احمدی ووٹ نہیں دیتے جس پر لوگ کہتے ہیں کہ جماعت اپنے حق کے لئے آواز نہیں اُٹھاتی۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں آواز اُٹھانے کا موقع ہوتا ہے وہاں ہم آواز اُٹھاتے ہیں ۔ اور جہاں تک ووٹ دینے کا سوال ہے تو میری جو مختلف پریس کانفرنسز ہوئیں اور بیانات آئے ہیں وہ اگر آپ نے سنے ہوں تو آپ کو جواب مل جائے گا۔ ووٹ ہم اس لئے نہیں دیتے کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر تم نے ووٹ دینا ہے تو اپنے آپ کو غیر مسلم ڈکلیئر (declare) کرکے دو یا پھر جو declaration میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جو گندی زبان استعمال کی گئی ہے اس پر دستخط کرو۔ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ہوئی ہے۔ ان کو مانا ہوا ہے۔ اس لئے ہم اس پر دستخط نہیں کرسکتے اور نہ ہی اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کرسکتے ہیں کیونکہ ہم کلمہ پڑھنے والے ہیں۔ اس لئے ہم یہی کہتے ہیں اور یہی آواز اُٹھاتے ہیں۔ دنیا میں ہر جگہ جہاں بھی میرا لیڈروں سے واسطہ پڑتا ہے اور اخباروں سے بھی یہی کہتا ہوں کہ پارلیمنٹ نے اگر ہمیں غیر مسلم قرار دے دیا تو بے شک ہمیں غیر مسلم کہتے رہیں ۔ وہ ہمیں جو مرضی سمجھتے رہیں۔لیکن ہم سے یہ زبردستی کہلوانا کہ ہم غیر مسلم ہیں تو ہم یہ نہیں کریں گے۔ جب تک غیر مسلم کے طور پر ہمیں ووٹ دینے کا کہا جائے گا ہم نہیں دیں گے۔تو باقی چیزیں چھوڑیں، پاکستان میں پاکستانی شہری ہونے کی حیثیت سے ووٹ کے لحاظ سے مذہب کا کوئی تعلق نہیں ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مظلوم کی آواز سنتا ہے تو ایک وقت آئے گا جب یہ ہوجائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔قوموں کی زندگی میں تیس چالیس سال اس طرح کے آجانا کوئی ایسی بات نہیں ہوتی۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ اچھا وقت آجائے گا۔

❁......**ایک بچی نے سوال کیا کہ جو بچوں کو vaccination وغیرہ لگاتے ہیں کیا وہ لگانی چاہئیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ضرور لگوانی چاہئیں۔ بعض چیزیں ہیں جن پر ابھی تک پورے تجربے نہیں ہوئے وہ نہ لگوائیں لیکن جو گورنمنٹ کہتی ہے جیسے بعض ماؤں کو بھی لگواتی ہے تو وہ کروالینی چاہئے۔ اسی طرح بچوں کیلئے مختلف doses ہوتی ہیں۔جیسے پہلے مہینہ، پھر دوسرے مہینہ اور اسی طرح پھر سال کے بعد، پھر تین سال کے بعد تو یہ ساری کروانی چاہئیں۔

❁......**ایک طالبہ نے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ دنیا کے حالات بہت تیزی سے خراب ہو رہے ہیں اور تیسری جنگِ عظیم بہت قریب ہے۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

جو حالات اور جو آثار ہیں وہ ظاہر کر رہے ہیں کہ بہت قریب آرہی ہے۔اور اب تو بہت سے دوسرے لوگوں نے بھی کہنا شروع کردیا ہے۔ بلکہ پچھلے دنوں رشیا کے فارن منسٹر نے بھی اس طرح کی statement دی تھی کہ اگر سیریا کو انہوں نے زیادہ چھیڑا تو ایک عالمی جنگ شروع ہوجائے گی۔تو حالات تو ایسے ہی ہیں۔ اب سیریا میں بھی حالات اسی طرف جارہے ہیں۔ترکی میں بھی شروع ہوگیا ہے۔ سارے مسلمان ملکوں میں اس طرح ہو رہا ہے۔لیکن میں نے یہ بھی نہیں کہا کہ یہ ایسی تقدیر ہے جو ٹل نہیں سکتی۔ میں نے تو یہ بھی کہا تھا کہ دعا کریں کہ ٹل جائے۔

❁......**ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا اسلامی حکومت میں مذہب اور حکومت علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خلافت کا تو حکومت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

❁......**ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا ان رشتہ داروں کو جو جماعت پر اعتراض کرتے رہتے ہیں جلسہ پر آنے کی دعوت دینی چاہئے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر وہ آنا چاہیں تو جماعت کو بتا کر، جماعت کے نظام سے اجازت لے کر کہ یہ ہمارے عزیز ہیں اور غیر احمدی ہیں ان کو لے کر آئیں اور جلسہ میں شامل کریں۔ وہ اعتراض بے شک کرتے رہیں بس وہ شرارت نہ کریں۔ ربوہ میں بہت سارے لوگ جلسہ پر آتے تھے اور قادیان میں بھی آتے تھے۔ بعض تو زبردستی اپنے رشتہ داروں کو لے کر آتے تھے۔اس کے بعد یا تو اعتراض سے ان کے منہ بند ہوجاتے تھے یا وہ بیعت کرکے چلے جاتے تھے۔

❁......**ایک بچی نے سوال کیا کہ مربیان سلسلہ کی بیویوں کو پڑھائی میں مضامین کا انتخاب کرتے ہوئے کن مضامین کی طرف توجہ دینی چاہئے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دین کا علم تو بہرحال حاصل کرنا چاہئے۔ دینی علم سب سے زیادہ ضروری ہے۔ ان کے لئے بہتر یہی ہے کہ پڑھ لکھ کر پھر گھر کو سنبھالیں۔

طالبات کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ پروگرام نو بج کر پچاس منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2013ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر102)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''۔۔۔مامورمن اللہ کے دشمن ضرور ہوتے ہیں جو ان کو تکلیفیں اور اذیتیں دیتے ہیں۔توہین کرتے ہیں۔ایسے وقت میں سعیدالفطرت اپنی روشن ضمیری سے اُن کی صداقت کو پالیتے ہیں۔پس ماموروں کے مخالفوں کا وجود بھی اس لئے ضرور ہے۔جیسے پھولوں کے ساتھ کانٹے کا وجود ہے۔تریاق بھی ہیں،توزہریں بھی ہیں۔کوئی ہم کوکسی نبی کے زمانہ کا پتہ دے۔جس کے مخالف نہ ہوئے ہوں۔۔۔''

(ملفوظات جلداول،صفحہ 412۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

قارئین الفضل کے لئے Persecution Report بابت ماہ جولائی 2013ء سے چند واقعات کا خلاصہ درج ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو پیارے آقا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر اپنے مظلوم بہن بھائیوں کے لئے بکثرت دعائیں کرنے کی توفیق بخشے اور قبولیت کے نظارے جلد دکھائے۔آمین

....

چونکا دینے والے حقائق

......پاکستان کی تاریخ میں اپنی نوعیت کے انتہائی منفرد واقعے پر قائم کردہ ''ایبٹ آباد کمیشن'' کی رپورٹ چھپنے پر بہت سارے حقائق منظر عام پر آئے۔ پاکستانی خفیہ ایجنسی ISI کے سابق ڈائریکٹر جنرل لیفٹیننٹ جنرل شجاع پاشا نے اس کمیشن کے روبرو پیش کردہ اپنے بیان میں پاکستان کے موجودہ کشیدہ حالات کا ذمہ دار بعض بااثر لوگوں ٹھہرایا۔اپنے اس بیان میں جنرل پاشا نے مؤرخہ 28/جون 2010ء کولاہور کی احمدیہ مساجد دارالذکر گڑھی شاہو اور بیت النور ماڈل ٹاؤن میں ہونے والے افسوسناک حملہ کے بارے میں بھی بعض دل دہلا دینے والے حقائق سے پردہ اٹھایا۔ اس کمیشن کی رپورٹ جسے ''الجزیرہ ٹی وی'' نے شائع کیا ہے کے پیراگراف 497 میں جنرل کے ریمارکس یوں درج ہیں

''497۔ڈی جی نے کہا کہ ISI کے علم میں تھا کہ بعض قصبوں اور شہروں سے دہشتگردوں کے سرغنوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ یہ بھی کہ کراچی میں بعض مقامات کو "no go" ایریا قرار دیا جا چکا ہے جہاں ISI کی مصدقہ اطلاعات کے مطابق غیرملکی دہشتگرد پناہ گزین تھے لیکن پولیس کو ان جگہوں پر چھاپہ مارنے کی ہمت نہ پڑتی تھی۔لاہور اور بعض اور شہروں میں بھی ملتی جلتی صورتِ حال تھی۔ لاہور میں تو پولیس نے قادیانیوں (احمدیوں) پر گزشتہ سال (2010ء) حملہ کرنے والے لوگوں کو باقاعدہ تحفظ فراہم کیا بلکہ انہیں اس ہسپتال کا راستہ بھی دکھایا جہاں اس حملہ میں زخمی ہونے والے لوگ زیرِ علاج تھے۔ان تمام واقعات کے بارے میں صوبائی حکومت کو باخبر کردیا گیا تھا لیکن انہوں نے ISI کی جانب سے فراہم کردہ معلومات اور ممکنہ اقدامات پر مشتمل تجاویز پر کوئی توجہ نہ دی۔ اس ہسپتال میں زخمیوں کی حفاظت کے لیے ایک بھی گارڈ متعین نہیں کیا گیا تھا کیونکہ کرپٹ سیاسی اثر و رسوخ ان کے خلاف نافذ العمل تھا۔''

قریبًا 3/ سال قبل صوبہ پنجاب کے دارالحکومت لاہور میں احمدیہ مساجد پر ہونے والے حملوں میں دہشتگردوں نے خالصتًا مذہبی منافرت کی بنا پر نمازِ جمعہ کے لیے اکٹھے ہونے والے نہتے احمدیوں پر حملہ کر کے 86/ احمدیوں کو شہید اور 124/احمدیوں کو زخمی کردیا تھا جبکہ مسجد میں کام کرنے والا ایک عیسائی بھی اس حملہ میں جاں بحق ہوا۔ جنرل پاشا اپنے بیان میں اسی واقعہ کا ذکر کررہے ہیں ۔تاریخِ انسانیت میں خونیں روشنائی سے لکھے جانے والے اس واقعہ کے روز دونوں مساجد میں ڈیوٹی پر موجود پولیس کی نفری حسبِ معمول کم تھی۔اور حملہ کے بعد پولیس کے 'فوری' ردّعمل کی وجہ سے دہشتگردوں کو اپنے مذموم ارادوں کو پورا کرنے کا مکمل وقت ملا۔اس واقعہ کی تفصیلات کا ذکر پہلے آ چکا ہے لیکن جنرل پاشا کے اس انکشاف کے بعد اس واقعہ کے ایک اور پہلو پر روشنی پڑتی ہے۔

اپنے مذکورہ بالا بیان میں جنرل پاشا کہتے ہیں کہ **پولیس نے دہشتگردوں کو ''تحفّظ'' فراہم کیا، بلکہ ان کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے ان کو'' ہسپتال کا راستہ دکھایا''۔ نیز یہ کہ پنجاب کی صوبائی حکومت کو اس ممکنہ حملہ کے خطرہ سے آگاہ کردیا گیا تھا لیکن'' کرپٹ سیاسی اثر ورسوخ ان کے خلاف نافذ العمل تھا''**۔ یہ بیان نہایت واشگاف الفاظ میں ہمیں یہ بتاتا ہے کہ اس سانحہ کے دوران کس طرح پولیس اور سیاسی شخصیات نے مجرمانہ طور پر دہشتگردوں کی پشت پناہی کی۔

United Nation's Commission on International Religious Freedom نے اپنی 2/جولائی 2013ء کی رپورٹ میں پنجاب حکومت کی کارکردگی کا ذکر کچھ اس طرح سے کیا:

''بعض NGOs نے حال ہی میں بعض ایسے واقعات کو رپورٹ کیا ہے جن میں احمدیوں کو سرِ راہ فائرنگ کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ ہندوؤں کو بدستور ناروا امتیازی سلوک کا سامنا ہے اور ہمیشہ اس بات کا ڈر رہتا ہے کہ کہیں انہیں زبردستی مسلمان ہونے پر مجبور نہ کیا جائے۔ پنجاب گورنمنٹ نے مارچ 2013ء میں جیکب کالونی میں موجود عیسائی آبادی پر حملہ کرنے والوں کے خلاف کوئی مناسب کارروائی نہیں کی۔''

'Pakistan Today' کے ایڈیٹر عارف نظامی نے مؤرخہ 13/جولائی 2013ء کی اشاعت میں جنرل پاشا کے اس بیان کے پیشِ نظر میاں محمد شہباز شریف (وزیرِ اعلیٰ پنجاب) کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا:

''حال ہی میں فوڈ سٹریٹ لاہور میں ہونے والے دہشتگردی کے واقعات نے لگ بھگ تین سال بعد ایک مرتبہ پھر یہ بات واضح کردی ہے کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی صوبائی حکومت شدت پسندوں کے ساتھ 'ceasefire' کی حالت میں نہیں ہے۔ اس پیرائے میں شہباز شریف کو اپنے اوپر جنرل پاشا کی طرف سے (ایبٹ آباد) کمیشن کے روبَرو لگائے جانے والے الزامات کو فی الفور غلط ثابت کرنا چاہیے کہ لاہور پولیس نے 2010ء میں قادیانیوں (احمدیوں) پر حملہ کرنے والے دہشت گردوں کو تحفظ فراہم کیا تھا۔''

....

انتظامیہ کی طرف سے ایک اور احمدیہ مسجد کو سیل کردیا گیا

......**فتح پور ضلع گجرات ، جولائی 2013ء:** انتظامیہ نے فتح پور ضلع گجرات میں ایک احمدیہ مسجد کو سِیل (seal) کردیا۔ یہ اپنی نوعیت کا انتیسواں واقعہ تھا۔ غالبًا پاکستانی انتظامیہ احمدیہ مساجد سِیل کرنے میں عالمی ریکارڈ قائم کرچکی ہے۔اوران کی اس کاوش کو بھی گنیز بُک آف ورلڈ ریکارڈز میں جگہ ملنی چاہیے۔

گزشتہ بیس سال سے ایک احمدی کی ملکیتی یہ مسجد اسی کے زرعی فارم پر واقع ہے۔اس کے تمام تر انتظامات احمدی ہی انجام دیتے ہیں۔احمدیوں نے اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو اس مسجد میں نماز ادا کرنے کی اجازت دے رکھی تھی۔اس وجہ سے یہ مسجد دونوں کے استعمال میں تھی۔

حال ہی میں جب احمدیوں نے اس کی ملکیت صدر انجمن احمدیہ کے نام منتقل کروائی تو یہ بات ان کے غیر احمدیوں ساتھیوں کو اچھی نہیں لگی۔اگرچہ احمدیوں کے اس اقدام کے باوجود غیراحمدیوں کو اس مسجد میں نماز ادا کرنے کی اجازت تھی لیکن پھر بھی اس کو بنیاد بناتے ہوئے انہوں نے مسجد پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ انتظامیہ نے جسے انصاف پسندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس معاملہ کو طے کرنا چاہیے تھا شارٹ کٹ کا استعمال کیا اور حسبِ دستور 'معاملہ فہمی' کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے سِیل کردیا ہے۔'نہ رہے بانس،نہ بجے بانسری'۔

The Express Tribune لاہور نے اپنی 31/جولائی 2013ء کی اشاعت میں اس واقعہ کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔اس میں واضح طور پر درج ہے کہ احمدیوں نے اپنی ملکیتی اس مسجد پر قبضہ کے ممکنہ اقدام کے خلاف رپورٹ درج کروانے کی کوشش کی تو پولیس نے 'حیرت انگیز' طور پر انہیں کی مسجد کو سِیل کردیا۔ غالبًا 'الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے' کی مثال عین پاکستان پولیس کے لیے ہی معرضِ وجود میں لائی گئی ہے۔مزید برآں رمضان کے مقدس مہینے کے پہلے ہی روز احمدیوں کو اس مسجد سے گھسیٹ کر باہر نکالا گیا اور زدوکوب کیا گیا لیکن پولیس نے مجرمانہ غفلت سے کام لیتے ہوئے اس واقعے کے خلاف بھی کوئی ایف آئی آر درج نہ کی۔

....

کہ سنگ وخِشت مقید ہیں اور سگ آزاد

......**رچنا ٹاؤن لاہور، جولائی 2013ء:** یہاں کے ایک احمدی رہائشی مبارک احمد صاحب کو نامعلوم لوگوں کی طرف سے دھمکی آمیز خطوط اور ٹیلیفون کالز کا سلسلہ جاری ہے۔واضح ہو کہ مبارک احمد صاحب کی طرح 'اسلامی جمہوریہ پاکستان' کے مختلف علاقوں میں بسنے والے سینکڑوں شریف النفس اور ملک کے وفادار احمدی مسلمانوں کو ڈرایا دھمکایا جاتا ہے۔

......**گنج، مغلپورہ، 21/جولائی 2013ء:** دو نامعلوم باریش افراد نے یہاں کی لوکل احمدیہ مسجد کے دروازے کو غایت درجہ تحکّمانہ انداز سے کھٹکھٹایا اور مسجد میں داخلے کا مطالبہ کیا۔ سیکیورٹی گارڈ نے اپنا فرض نبھاتے ہوئے جب ان سے ان کی شناخت طلب کی تو یہ بات ان کی دل آزاری کا موجب بن گئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت درجہ مقدس سنت کو بظاہر پورا کرنے والے مولوی گالم گلوچ کرتے ہوئے اسے قتل کرنے کی دھمکیاں دینے لگے۔ کچھ دیر بعد انہیں ان کے ہم نوا اپنے ساتھ لے گئے۔

......**گلبرگ، جولائی 2013ء:** گلبرگ کے رہائشی ظہور الدین صاحب کے گھر کے باہر دو نقاب پوش کھڑے پائے گئے۔ان سے کسی نے وہاں کھڑے ہونے اور نقاب پہننے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کسی بات کا جواب نہیں دیا اور وہاں سے چلے گئے۔کچھ دیر بعد پھر واپس آنے پر اسی دوست نے دوبارہ ان سے بات کرنے کی کوشش کی تو پھر انہیں کوئی جواب نہ ملا اور وہ وہاں سے چلے گئے۔ان غیراحمدی دوست کا یہ کہنا ہے کہ وہ دونوں مسلح تھے۔

......**شریف پورہ، ضلع لاہور، جولائی 2013ء:** شریف پورہ کے احمدیوں کو اس بات پر مجبور کیا جارہا ہے کہ وہ اپنی لوکل مسجد میں نماز ادا کرنا چھوڑ دیں۔اس بات کو لے کر وہ علاقے کی بااثر شخصیات سے بھی ملے ہیں اور وہ اینٹی احمدیہ کانفرنس کرنے اور پھر جلوس نکالنے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں۔

....

یونہی ہمیشہ کھِلائے ہیں ہم نے آگ میں پھول

......**اٹک، جولائی 2013ء:** ایک احمدی خاتون محترمہ شمیم رمضان صاحبہ محکمہ صحت کی سینیئر نرسنگ انسٹرکٹر ہیں ۔ انہیں کافی عرصہ سے مذہبی بنیادوں پر ہراساں کیا جارہا ہے۔اٹک کے اسلام کے ٹھیکیدار مُلّاں، انصاف کے علمبردار عدلیہ والے اور شہریوں کو تحفظ پہنچانے والی انتظامیہ اس قوم کی بیٹیوں کو نرسنگ کا مقدس فریضہ سرانجام دینے کی تعلیم دینے والی محترم خاتون کو اذیت پہنچانے پر گٹھ جوڑ کیے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

ناسازگار حالات کے باوجود اپنے مقدس فرائض کو کماحقہ بجالانے والی محترمہ شمیم رمضان صاحبہ کو نرسنگ سکول اٹک میں چھ سال قبل ٹرانسفر ہونے کے بعد سے اس قسم کے حالات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ان پر بے بنیاد لگائے جانے والے الزامات میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ وہاں کی طالبات کو پڑھانے کے ساتھ ساتھ تبلیغ کرتی ہیں اور انہیں جبرًا اپنا مذہب بدلنے پر مجبور کرتی ہیں۔قوم کے 'مصلحین' نے اپنے خطبات میں اس خطرے کا اظہار کرتے ہوئے اس نہتی خاتون کے خلاف نفرت آمیز تقاریر کیں اور عامۃ الناس کو ان کے خلاف بھڑکایا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ 'سچے' مسلمانوں نے ان کے گھر پر پتھراؤ کیا۔ان کے دو بچے اور خاوند بھی اسی اذیت کا شکار ہیں جس سے وہ گزر رہی ہیں۔

ماضی قریب میں ان کی خدمات کے احترام میں انہیں ترقی دے کر اٹک ہسپتال میں ٹرانسفر کردیا گیا۔ چنانچہ ضابطہ کے تحت انہیں نرسنگ سکول سے رخصت کردیا گیا لیکن اٹک ہسپتال کی انتظامیہ کی جانب سے ان کو ڈیوٹی پر حاضر ہونے کی اجازت نہ دی گئی۔ جب ان سے وجہ پوچھی گئی تو ہسپتال انتظامیہ تسلی بخش جواب دینے سے قاصر رہی۔ ہسپتال میں ان کے ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ نے انتظامیہ کو خط لکھا ہے کہ چونکہ محترمہ ماضی میں تبلیغی سرگرمیوں میں ملوث رہی ہیں اس لیے ان کی ترقی کو روک دیا جائے۔ اس پر محترمہ نے محکمہ صحت لاہور کے سیکرٹری کو درخواست لکھی ہے جس کا جواب تا اطلاع ثانی انہیں موصول نہیں ہوا۔

محترمہ شمیم رضوان صاحبہ اس محکمہ میں 21/سال سے خدمات سرانجام دے رہی ہیں اور اس تمام تر خدمت کے صلہ میں انہیں دیگر اذیتوں کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی ڈر ہے کہ صرف اس بنا پر کہ وہ 'احمدی' ہیں ان کی نوکری خطرے میں نہ پڑ جائے۔

(باقی آئندہ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 31/مارچ 2010ء میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کے قلم سے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی سیرت پر ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

حضرت مسلمہؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس سے تھا۔ آپؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے بائیس سال قبل پیدا ہوئے اور خوش قسمتی سے آپؓ کا نام محمد رکھا گیا۔ آپؓ دراز قد، دوہرے بدن اور گندم گوں رنگت کے مالک تھے۔ مدینہ میں پہلے مسلمان مبلغ حضرت مصعبؓ بن عمیر کی کوششوں سے ابتدا میں ہی اسلام قبول کرلیا۔ مؤاخات کا سلسلہ قائم ہوا تو حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کو آپؓ کا بھائی بنایا گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محمد بن مسلمہؓ کی فدائیت اور بہادری کی وجہ سے آپؓ پر بہت اعتماد فرماتے تھے اور کئی بڑی مہمات بھی آپؓ کے سپرد فرمائیں جن میں کامیابی نے آپؓ کے قدم چومے۔ چنانچہ انہیں ''فارسِ نبی اللہ'' یعنی آنحضرتؐ کے شہسوار کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔

آپؓ جنگ بدر میں شامل تھے۔ اس کے بعد جب یہودی قبیلہ بنوقینقاع کی طرف سے بدعہدی ظاہر ہوئی اور مدینہ سے اُن کے اخراج کا معاملہ سامنے آیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نازک ذمہ داری حضرت محمد بن مسلمہؓ کے سپرد فرمائی۔ اس کے بعد یہودی قبائل بنونضیر اور بنوقریظہ کے سرداروں کی طرف سے قتل کے منصوبوں، ریشہ دوانیوں اور دیگر سازشوں کو کچلنے کے لئے آپؓ نے غیرمعمولی اہم خدمات سرانجام دیں۔ چنانچہ یہودی سردار کعب بن الاشرف کی طرف سے جب عہدشکنی، بغاوت، فتنہ پردازی اور فحش گوئی کے الزامات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاکمِ مدینہ کے طور پر کعب کو سزا دینے کا فیصلہ فرمایا لیکن ازراہ حکمت مدینہ کے مخصوص حالات کی وجہ سے کعب کے باضابطہ اعلانِ قتل سے احتراز کیا۔ اور یہ نازک ذمہ داری خاموشی سے ادا کرنے کے لئے محمد بن مسلمہؓ کو مقرر کیا۔ آپؓ نے عرض کیا کہ اس مقصد کے حصول کے لئے آپؓ کو کوئی عذر تراشنا پڑے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وسیع تر قومی و سیاسی مفاد کے پیش نظر اس کی اجازت دی۔ محمد بن مسلمہؓ دو تین صحابہ کے ساتھ کعب کے گھر گئے اور کہا کہ نبی کریم ہم سے صدقہ کا تقاضا کرتے ہیں اس لئے تم سے قرضہ لینے آئے ہیں۔ کعب نے شرارت سے اپنی عورتوں یا بیٹوں کو رہن رکھنے کا مطالبہ کیا۔ آخر طے پایا کہ ہتھیار رہن رکھے جائیں گے۔ اور محمد بن مسلمہؓ رات کا وعدہ کرکے واپس آگئے۔ اس طرح آپؓ کو ہتھیار کھلے عام کعب کے ڈیرہ پر لے جانے کی اجازت مل گئی۔ چنانچہ شام کو یہ پارٹی ہتھیاروں سے مسلح ہوکر کعب کے ڈیرے پہنچی اور کعب کا کام تمام کردیا۔

اگلے روز یہود کا وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کعب کے قتل کی شکایت لے کر آیا تو حضورؐ نے کعب کی عہدشکنی اور سازش قتل کے گھناؤنے جرائم گنوائے جس پر وہ خاموش ہوگئے۔

غزوۂ اُحد میں جب کفار کے درّہ سے اچانک حملہ سے مسلمان پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوئے تو محمد بن مسلمہؓ ثابت قدم رہے۔

غزوۂ احزاب میں یہود قبیلہ بنوقریظہ کی غداری کے باعث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوقریظہ کے قیدیوں کو جمع کرکے سنبھالنے کی ذمہ داری محمد بن مسلمہؓ کے سپرد فرمائی جسے آپؓ نے احسن رنگ میں ادا فرمایا۔

حدیبیہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چودہ سو صحابہ کے ساتھ روانہ ہوئے تو ازراہ احتیاط ایک سو سواروں کا دستہ آگے بھیجا اور اس دستہ کا امیر محمد بن مسلمہؓ کو قرر فرمایا۔ بطور امیر محمد مسلمہؓ نے پہلے پہنچ کر قریش سے ملاقات کی اور انہیں آنحضورؐ کے عمرہ کے ارادہ سے مکّہ پہنچنے کی اطلاع بھی دی۔

غزوۂ تبوک اور بعض دیگر غزوات کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہؓ کو مدینہ کا امیر مقرر فرمایا۔

سریہ ذی القصہ میں دس افراد کا امیر آپؓ کو مقرر کیا گیا۔ یہ بہت نازک مہم تھی جس میں آپؓ کے علاوہ باقی سب صحابہؓ شہید ہوگئے۔ آپؓ کو دشمن نے زخمی حالت میں برہنہ کرکے کہیں پھینک دیا۔ بعد میں بعض مسلمان وہاں سے گزرے تو انہوں نے انہیں سنبھالا اور اپنے ہمراہ مدینہ لے آئے۔

حضرت محمد بن مسلمہؓ باوجود نڈر ہونے کے بہت امن پسند اور صلح جُو تھے۔ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو اپنی تلوار دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ ''جب تک مشرکین کے ساتھ تمہاری جنگ ہو، اس تلوار کے ساتھ اُن سے جنگ کرتے رہنا۔ جب وہ زمانہ آئے جب مسلمان باہم لڑنے لگیں تو یہ تلوار توڑ کر گھر میں بیٹھ رہنا یہاں تک کہ کوئی خطاکار ہاتھ تم پر حملہ آور ہو یا تمہاری فیصلہ کُن موت آجائے''۔ آنحضورؐ نے آپؓ کے بارہ میں یہ بھی فرمایا تھا کہ کوئی فتنہ آپؓ کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد آپؓ نے وہ تلوار توڑ دی اور ایک لکڑی کی تلوار میان میں ڈال لی۔ پھر آپؓ شہر کے فتنوں سے نکل کر ایک ویرانہ میں چلے گئے خیمہ لگا کر وہاں رہنے لگے۔

حضرت عمرؓ کے دَور میں بھی حضرت محمد بن مسلمہؓ کو نمایاں خدمات کی توفیق ملی۔ آپؓ کو صدقات کی وصولی پر مقرر کیا گیا۔ اسی طرح عمّال کی نگرانی اور احتساب کے سلسلہ میں بھی بعض نازک کام آپؓ کے سپرد فرمائے۔ جب حضرت عمرؓ کو اطلاع ملی کہ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے محل تعمیر کروا کر اس کے دروازہ پر دربان مقرر کئے ہیں تو حضرت عمرؓ نے حضرت محمد بن مسلمہؓ کو بھیجا کہ امیر کوفہ کے محل کے دروازہ کو آگ لگادیں۔ آپؓ تو صرف تعمیل کرنا جانتے تھے اس لئے ایسا ہی کیا۔ اس پر حضرت سعدؓ وہاں آئے تو آپؓ نے بتایا کہ مجھے خلیفۂ وقت نے یہی ارشاد فرمایا تھا۔ اس پر حضرت سعدؓ نے بھی یہ بات بخوشی قبول کی۔ حضرت عمرؓ نے امراء کے لئے مال کی ایک حد لگادی اور حضرت محمد بن مسلمہؓ کو مقرر فرمایا کہ وہ سارے امراء سے زائد مال وصول کرکے بیت المال میں جمع کروادیں۔

حضرت عثمانؓ نے حضرت محمد بن مسلمہؓ کو پچاس سواروں پر امیر مقرر کرکے مصر سے آنے والے باغیوں سے گفتگو کے لئے بھیجا۔

صفر 46 ہجری میں حضرت محمد بن مسلمہؓ اپنے گھر میں بیٹھے تھے کہ ایک شامی (اُردنی) نے گھر میں گھس کر اس الزام میں آپؓ کو شہید کردیا کہ آپؓ نے امیر معاویہ کے حق میں تلوار کیوں نہیں اٹھائی۔ آپؓ کے دس بیٹے اور چھ بیٹیاں تھیں۔

آپؓ سے بہت کم احادیث مروی ہیں لیکن اُن سے احتیاط اور قول سدید کے پہلو نہایت شان سے اجاگر ہوتے ہیں۔ یہ آپؓ کی ہی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شادی سے قبل لڑکی کو دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں میراث میں دادی کو حصہ دینے سے متعلق بھی حضرت محمد بن مسلمہؓ نے مغیرہؓ بن شعبہ کے حق میں گواہی دی کہ آنحضورؐ نے دادی کا چھٹا حصہ مقرر کیا ہے۔ اسی طرح حضرت عمرؓ کے دَور میں حاملہ عورت کے چوٹ لگنے کے نتیجہ میں حمل ساقط ہونے کی دیت کے بارہ میں بھی آپؓ نے مغیرہؓ کی بیان کردہ روایت کی تصدیق کی کہ آنحضورؐ نے اس کا بدلہ ایک غلام یا لونڈی مقرر فرمایا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ دہلوی

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 28/مئی 2010ء میں حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ کے بارہ میں ایک معلوماتی مضمون مکرم نذیر احمد سانول صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ، نہایت بلند پایہ عالم دین، مترجم قرآن کریم، بے بدل مفسّر و محدّث اور بارھویں صدی کے مجدّد تھے۔ کنیت ابوالفیاض ہے۔ 12 فروری 1703ء کو مظفرنگر کے قصبہ پھلت میں محترم شاہ عبدالرحیم صاحب کے ہاں پیدا ہوئے والدہ کا نام مہرالنساء تھا اور وہ بھی عالمہ تھیں۔ اُنہیں پہلے ہی یہ بشارت مل چکی تھی کہ اُن کے ہاں ایک ولی پیدا ہوگا۔ والد کا نسب حضرت عمرؓ سے ملتا ہے اور والدہ کا حضرت امام موسیٰ کاظم سے۔

حضرت شاہ ولی اللہ بچپن ہی سے سنجیدگی کا پیکر تھے۔ سادگی شعار تھا۔ مزاج بہت دھیما اور باوقار تھا۔ 7 برس کی عمر میں قرآن کریم حفظ کرلیا۔ 14 سال کی عمر میں پہلی شادی ہوئی۔ اہلیہ کی وفات پر دوسری شادی کی تو چار بیٹے (شاہ عبدالعزیز، شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالقادر اور شاہ عبدالغنی صاحبان) پیدا ہوئے اور چاروں نے آپؒ کی عظمت میں اضافہ ہی کیا۔

حضرت شاہ ولی اللہ نے ہندوستان میں قرآن کریم کا فارسی ترجمہ سب سے پہلے کرنے کی سعادت پائی۔ آپؒ نے علم تفسیر سے متعلق بھی کتب تحریر کیں جن میں ''الفوز الکبیر فی اصول التفسیر'' بہت اہم ہے۔ ''فتح الخبیر'' کے نام سے قرآن کی تفسیر بھی لکھی۔

حدیث کی بھی کئی کتب تصنیف کیں جن میں سے ''الدرالثمین فی مبشرات النبی الامین'' میں وہ چالیس احادیث درج کیں جو آپؒ کو خواب میں بتائی گئی تھیں۔ ''حجۃ اللہ البالغہ'' اور ''تفہیماتِ الٰہیہ'' بھی آپؒ کی بہت ساری کتابوں میں اہم ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی وفات 21 اگست 1762ء کو دہلی میں ہوئی۔ تدفین دلّی دروازہ کے بائیں جانب مہندیان میں عمل میں آئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب حضرت شاہ ولی اللہؒ کی قبر پر تشریف لے گئے تو فرمایا:

''شاہ ولی اللہ صاحب ایک بزرگ اہل کشف اور کرامت تھے۔ یہ سب مشائخ زیرزمین ہیں اور جو لوگ زمین کے اوپر ہیں وہ ایسے بدعات میں مشغول ہیں کہ حق کو باطل بنارہے ہیں''۔

حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی قرآن سے محبت کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ ایک دفعہ بادشاہ اُن سے ملنے کے لئے آیا، وہ کھڑے ہوگئے اور بادشاہ سے ملے اور پھر بیٹھ گئے۔ پھر وزیر آیا تو آپؒ اسی طرح بیٹھے رہے، کھڑے نہیں ہوئے۔ اس کے بعد بادشاہ کا پہریدار آیا تو پھر کھڑے ہوگئے۔ کسی نے وجہ پوچھی کہ وزیر کے اعزاز کے لئے کیوں کھڑے نہ ہوئے۔ تو آپؒ نے فرمایا کہ بادشاہ کی اطاعت کا حکم ہے اس لئے اُن کے لئے کھڑا ہوا۔ وزیر کی اطاعت کا حکم نہیں ہے اس لئے اُس کے آنے پر کھڑا نہیں ہوا۔ پھر پہریدار آیا تو اس لئے کھڑا ہوگیا کہ وہ حافظ قرآن ہے۔

ماہنامہ ''النور'' امریکہ مئی 2010ء میں خلافت سے متعلق شائع ہونے والی مکرم احمد مبارک صاحب کی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے:

مجھے رستہ دکھانے کو ستارہ دُور تک پہنچا
کہیں بھٹکا نہیں آخر درِ مسرور تک پہنچا
رُخِ انور کو تکنے طالب و مطلوب سب پہنچے
ہجومِ عاشقاں پہنچا، بُتِ مغرور تک پہنچا
مئےعرفان تازہ چل رہی تھی اس کی مجلس میں
پیالہ در پیالہ مجھ دلِ مخمور تک پہنچا
زمانہ چل رہا ہے کس قدر بے سمت و بے منزل
میرے مالک تُو اس کو وقت کے مامور تک پہنچا

ماہنامہ ''النور'' امریکہ اپریل 2010ء میں شائع ہونے والی مکرم صادق باجوہ صاحب کی نظم ''مراجعتِ مکّہ'' سے انتخاب پیش ہے:

زمیں بھی تخلیق کی گئی ہے، فلک بھی جس کے لئے بنایا
وہی ہے درّ یتیم یکتا، مثیل جس کا نہ تھا، نہ آیا
عجیب منظر جہاں نے دیکھا وہ کوہِ فاراں پہ جلوہ گر تھا
جسے نکالا گیا وطن سے وہ بن کے شاہِ جہان آیا
نرالی فتحِ عظیم دیکھی، سلام فاتح کی عظمتوں کو
نہ پہلے دنیا نے ہوتے دیکھا نہ ایسا منظر کبھی پھر آیا
جُھکا ہوا سر تھا اونٹنی پر، لبوں پہ حمد و ثنا تھی جاری
عدو کی خاطر جو حکم آیا تو درگزر کی نوید لایا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
September 27, 2013 – October 3, 2013

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday September 27, 2013

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55 Yassarnal Quran: Teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
01:20 Jalsa Salana USA Address: Recorded on June 30, 2012.
02:30 Japanese Service
02:45 Tarjamatul Quran Class: Recorded on November 25, 1996
03:55 Repeat Shotter Shondhane
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25 Yassarnal Quran
06:45 Huzoor's Address To US Congress: Recorded on July 1, 2012.
08:05 Siraiki Service
08:25 Rah-E-Huda
09:55 Indonesian Service
10:55 Deeni-O-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
11:35 Dars-e-Hadith
12:00 Live Friday Sermon
13:15 Ghazwat-e-Nabi
14:05 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
14:30 Live Shottor Shondhane: A discussion programme in Bengali.
16:35 Friday Sermon [R]
17:45 World News
18:05 Huzoor's Address To US Congress [R]
19:20 Real Talk
20:25 Deeni-O-Fiqahi Masail
21:00 Friday Sermon [R]
22:15 Rah-E-Huda

Saturday September 28, 2013

00:00 World News
00:15 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
00:30 Yassarnal Quran
00:45 Huzoor's Address To US Congress
02:10 Friday Sermon: Recorded on September 27, 2013.
03:20 Deeni-O-Fiqahi Masail
03:55 Repeat Shottor Shondhane
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:25 Al-Tarteel: An English programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
06:55 Jalsa Salana Germany Address: Recorded on August 24, 2008.
08:00 International Jama'at News
08:30 Story Time: An Islamic based story time program for children. Teaching various aspects of religion and moral values to younger audience.
08:55 Question And Answer Session: Part 2, recorded on July 8, 1995.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Recorded on September 27, 2013.
12:00 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:30 Al-Tarteel
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan: Live poem request programme
14:00 Live Shotter Shondane: A discussion programme in Bengali.
16:15 Live Rah-E-Huda
17:45 Al-Tarteel
18:15 World News
18:35 Jalsa Salana Germany Address [R]
19:40 Faith Matters: A contemporary and informative English question and answer programme exploring various matters relating to faith and religion.
20:30 International Jama'at News
21:00 Rah-E-Huda
22:35 Story Time
22:50 Friday Sermon [R]

Sunday September 29, 2013

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50 Al-Tarteel
01:20 Jalsa Salana Germany Address
02:30 Story Time
02:45 Friday Sermon: Recorded on September 27, 2013
03:55 Repeat Shotter Shondane
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Quran: Teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
06:50 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal: Recorded on April 3, 2011.
08:00 Faith Matters
09:00 Question And Answer Session: Recorded on December 4, 1999.
10:00 Indonesian Service
11:05 Friday Sermon: Spanish translation of the Friday sermon delivered on December 14, 2012.
12:10 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:40 Yassarnal Quran
12:55 Friday Sermon: Recorded on September 27, 2013.
14:00 Live Shotter Shondhane: A discussion programme in Bengali.
16:05 Ashab-e-Ahmad
17:00 Kids Time: A childrens programme teaching various prayers, Hadith, general Islamic knowledge and arts and crafts, presented in English and Urdu.
17:35 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:20 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal [R]
19:30 Real Talk
20:45 Food for Thought
21:45 Friday Sermon [R]
23:00 Question And Answer Session [R]

Monday September 30, 2013

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:45 Yassarnal Quran
01:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal
02:05 Food for Thought
02:40 Friday Sermon: Recorded on September 27, 2013.
03:55 Repeat Shotter Shondhane
06:00 Tilawat & Dars
06:30 Al-Tarteel
07:05 Jalsa Salana USA Address: Concluding address delivered by Huzoor. Recorded on July 1, 2012.
08:35 International Jama'at News
09:05 Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on 7 February 1999.
10:05 Friday Sermon: Indonesian translation of the Friday sermon delivered on July 12, 2013.
11:10 Tamil Service
11:55 Tilawat & Dars
12:25 Al-Tarteel
13:00 Friday Sermon: Recorded on December 7, 2007.
13:55 Bangla Shomprochar
15:00 Tamil Service
15:35 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
15:55 Rah-e-Huda
17:25 Al-Tarteel
18:00 World News
18:25 Jalsa Salana USA Address [R]
19:55 Real Talk
20:55 Rah-e-Huda
22:30 Friday Sermon [R]
23:25 Tamil Service
23:55 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood

Tuesday October 1, 2013

00:20 World News
00:40 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
00:50 Al-Tarteel
01:25 Jalsa Salana USA Address
02:55 Kids Time
03:25 Friday Sermon: Recorded on December 7, 2007.
04:20 Tamil Service
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 288
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 Yassarnal Quran
07:00 Jalsa Salana Germany Address: Recorded on August 24, 2008.
08:00 Medical Matters: A series of health programmes in Urdu.
08:35 Our Birds
09:10 Question And Answer Session: Recorded on December 4, 1999.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Sindhi translation of the Friday sermon delivered on September 27, 2013.
12:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:35 Yassarnal Quran: An Urdu programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
13:00 Real Talk
14:00 Bangla Shomprochar
15:10 Spanish Service
15:55 Noor-e-Mustafwi
16:05 Ghazwat-e-Nabi
17:05 Ilmul Abdaan: A series of medical programmes in Urdu explaining various issues related to health.
17:30 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:30 Jalsa Salana Germany Address [R]
19:30 Friday Sermon: Arabic translation of the Friday sermon delivered on September 27, 2013.
20:35 Medical Matters
21:05 Noor-e-Mustafwi
21:15 Our Birds
21:45 Ilmul Abdaan
22:10 Ghazwat-e-Nabi
23:05 Question And Answer Session [R]

Wednesday October 2, 2013

00:00 World News
00:15 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Quran
01:05 Jalsa Salana Germany Address
02:05 Our Birds
02:35 Noor-e-Mustafwi
02:55 Ilmul Abdaan
03:20 Ghazwat-e-Nabi
04:20 Medical Matters
05:00 Liqa Maal Arab: Session no. 303
06:05 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
06:20 Al Tarteel: An English programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
07:00 Ijtema Khuddamul Ahmadiyya UK: Recorded on October 5, 2008.
07:45 Real Talk
08:50 Question And Answer Session: Part 2, recorded on July 8, 1995.
10:00 Indonesian Service
11:05 Swahili Service
12:05 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:25 Al Tarteel
13:00 Friday Sermon: Recorded on December 21, 2007.
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Deeni-O-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
15:45 Quranic Archeology
16:30 Faith Matters
17:30 Al Tarteel
18:00 World News
18:25 Khuddamul Ahmadiyya Ijtema UK [R]
19:15 Real Talk
20:25 Deeni-O-Fiqahi Masail
21:00 An Introduction of Ahmadiyyat
22:00 Friday Sermon [R]
22:50 Intikhab-e-Sukhan

Thursday October 3, 2013

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:00 Al Tarteel
01:35 Khuddamul Ahmadiyya Ijtema UK
02:25 Deeni-O-Fiqahi Masail
03:10 Quranic Archeology
03:55 Faith Matters
04:55 Liqa Maal Arab: Session no.304
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25 Yassarnal Quran
06:35 Inauguration Of Aiwan-e-Tahir: A speech delivered by Huzoor in Toronto Canada at the opening of the new Tahir Hall complex.
08:05 Beacon of Truth: An interactive English talk show series exploring various matters relating to Islam.
09:05 Tarjamatul Quran Class: Recorded on November 26, 1996.
10:10 Indonesian Service
11:10 Pushto Muzakarah
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Yassarnal Quran
12:55 Beacon of Truth
14:00 Friday Sermon: Bengali translation of the Friday sermon delivered on September 27, 2013.
15:05 Kasre Saleeb: An Urdu discussion series about Christianity and its beliefs.
15:50 Maseer-E-Shahindgan
16:25 Tarjamatul Quran Class [R]
17:45 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:30 Live Al-Hiwar-ul-Mubashir
20:30 Homeopathy And Its Miracles: A series of health programmes about Homeopathy remedies.
21:05 Tarjamatul Quran Class [R]
22:10 Kasre Saleeb
22:55 Beacon of Truth: An interactive English talk show series exploring various matters relating to Islam.

Please note MTA2 will be showing French & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603

Fax: (020) 8544 7611

Email:alfazlint@alislam.org

Vol 20 | Friday 20 September , 2013 | Issue No. 38

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے 2013ء

از صفحہ 2

مؤرخہ 31 اگست بروز ہفتہ

اجلاس دوم

جلسہ سالانہ UK کے دوسرے اجلاس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب، ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ پاکستان، نے کی۔ کارروائی کا آغاز صبح ٹھیک دس بجے ہوا۔

مکرم حافظ فضلِ ربی صاحب نے سورۃ البقرۃ کی آیات 285-286 کی تلاوت فرمائی اور ساتھ ان آیات کا بامحاورہ اردو ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم مصوّر احمد صاحب جماعت احمدیہ آسٹریا نے حضرت مصلح موعودؓ کے منظوم کلام

ہم نشیں تجھ کو ہے اک پُرامن منزل کی تلاش
مجھ کو اِک آتش فشاں پُرولولہ دل کی تلاش

میں سے چند اشعار پیش کیے۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر **مکرم عطاء المومن زاہد صاحب، استاد جامعہ احمدیہ یوکے،** نے کی۔ ان کی تقریر کا عنوان تھا: **"سیرت حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ"۔**

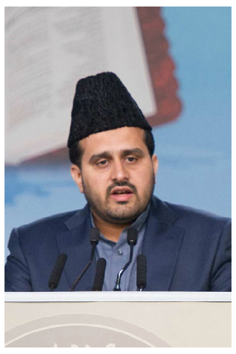

مکرم عطاء المومن زاہد صاحب نے اپنی تقریر کے آغاز میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جو "I shall give you a large party of Islam" اور یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِی اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَاءِ کی خوشخبری دی اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے یہ خوشخبریاں پا کر حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اس پیغام کو عام کرنا شروع کیا اور نیک فطرت اور سلیم الطبع لوگوں کو اس الٰہی مشن میں ساتھ شامل ہونے کی دعوت دی۔ ان پاکیزہ اور نیک فطرت لوگوں میں سے ایک وجود حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کا ہے۔ آپؓ کا وجود نیکی کا مجسمہ، تقویٰ وطہارت کا پیکر، انتہائی غریب الطبع اور دل کا حلیم تھا۔

مقرر موصوف نے آپؓ کے حالاتِ زندگی بیان فرمائے کہ آپؓ ضلع سرگودھا کے ایک چھوٹے سے گاؤں ادرحمہ میں پیدا ہوئے۔ طالب علمی کے دور میں آپؓ قادیان تشریف لائے اور خدا کے پیارے مسیح کی بیعت کر لی۔ آپؓ کی بی اے میں نمایاں کامیابی کی وجہ سے آپ کا انتخاب صوبہ میں اعلیٰ سول سروس کے لئے ہو گیا اور بطور جج عہدے کی پیشکش کی گئی، لیکن آپؓ چونکہ خدمتِ اسلام کے لئے اپنے آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کے سپرد کر چکے تھے، اس لیے فوراً اس چٹھی کو پھاڑ دیا۔

مقرر موصوف نے حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کی زندگی کو خدماتِ دین کے لحاظ سے تین ادوار میں تقسیم کیا۔ پہلا دور قادیان کے فوراً بعد کا ہے جب آپؓ کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کا ہیڈ ماسٹر مقرر کیا گیا۔ آپؓ کے شاگردوں میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ، حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اور دیگر بزرگان بھی تھے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کے اس دور کے ایک عظیم الشان کارنامہ کا ذکر کرتے ہوئے مقرر موصوف نے بتایا کہ آپؓ نے چرچ مشن سوسائٹی کے ایک پادری کی اسلام کے خلاف شائع کردہ کتاب 'ینابیع الاسلام' جس کو ولیم میور نے پادری فنڈر کی کتاب 'میزان الحق' کے پایہ کی کتاب قرار دیا، اس کا ایسا مدلّل جواب لکھا کہ اس کے تمام تار و پود بکھیر کر رکھ دیے۔

پھر مقرر موصوف نے آپؓ کے سپرد قرآن کریم کا انگریزی زبان میں ترجمہ اور اس کی تفسیر کے کام کا ذکر کیا۔ آپؓ زہد وتقویٰ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے اور قادیان میں سب آپ کی عبادت گزاری سے واقف تھے۔ آپؓ کا دستور یہ تھا کہ آپ ہر روز اپنے محبوب آقا کی یاد میں مسجد مبارک کے اس حصّہ میں چاشت کے نوافل ادا کرنے کے لئے تشریف لے جاتے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نماز ادا کیا کرتے تھے۔

مکرم عطاء المومن زاہد صاحب نے حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کے حضرت مسیح موعودؑ کے وجود سے بے انتہا محبت اور عشق کا ذکر کیا اور بتایا کہ جب دوسرے صاحبِ حیثیت لوگ حضورؑ کی آمد پر بیٹھے رہتے تو مولوی صاحبؓ عشق ومحبت سے معمور دل کے ساتھ آگے بڑھ کر حضور کا جوتا اٹھا لیتے اور نماز کی فراغت کے بعد جب حضور رخصت ہونے لگتے تو حضور کو جوتا پہنانے میں ایک سرور کی کیفیت محسوس کرتے۔

جب حضرت مسیح موعودؑ کے بعد خلافت کا دور آیا تو آپؓ نے خلفاء وقت کی محبت اور اطاعت کا وہ نمونہ دکھایا کہ جو ہم سب کے لئے قابلِ تقلید ہے۔ ایک مرتبہ حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ نے آپ سے ایک اردو محاورہ کے استعمال کے درست یا غلط ہونے کے متعلق استفسار کیا۔ اس محاورہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اپنی ایک تحریر میں استعمال فرما چکے تھے۔ آپ نے بے ساختہ جواب دیا کہ: 'جب حضرت صاحب نے یہ محاورہ استعمال کیا ہے تو اگر اردو میں اس سے قبل نہ بھی بولا جاتا ہو تو بھی اب یہ محاورہ بن گیا ہے'۔

مکرم عطاء المومن زاہد صاحب نے حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کی عاجزی وانکساری کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی زندگی کی بعض مثالیں بیان کیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں یہ بھی بتایا کہ آپ دوسروں کو سلام میں ہمیشہ پہل کیا کرتے تھے۔ اور بتایا کہ آپؓ اردو اور انگریزی دونوں زبانوں پر مکمل عبور رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ کا خدمت دین کے لحاظ سے تیسرا دور ریویو آف ریلیجنز کا ایڈیٹر مقرر ہونے کا ہے۔ اس سلسلہ میں بھی آپ نے بعض واقعات کا ذکر کیا۔

اس تقریر کے بعد صدر مجلس محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے حاضرین کو بتایا کہ جیسا کہ تقریر میں بتایا گیا، حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ ہمیشہ سلام کہنے میں پہل کرتے تھے، یہی ان کا ذاتی مشاہدہ بھی رہا ہے۔

☾ ...... اس اجلاس کی دوسری تقریر **مکرم مولانا جمیل الرحمٰن رفیق صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ** کی تھی جس کا عنوان تھا **"ذکرِ الٰہی۔ اطمینانِ قلب کا ذریعہ"۔**

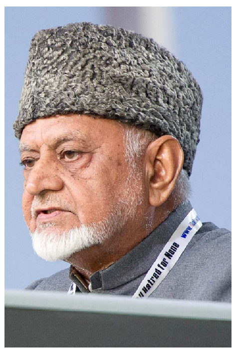

مکرم جمیل الرحمٰن رفیق صاحب نے اپنی تقریر کے آغاز میں سورۃ الرعد کی آیت 29 کی تلاوت کی اور اس کا اردو ترجمہ پڑھا۔ پھر فرمایا کہ عربی زبان میں اگر کہا جائے کہ یہ قول ذکر ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ یہ قول پختہ اور مضبوط ہے۔ چنانچہ ذکرِ الٰہی میں بندہ جن صفاتِ الٰہیہ کا ذکر کرتا ہے، وہ صفات مضبوط اور ٹھوس حقیقت ہوتی ہیں اور مومن ان پر پختہ یقین اور ان کا عرفان رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے سے مراد ہے کہ خدا کی تسبیح اور تحمید کی۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے تمام منفی صفات کی نفی اور اس میں تمام مثبت صفات پائے جانے کا دل کی گہرائیوں سے اقرار کرنا اور زبان سے بھی اس کا اظہار کرنا۔

مقرر موصوف نے حضرت مصلح موعودؓ کی بیان فرمودہ ذکر کی چار قسموں پر روشنی ڈالی اور کہا کہ پہلے معنی ذکر کے صلوٰۃ یعنی نماز کے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: "نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں کیونکہ اس میں حمدِ الٰہی ہے۔ استغفار ہے۔ اور درود شریف۔ تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے۔ اور اس سے ہر قسم کے غم وہمّ دور ہو جاتے ہیں اور مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔ آنحضرتﷺ کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپﷺ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ اور اسی لئے فرمایا ہے: اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۔ اطمینان اور سکینتِ قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر کوئی ذریعہ نہیں۔"

دوسرا طریق ذکرِ الٰہی کا مقرر موصوف نے تلاوتِ قرآن کریم بتایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی رُو سے قرآن کریم کے ایک ایک حرف کو پڑھنے کے عظیم ثواب کا ذکر کیا۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ نہ صرف قرآن کریم کو پڑھنا بلکہ دوسروں سے بھی اسے سننا اس میں شامل ہے۔

تیسری قسم ذکرِ الٰہی کی مقرر نے اللہ تعالیٰ کی صفات کا کثرت کے ساتھ زبان کے ساتھ بیان کرنا بتایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا کہ اگر کوئی شخص ذکرِ الٰہی کرتے ہوئے سو جائے تو اس کا بستر مسجد ہے اور وہ نماز میں ہی ہے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے۔

پھر مقرر موصوف نے ذکرِ الٰہی کی چوتھی قسم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی صفات لوگوں کے سامنے بیان کرنا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاخلاص میں بھی یہی فرمایا ہے۔

مکرم جمیل الرحمٰن صاحب نے فرمایا کہ ان چاروں اقسام میں سے ذکرِ الٰہی کی ہر قسم اطمینانِ قلب کا عظیم ذریعہ ہے۔

☆ ...... تیسری تقریر **مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب، چیئرمین ہیومن رائٹس کمیشن یوکے** کی تھی جو کہ انگریزی زبان میں انہوں نے کی اور جس کا عنوان تھا **'قرآن کریم پر اعتراضات اور ان کے جوابات'۔**

☾ ...... مکرم افتخار ایاز صاحب نے اپنی تقریر کے آغاز میں سورۃ حٰم سجدہ کی آیت 3 اور 4، نیز سورۃ بنی اسرائیل کی آیت 98 کی تلاوت کی اور ان آیات کریمہ کا ترجمہ پیش کر کے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے مکمل اور بہترین کتاب نازل فرمائی جس کی کوئی نظیر نہیں۔ مقرر موصوف نے پھر حاضرین کو بتایا کہ قرآن کریم کے مخالفین قرآن شریف پر تین بنیادی اعتراضات کرتے ہیں:

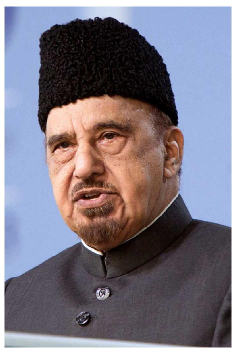

1۔ قرآن کریم مستند ہے یا نہیں۔ 2۔ قرآن کریم کے پاروں اور حصّوں کی ترتیب وانداز کے متعلق اعتراض۔ 3۔ قرآن کریم کی تعلیمات کے متعلق اعتراضات۔

مکرم افتخار ایاز صاحب نے ان اعتراضات کی مدلل طور پر تردید فرمائی اور اس سلسلہ میں بعض مستشرقین کے اعتراضات بھی پڑھ کر سنائے۔

مقرر نے حاضرین کو بتایا کہ دوسرے مذاہب والے قرآن کریم پر ہمیشہ اعتراضات کرتے چلے آئے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ان اعتراضات کا جواب دیا اور علاوہ اور کتب کے اپنی کتاب 'نور الحق' میں قرآن شریف کی عظمت کو تفصیل سے بیان فرمایا۔

مقرر نے مختلف پہلوؤں کو مثلاً مذہبی آزادی، عدل و انصاف، ظلم وقتل، مسئلہ ارتداد، اطاعت، عورتوں کے حقوق بیان کر کے قرآن شریف کی خوبصورت تعلیم کو بیان کیا اور ساتھ اعتراضات کا ردّ کیا۔ آپ نے بعض معروف غیر مسلم لوگوں کے قرآن کریم کے متعلق بیانات پیش کئے جن سے واضح ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک بھی قرآن کریم کی تعلیم نہایت عظیم الشان ہے۔

☾ ...... اجلاس کے اختتام پر دو نظمیں پیش کی گئیں۔ پہلی نظم مکرم ندیم زاہد صاحب نے پیش کی۔ انہوں نے کلام حضرت مسیح موعودؑ سے چند اشعار پڑھے

قرآن کتابِ رحماں سکھلائے راہِ عرفاں
جو اس کو پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضاں

اور دوسری نظم مکرم صباحت راجپوت صاحب (طالبعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا) نے پیش کی۔

......☾......☾......☾......

زنانہ جلسہ گاہ میں حضور انور کی تشریف آوری اور مستورات سے خطاب

حضور انور کی زنانہ جلسہ گاہ میں 12:10 بجے بعد دوپہر تشریف آوری ہوئی۔ اس اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرمہ قرۃ العین طاہر صاحبہ نے سورۃ النحل کی آیات 91 تا 98 کی تلاوت کی اور ساتھ ان آیات کریمہ کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

باقی صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں